

تمام حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

کتاب النحو

عربی زبان کے علم نحو پر ایک نئی طرز کا رسالہ

مع کثیر التعداد مثلاً مشقی و سوالات امتحانی

و ضخیمۂ محاورات روزمرہ

جس کو

حافظ عبد الرحمن صاحب سابق ملازم شریعہ تعلیم نے

تالیف کیا

۱۹۱۸ء میں

رفاعہ امیر لکھنؤ میں لوی سید محمد علی کا اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

تجوہانے کی ضرورت عربی زبان ملک عرب میں تو ایک مدت دراز سے بولی جاتی تھی لیکن

ساتویں صدی عیسوی میں جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریخی نبی سے غلامی و ذلیال کی نسبت کا اعلان کیا اور اس توحید کی اشاعت کا ذریعہ قرآن مجید قرار پایا۔ تو عربوں کے علاوہ دیگر اقوام کو بھی ایسا کیسے ضروری ہو گیا۔ عربی چونکہ عربوں کی مادری زبان تھی۔ اس لئے اکثر اشخاص ادنیٰ خاص کے سمجھنے آتا تو میمون کو فہم قرآن میں کوئی وقت نہ ہوتی تھی۔ وہ اس زبان کو کسی قدر قاعدوں سے سمجھنے کی غیر سمجھتے اور لطف سخن کا مذاق حاصل کرتے تھے۔ مگر جب اسلام نے عرب کی سرزمین پر قدم باہر رکھا اور خاصا لسانی کی اہمیت غیر قوموں کے واسطے فہم قرآن میں سدراہ ہوئی بلکہ اُن کے میل ملاپ سے بعض عام عربوں کی بول چال میں یہاں کہی کہی لہجہ (غلطی اعراب) واقع ہوا شروع ہوا تو علماء کو اس زبان کے قواعد جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی جو بعد میں صرف نحو کے نام سے مشہور ہوئے۔
 نحو کے ابتدائی قواعد

نہیں پہلی صدی ہجری میں چند قواعد بتلائے تھے ان قواعد کی بنیاد قدرت کے موجودات اور ان کی حرکات پر قائم کی گئی ہے۔ چنانچہ ضرورت کی نسبت آپ نے کہا۔ اَلْكَلامُ كُلُّهُ شَلاَثٌ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ۔ فَاِذَا سَمَّيْتُمْ مَا اَنْبَاَعَكُمْ اَلِاسْمُ۔ وَالْفِعْلُ مَا اَنْبَاَعَكُمْ عَنْ حَرْكِهِ اَلِاسْمُ وَالْحَرْفُ مَا اَنْبَاَعَكُمْ عَنْ مَعْنَى لَيْسَ بِاِسْمٍ وَلَا فِعْلٍ۔ پھر اس کی حرکات سے جو کلمات بنے۔ وہ میں آتے ہیں ان کی شناخت کی اس طرح مضمونی کی۔ کُلُّ فاعِلٍ مَرْفُوعٌ وَكُلُّ مفعُولٍ مَنْصُوبٌ وَكُلُّ مَصْدَرٍ اَلْبَيْدُ مَجْرُورٌ۔ موصوفین کا اعلیٰ وہی دایت پر ہو۔ مگر معنی للیبیب کی ایک

شرح ایشیاء جلال میں صرے چھپ کر آئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قواعد نحویہ کے قواعد کو کہنے کی بنیاد عمر فاروق کے زمانہ سے شروع ہو گئی تھی اور اسکی اصیلت یونان میں لگائی ہو کر لوگ ایک شخص کو عمر فاروق کے پاس پکڑ کر لائے جو آیت **إِنَّ اللَّهَ بِرَبِّكَ لَكَنَ الْعَلَمِ الْكَلِيمِ** و سورتہ میں لفظ رسولہ کو لام کی دیر سے پڑ جاتا تھا جب اس سے وہ بچ پوچھی گئی تو اس نے کہا مجھے مدینہ کے ایک آدمی نے اسی طرح پڑھایا ہے اس پر آپ نے ابو الاسود دہلی کو بلا کر قواعد نحو کے جمع کر لیا حکم دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان کی بول چال کچھ ایسے انداز پر واقع ہوئی ہے کہ کلمات کے آخر میں زبر کی جگہ پیش اور پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے فقرہ کے معنی کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں۔ عام لوگوں کا تو کیا ذکر ہے۔ ولید بن عبد الملک جو عرب کی نسل سے پہلی صدی ہجری کے اخیر میں ایک مشہور خلیفہ اور اہل اسکوا عراقی غلطی کے باعث بارہ امانت اٹھائی پڑی تھی۔ ایک عراقی کے ساتھ خلیفہ کی جو گفت و گو جمع عام میں ہوئی وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ عراقی نے خلیفہ سے اپنے داماد کی شکایت کی تھی خلیفہ نے کہا **مَا شَأْنُكَ** (تجہ میں کیا برائی ہے) اس نے کہا **أَتَعْنِي يَا أَمِيرَ الْمُشَلِّقِينَ** (میں برائی سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں) یہ حال دیکھ کر ولید کے بھائی سلیمان نے کہا خلیفہ صاحب تو ہیں **مَا شَأْنُكَ** (تیر کیا حال ہے) عراقی نے کہا **ظَلَمْتُ عَلَى خَتَنِي** (میرے داماد نے مجھ پر ظلم کیا ہے)۔ ولید نے کہا **مَنْ خَتَنُكَ** (تیری ختنہ کس نے کی ہے) عراقی نے کہا کسی حجام نے کی ہوگی۔ سلیمان نے پھر تصحیح کر کے کہا **مَنْ خَتَنُكَ** (تیرا داماد کون ہے)۔ دیکھو ان فقروں میں پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے مطلب اڑ کر کا اور ہو گیا۔

عرض ان خصوصیات کی بنا پر مجبوں کو خاص کر اہل فہم عربوں کو عام طور پر قواعد صرف نحو کا جاننا باعث بصیرت سمجھا گیا ہے۔ ان علوم کے ابتدائی قواعد تو اسی قدر تھے جو ابو الاسود دہلی سے منقول ہوئے۔ مگر دوسری صدی ہجری کے اندر اندر ثعلبی اور سیبویہ نے بصرہ میں کسائی اور قرآن کو

میں عربی زبان کے محاورات کا منتخب کر کے قواعد زبان کو اس جامعیت کے ساتھ دست دی کہ کہ صرف نحو اور زبان دان کے اندر بسیدوں کتب میں نہ ہی دونوں میں تصنیف ہو گئیں اور اس وقت لڑائی تعداد سینکڑوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔

عربی زبان کا مخزن علوم ہوا اسلام کا ابتدائی زمانہ کچھ عربیت ہی کی ترقی کے واسطے مختص تھا

بلکہ عام طور پر عربی زبان کی علمی زندگی کے واسطے اہر حرمت کا ایک نمونہ تھا۔ خلفہ و عباسیہ کی کوشش سے بغداد میں اور خلفہ بنی امیہ کی سعی سے اندلس میں علوم حکمیہ اور فنون ادبیہ نے ترقی کی کہ یونان، مصر، فارس اور ہندوستان کے فنونوں سے جو کچھ ان کے ہاتھ لگا ایک دفعہ کتب عربیہ کا لباس پہنا دیا۔ اسکے سوا اپنے ذاتی تجربہ اور شاہدہ سے علوم میں اور ممالک بعیدہ کی سیر حاصلت و جغرافیہ و تاریخ میں معلومات مفیدہ کا وہ اضافہ کیا کہ آج تک عربی زبان کے عالم اسلامی دنیا کے سوا فرانس، انگلینڈ اور جرمن میں بھی موجود ہیں جو باوجود اختلاف مذہب اور اختلاف زبان کے عربی زبان اور اس کے علوم کو ایک خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پس یہ دوسرا رتبہ ہے جو عربی زبان کو روئے زمین کی نامور زبانوں کو مقابلہ میں حاصل ہے۔

عربی زبان کو مخزن علوم و فنون ہونے کے علاوہ ایک خصوصیت یہ

حاصل ہے کہ اس میں الفاظ کی وسعت بہت ہے مختلف چیزوں کے نام ان کے رنگوں اور قسموں اور اصناف متعددہ کے باعث سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں۔ چنانچہ شہر کی سڑکوں پر نام حین اور ارشد ہے کے دو نام اور شیر کے پانچ نام اور اونٹ و شارب کے ہزار ہا نام اور انوار کے قیریں چار ہزار۔ اس وسعت لسانی کا نتیجہ ہے کہ آج دن علوم و فنون کے نتیجے کے متعلق اردو میں بقدر زنی اصطلاحات ہم پہنچانے کی ضرورت پیش آتی ہے عربی زبان کا دامن ان سب کے واسطے نہایت فراخ ہے۔ یہی طبعی فلسفہ قانون طب جغرافیہ اور تاریخ کے جس الفاظ اور متنوع معنی میں عربی سے ماخوذ ہیں۔

ہندوستان میں عربی زبان کو عربی اس وقت ہندوستان میں عربی زبان کہیں بولی نہیں جاتی نہ وہ خط و کتابت کا ذریعہ ہو اور نہ حکام وقت کے دفاتر میں عام طور پر کچھ

کام آ سکتی ہے مگر مسلمانوں کو اس زبان سے نہ ہی لگاؤ ایسا لگا ہوا ہے کہ اس گئی گزری حالت میں بھی عربی کی سینکڑوں درس گاہیں انہوں نے اپنی ذاتی شوق سے ہماری کرکھی ہیں ہزاروں عالم اس کے دقائق سمجھو واسے موجود ہیں۔ کوئی شہر ایسا کم ہو گا جہاں ہزار بارہ شیخ شریف مسلمانوں کی بستی ہو اور ان کی خاک پاک کے ایک دو علما فہم پذیر نہ ہوں۔

کتاب الخویش کی عربیت مسلمانوں کی مقدس کتاب کا عربی میں ہونا۔ تہرم کے علوم و فنون کا آئینہ پایا جانا۔ اصطلاحات جدیدہ کی بہر سانی میں اس سے مدد ملنا یہ سب ایسا امور ہیں جو ہم کو عربی نحو کہنے کا باعث ہو جو عربی زبان میں نحو کی محفل اور مفصل کتابیں بیشمار ہیں لیکن اردو خوانوں کو ابتدائے آغاز پر ہنا و شوار ہے۔ اس واسطے اس کتاب میں یہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ ہدایت انہو اور اس سے فرو تر رسالوں کے اکثر مضامین اور کافہ فوائد صریحہ کے خاص خاص مسئلوں کے ساتھ آجائیں اور طریق بیان ایسا سہل رکھا ہے کہ ہر ایک اردو خوان اس کو پڑھ کے قواعد نحو کی شوق اور عرب میں ہمت پیدا کرے و اس واسطے کے ساتھ ایک سلسلہ شقی سلالات کا دیا ہوا آئینہ زیادہ تر قرآن مجید کی آیتیں لکھی گئی ہیں کچھ فقرات کو کچھ لکھا ہے تاکہ طلباء اپنی ضرورت سے ان کو درست کریں غالباً اس سے پہلے اس قیب اور بہت اور معیبت کی کوئی کتاب اردو میں نہیں لکھی گئی۔ خاتمہ کتاب پر ایک ضمیمہ محاورہ و مذکر سلسلہ وار درج کیا گیا ہے جو موجودہ عربی زبان کی بول چال میں بہت کچھ رہنمائی کا ذریعہ ہو گا۔

راف

خاکسار عبد الرحمن ولد مولوی حافظ عمر الدین صاحب شہر پور

انیس سال بازار۔
۱۵ جوری ۱۳۵۵ھ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب النحوی

سبق نمبر (۱)

نحو کی تعریف سخن وہ علم ہے جس سے اسم فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینا اور اس کے اواخر حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو۔

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان روزمرہ کی بول چال اور تحریر عبارت میں ایک قسم کی غلط لفظی سے محفوظ رہے۔

لفظ کی تعریف و تقسیم جو بول انسان کے منہ سے نکلے اسکو لفظ کہتے ہیں۔ یہ لفظ بامعنی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مفرد۔ دوسری مرکب۔

مفرد وہ لفظ ہے جو اکیلا پورے معنی دے۔ اسکو کلمہ کہتے ہیں اور اسکی تین قسمیں ہیں۔
۱، اسم (۲) فعل اور (۳) حرف۔ جیسا کہ کتاب الصرف میں مذکور ہو چکا ہو

مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے ملکر بنے اور اسکی قسمیں ہیں۔ ایک مفید۔ دوسری غیر مفید
مرکب مفید وہ ہے کہ جب تکلم بات کر کے چپ ہو جائے تو سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر ملے
جی چیز کی طلب معلوم ہو اسکو جملہ اور کلام ہی کہتے ہیں جیسے جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) جَوْءُ الْمَلِكِ
پانی لائے۔ پہلے جملہ سے صلح کو زید کے آنے کی اطلاع اور دوسرے جملے سے تکلم کے پانی
لگنے کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔

مرکب غیر مفید وہ ہے جس سے سننے والا کی خبر یا طلب کا فائدہ معلوم نہ ہو بلکہ لفظی چیز کے
سننے کا انتہا رہے۔ اس کو مرکب ناقص ہی کہتے ہیں جیسے غُلَامٌ مُدْرِكٌ (زید کا غلام)

سبق نمبر (۱۲)

کلام کی تعریف و تقسیم | کلام اُن دو مرکب کلموں کو کہتے ہیں جن میں اسناد یعنی لگاؤ پایا جائے

یہ کلمے یا تو دونوں اسم ہوں گے یا ایک اسم اور ایک فعل۔ ان میں سے جو کلمہ کسی کی طرف

نسبت کیا جائے اسکو مسند کہتے ہیں۔ اور جس کلمہ کی طرف کوئی شے نسبت کی جائے اسکو متنبیہ

کہیو جو کلمہ کا متنبیہ (زید زیدہ ہر) ایک کلام جو اس کے دونوں جزو اسم ہیں۔ پہلا مسند الیہ

اور دوسرا مسند۔ اور اسکو جملہ اسمیہ کہتے ہیں

ایسا ہی تمام زید (زید کھڑا ہے) ایک کلام جو اس کا پہلا جزو فعل اور دوسرا اسم جو فعل مسند

اور اسم مسند الیہ کہلاتا ہے۔ اور اسکو جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔

اس بیان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور متنبیہ بھی اسم۔ کہیو فعل۔ حرف کے

مسند ہونے کی صلاحیت جو اور نہ مسند الیہ ہونگی۔

مرکب غیر مفید کی تقسیم | مرکب غیر مفید یا ناقص کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ مرکب اضافی جس میں پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ جو صیغہ غلام زید۔

۲۔ مرکب توصیفی جس میں پہلا اسم موصوف اور دوسرا صفت جو صیغہ رجُل فاضل۔

ان کے سوا اور بھی کئی قسمیں مرکب غیر مفید کی ہیں جنکا بیان آگے مذکور ہو گا۔

کلمات ثانیہ کے فوائد | جب جملہ میں دو سے زیادہ کلمات ہوں تو اسم فعل اور حرف کو ایک

دوسرے سے تیز کرنا اور ان کی خالتوان اور باہمی تعلقات کا جاننا ضروری ہے کہ مسند اور

مسند الیہ ساخت ہو سکیں۔

اسم کا حوالہ | یہ ہے کہ الف لام یا حرف جر کے اولین اعلیٰ جو جیسے الرجُل و یزید یا میں

اسکو آخر میں جو صیغہ زید۔ یا مضاف جو صیغہ غلام زید یا مسند الیہ جو جیسے زید فاضل

یا مومنون ہر جیسے رَجُلٌ عَاقِلٌ۔ یا شعیبہ جو جیسے رَجُلًا کَرِیْمًا۔ یا جمع جو جیسے رَجُلًا کَرِیْمًا۔
یا نسوب ہو جیسے بَغْدَادِیُّ یا صَفَرِیُّ جیسے قَلْبِیُّ۔

فعل کا خاصہ یہ ہے کہ تمذیہ سین یا سوف اُس کے اول میں آئے جیسے
قَدْ ضَرَبَ۔ سَيَضْرِبُ۔ سَوْفَ يَضْرِبُ۔ یا اُس کے آخر میں جزم ہو جیسے لَوْ كُضِرْتُ
یا نہ ہو جیسے قَامَ زَيْدٌ بِضَمِّ مَرْفُوعٍ مُتَّصِلٍ اُس سے جیسے ضَرَفْتُ يَتَّ : ت
آئیٹ ساکن جو جیسے ضَرَفْتُ۔

حرف کا صحیح یہ ہے کہ اہم ذیل کی کوئی علامت آئین نہ ہو اور دو آسمون یا ایک اہم فعل
میں ربط کا کام دے جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ۔ كَتَبْتُ بِالْفَكْرِ۔

سوالات

- (۱) نحو کے جاننے سے کیا فائدہ ہے۔
- (۲) ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ ترکیب دینے سے جملہ کب بنتا ہے۔
- (۳) جملہ اسیرہ فیعیہ میں کیا فرق ہے۔
- (۴) عَلَّمَ عَاقِلًا اور عَلَّمَ عَاقِلٍ میں تمہارے نزدیک کچھ فرق ہو یا نہیں۔
- (۵) اہم ذیل کی خاصیتوں کا فرق مقابلہ کے طور پر بیان کرو۔
- (۶) حرف کیا کام دیتا ہے۔

قرأت ذیل کو پڑھو اور ان کے معانی پر غور کر کے کلماتِ شریفہ کو علیحدہ علیحدہ مع وجوہات کے بیان کرو

- | | |
|--|---|
| (۱) اَلْاِنْصَافُ رَاحَةٌ | (۲) سَيَصْلِيْ تَارًا |
| (۲) هِنْدٌ قَائِمَةٌ | (۳) صَرَفَ عَنْهُ اَصْحَابُهُ |
| (۵) قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَلْبِهِ الرُّسُلُ | (۶) لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ |

سبق نمبر (۳)

مُعَرَّب بھنٹی کا بیان حرکت اور سکون آخر کے لحاظ سے کلمات کی دو قسمیں ہیں (۱) مُعَرَّب (۲) بھنٹی

مُعَرَّب وہ کلمہ ہے جو بنی اصل یعنی ہنسی امر حاضر اور حرف سو مشابہ نہ ہوا کے آخر میں ہمیشہ تغیر ہوتا رہتا ہے جیسو جاءَ زَيْدٌ - سَأَلْتُ زَيْدًا - ذَهَبْتُ إِلَى زَيْدٍ ان مثالوں میں زیدِ مُعَرَّب ہے جس کا آخر رفع، نصب اور جر کی حالت میں مختلف ہے۔

بھنٹی وہ ہے جو حرف سو مشابہ نہ ہو اس کے آخر میں کبھی تغیر نہیں ہوتا جیسو جاءَ هُوَ لَآءٌ - سَأَلْتُ هُوَ لَآءٌ - ذَهَبْتُ إِلَى هُوَ لَآءٌ - ان مثالوں میں ہُوَ لَآءٌ بھنٹی ہے جس کا آخر رفع، نصب اور جر کی حالت میں یکساں ہے۔

فائدہ - چند اسموں کے سوا بن کا بیان آگے آئیگا کل اسم مُعَرَّب میں فعلوں میں صرف فعل مضارع مُعَرَّب ہے اور ماضی کل بھنٹی ہیں۔

اَعْرَاب کا بیان اعراب وہ شے ہے جس سے مُعَرَّب کا آخر مختلف ہو۔ اور جس چیز سے باختلاف پیدا ہوا سکون عامل کہتے ہیں۔ اعراب چار ہیں۔ رفع، نصب، جر اور جزم انہیں سے رفع، نصب، اسما اور افعال دونوں پر آتے ہیں مگر جزم اسما اور جزم افعال سے خاص ہے پس اسم کے تین اعراب ہو جو رفع، نصب اور جر۔ مثلاً ذیل میں اسم کے عوامل اور اعراب پر غور کرو

جاءَ زَيْدٌ - میں نے زید کا اعراب ال کی رفع بصوت (و) اور جاءَ اُس کا عامل رافع ہے۔

سَأَلْتُ زَيْدًا - میں نے زید کا اعراب ال کی نصب بصوت (ر) اور ایت لہ کا عامل نامصب ہے۔

ذَهَبْتُ إِلَى زَيْدٍ - میں نے زید کا اعراب ال کی جر بصوت (ر) اور الی اس کا عامل جار ہے۔

ان مثالوں میں زید کا لفظ اختلاف آخر کے باعث پہلی جگہ فاعل - دوسری جگہ مفعول اور تیسری جگہ مضاف الیہ ہے۔

کے بھی تین اعراب میں نفع نصب اور جزم اشتد نزل میں فعل کے عوامل اور اعراب پغور کرو۔

نصب اس کا عامل مافع معنوی ہو یعنی غالی نہ ماضی کا عامل نصب وجازم سے۔

نصب اس کا عامل نصب لگتا ہے۔

نصب اس کا عامل جازم لگتا ہے۔

۴۔ معرب اور ثبوتی کی آخر حالت ظاہر کرنے کا طریق عام طور پر ایک ہو۔ مگر اعراب کے ناموں

فی ہے۔ یہ اعراب جیب معرب کو آئین تو ان کو نفع نصب جزم اور جزم کہتے ہیں اور جیب
لے آخر میں آئین تو ضمیمہ فتح کسرہ اور سکون کہلاتے ہیں۔

وغیر صرف کا بیان جن اسماء کے آخر میں حرکات ثلثہ اور ثنویں آتی ہیں ان کو منصرف

ن جیسے زکیہ۔ اور جن اسماء کے آخر میں صرف نفع نصب آتی ہو اور ثنویں نہیں آتی

منصرف۔ یہ اسماء کے مقام پر ہمیشہ منصوب ہوتے ہیں جیسے جاء عسکر۔

عسکر۔ ذہبت الی عسکر۔

صرف کی شناخت یہ ہو کہ اسمیں دو سبب منجملہ نواسبائے ہوں یا ایک جو قائم مقام ہوگا

باب ان شعرون میں جمع ہیں اور ان کو موانع صرف بھی کہتے ہیں۔

صَرَفَ الْاِسْمُ تَشْعِبُ فَجُمُعَةٌ وَجَمْعٌ وَتَانِثٌ وَعَدَلٌ وَمَعْرِفَةٌ

بِشَا فَعْلَانِ ثُمَّ تَرْكِيْبٌ كَذَلِكَ فَزَنُ الْفِعْلِ التَّاسِعُ لَصَقَةٌ

تعم غیر منصرف ہو نیکیے نصب میں عجمہ جمع تانیث عدل معرفہ اور الف نون زائدہ

ن کے آخر میں ہو پھر ترکیب اور وزن فعل اور نون صفت۔

ن دو طرح کے ہیں۔ ایک لفظی یعنی حرف افعال اور اسماء۔ دوسرے معنوی ج

مغز نہیں مگر عامل لفظی سے ملکہ کا غالی ہونا ان کا عامل سمجھا جاتا ہے

سبق نمبر (۴) البقیۃ غیر منصرف

عدل وہ اسم جو پہلی صیغہ سے بغیر کسی تہ عدہ صرفی کے نکالا گیا ہو۔ کہی تو عدہ نکالا جائے جیسے ثَلَاثٌ، وَمَثَلُکُمْ کہ ہر ایک کے معنی ہیں تین تین اور قیاس یہ تھا کہ ان کے منصرف تین جوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ تھا۔ کیونکہ معنی کا تکرار اصل لفظ کے تکرار پر لالت کرتا ہے اسکو عدل تحقیق کہتے ہیں اور اس میں دوسرا سبب صفت ہو۔ کہی عدل کا وزن اسم سے نکالا جائے جیسو عَصَا و زُفَر کہ یہ اسم عرب میں غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں اور دراصل کوئی دلیل ان کے غیر منصرف ہونے پر نہیں اس واسطے انکو عامر اور زافر سے معاد مان لیا ہے اسکو عدل تقدیری کہتے ہیں اور اس میں دوسرا سبب علت ہو

صفت جو اصل میں وصفی معنی کے واسطے وضع کی گئی ہو جیسے أَحْمَرُ (سرخ رنگ) اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اَمِينُ دوسرا سبب وزن فعل ہو۔

تانیث ہر علم کے آخر میں ت تانیث لفظاً ہو جیسے کَلِمَةٌ (نام مرد) بَلْغَةٌ (نام شہر) یا تانیث معنوی ہو اور کلمہ تین حرف سے زائد یا متحرک الاوسط ہو جیسے زَنْجَبَرُ (نام عورت) سَقَرُ (نام درخت)۔ یا تانیث الف مقصورہ کے ساتھ ہو جیسے حَبْلٌ (زن حاملہ) یا الف مسدودہ کے ساتھ ہو جیسے حَنْجَلٌ (چنگل)۔ انہیں سے تانیث بالالف قائم مقام ہے۔

جعم جو اسم عرب کے سوا دوسری زبان میں علم ہوا تین حرف سے زائد ہو جیسے اَبْنُ کَهْدِيمٍ (نام پیر) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے شَشَرٌ (نام لعلہ دیا بکر)

نہ اسم۔ جو اسم ثلاثی ساکن الاوسط اور غیر عجمی ہو اسکو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح چھنا جائے ان کے متاکو۔

تیسری جگہ مضاف (نام عورت)۔ اگر سکون وسط کے علاوہ عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہو گا جیسے

کے نام ہیں۔

معرفہ صرف وہ اسم جنس علیت پائی جائے جسے زینبؓ۔ امین دوسرے سبب سے پیش ہے۔
جمع جو تہی المجموع کے وزن پر ہو جسے مساجد و مصانع یہ جمع قائم مقام دو سببوں کے ہے
ترکیب سے وہ دو کلموں جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو جن کو ہون جیسی تعلبکؓ (نام ہر ایک فعل اور ایک
سے مرکب سے امین دوسرے سبب علیت ہے۔

وزن فعل اسہم فعل کے وزن خاص پر ہو جیسی دیکھو (نام فعلیہ) شتمؓ (نام اسمیہ)۔ یا مضارع کا کوئی
رف اسکو پیدا آئے جیسے احمداؓ (نام مرد)۔ تغلبؓ (نام بیہ) امین دوسرے سبب علیت سے۔

الف نون زائدہ جب علم کے آخرین ہو جیسی عثمانؓ۔ یا اس صفت کے آخر میں ہو جو فعلان کے
وزن پر ہو اور اسکی مونث میں ت نہ ہو جیسی سکرانؓ (متوالا) یا ایسا اسم کہ ہر اسکی مونث ہی نہیں جیسی حزنؓ۔
مبنیہ بجا اسباب میں صرف کے پانچ سبب مکرہ میں پائے جاتے ہیں۔ عدل تحقیقی۔ فعل صفتی۔ تانیث بالا
تہی المجموع۔ فعلان صفتی جب کامونث فعلانہ ہو۔ اور چھ سبب معرف میں پکارتے ہیں (۱) عدل تقدیری
(۲) تانیث بانثا۔ (۳) عجمہ (۴) ترکیب (۵) وزن فعل (۶) فعلان جبکہ علم ہو۔ اور ان چھوں میں سے
جب کوئی اسم مکرہ کیا جائے تو اسے منفرد کا حکم جاری ہوتا ہے جیسا کہ فی کلمۃ وطلحةؓ آخر۔
فائدہ اسہم غیر منفرد جبکہ اس پر الف لام آئے یا دوسری اسم کی طرف مضاف ہو تو اسکو کسرہ دیا جاتا
ہے جیسے ذہبتؓ الی مساجد کو والی المساجد۔

سوالات

- ۱۔ اعراب کسے کہتے ہیں اور اس سے کیا فائدہ ہے۔ ۴۔ غیر منفرد کو کہتے ہیں اور اسکو کیا اعراب آتا ہے۔
 - ۲۔ مبنی اور عرب میں تم کیا فرق کرو گے۔ ۵۔ اسم اور احمد میں من صرف کے کیا اسباب ہیں۔
 - ۳۔ کسر اور عرب میں ہر نزدیک کچھ فرق ہر ماہرین ۶۔ غیر منفرد پر الف لام آئیے کیا اثر ہوتا ہے۔
- فقرات ذیل میں جن کلمات پر خط پہنچا گیا ہے ان کا حال کون ہے اور اس نے ان کلمات پر کیا عمل کر۔
ضرب زید عمرؓ۔ جاء حق لاء۔ عرفت۔ بعثان۔ لکل فرعونؓ۔

سبق نمبر (۵)

اہم معربا اعراب | اہم کا اعراب ظاہر کر نیکی و دو طریق ہیں (۱) حرکت یعنی پیش زبر اور زبر
(۲) حرف یعنی دال و الف و جی۔ پہلا اعراب بالحرکت اور دوسرا اعراب بالحرک کہلاتا ہے۔
اعراب بالحرکت آٹھ اسموں سے خاص ہے۔

- ۱۔ مفرد منصرف صحیح یعنی وہ اسم جس کے آخرین حرف علت نہ ہو جیسے **زید**
- ۲۔ جاری مجزئی صحیح یعنی وہ اسم جو صحیح کا قائم مقام اور اسکے آخرین دال یا جی قابل ساکن
جیسے **کوکو** (**ڈول**)، **کھجی** (**ہرن**)
- ۳۔ جمع کسٹنصرف جیسے **یرجال** (**رگ**)۔ **قوگ** (**دل**)۔
ان تینوں اسموں کا رفع پیش سے نصب برائے **زید** ہوتا ہے۔ مثلاً **زید** پر غور کرو۔
حالت نعی جیسے **ہذا زید**۔ **دل**۔ **ظبی**۔ **ہذا رجال**۔
حالت نصبی جیسے **رایت زید**۔ **دل**۔ **ظبی**۔ **رجال**۔
حالت جری جیسے **مررت بید**۔ **دل**۔ **ظبی**۔ **رجال**۔
- ۴۔ جمع مثنوٰ سالم۔ اس کا رفع پیش سے نصب جزیر سے ہوتا ہے جیسے
مرست۔ **مرست**۔ **مرست**۔ **مرست**۔
- ۵۔ غیر منصرف۔ اس کا رفع پیش (بلا تینوں) سے اور نصب جزیر (بلا تینوں) سے ہوتا ہے۔
جاء فی عمر۔ **رایت عمر**۔ **ذہبت بعمر**۔
- ۶۔ اہم مقصور یعنی وہ اسم جس کا آخرین الف مقصورہ ہو جیسے **موسے**۔
- ۷۔ جو اسم جمع مذکر سالم کے سوا یا تو مکمل کی طرف مضاف ہو جیسے **غلامی**۔
ان دونوں کا اعراب تقدیری ہوتا ہے یعنی لفظوں میں کوئی علامت اعراب کی نہیں ہوتی۔

حالت رُفعی نصبی اور جری میں پیش زبر اور زیر کا اظہار ایک صورت ہو گیا جانا ہے جیسے
 جاء موسى وغلامی - رایت موسیٰ وغلامی - ذہبت موسیٰ وغلامی
 ۸۔ ہم منقص یعنی وہ اسم جس کے آخر میں ی یا قبل کسور ہو جیسے قاضی - اس کا رفع تقدیر پیش
 سے اور تقدیر زیر سے ہوتا ہے جیسے جاء القاضي و ذہبت بالقاضی - مگر
 نصب زبلفطی سے جیسے رایت القاضي -

اعراب بحرف تین اسموں سے خاص ہے۔

- ۱۔ اسماؤ شتہ مکبرہ جبکہ یا نہ مکمل کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں - اور وہ یہ ہیں -
 اب (باپ)، اخ (بھائی)، حم (برادر شوہر)، کھن (شرک)، فخر (منہ)، ذو (صاحب)، انکا
 رفع وادو سے نصب الف واد جرتی سے ہوا جیسے جاء فی بوا - رایت اباء ومرت باباء
 وغیرہ کی وجہ یہ اسماؤ شتہ مکمل کی طرف مضاف ہوں تو پھر ان کا اعراب مثل غلامی کے تقدیر ہی ہوگا
 ۲۔ مثنیٰ جیسے رجلاؤن یا شبہ مثنیٰ لفظاً جیسے انسان یا شبہ مثنیٰ معناً جبکہ ضمیر کی طرف
 مضاف ہو چکا ہو - ان کا رفع الف سے نصب جرتی یا قبل مفتوح سے آتا ہے جیسے
 جاء الرجلان کلہما - رایت الرجلین کلہما - مرت بالرجلین کلہما
 ۳۔ جمع مذکر سالم جیسے مسلمون - یا شبہ جمع لفظاً جیسے عشرون یا شبہ جمع معناً جیسے اولو
 ان کا رفع واد یا قبل مضموم سے نصب و جرتی یا قبل کسور سے آتا ہے - جیسے
 جاء مسلمون - رایت مسلمین - ذہبت بمسلمین -

تنبیہ تفصیل مندرجہ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ رفع کی تین علامتیں ہیں فتح وادو اور الف -
 نصب کی چار علامتیں فتح کسور الف اور ی - اور جرتی تین علامتیں کسور فتح اور ی -

سبق نمبر (۶) سوالات

الف (۱) زیر زبر اور پیش کے سوا اگر کوئی اعراب ہو تو بیان کرو۔

(۲) کونسا اعراب اسم اور فعل میں سے ہر ایک کے ساتھ خاص ہو۔

(۳) صفریون اور بخویون نے صحیح کی تعریف میں کیا فرق رکھا ہے۔

(۴) وہ کون اسم ہے جو اعراب کی برہشت نہیں کر سکتا۔

(۵) قاضی کا اعراب نفعی اور نصبی حالت میں کس طرح آئے گا۔

ب۔ فقرات ذیل کا ترجمہ کر دو اور جن الفاظ پر خط کہیں یا گیا ہے ان کے اعراب کی تشریح کر دو

(۱) مَلَیْتُ مُسْلِمَاتٍ - ذَهَبْتُ بِعَمْرٍ - جَاءَ غُلَامٌ حِجْرٍ -

(۲) ذَهَبَ اثْنَانِ - كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ بْنِ - خَرَجَتْ بِكَلْبِهِمَا -

(۳) لَا يَنْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ - وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَاحِمًا -

(۴) كَانَ أَبُو هَامٍ صَالِحًا - جَاءُوا أَبَاهُمْ عَشَاءً - ارْجِعُوا إِلَيَّ أَبِئْكُمْ -

(۵) حَكِي أَنْ رَجُلًا يَسْمَى أَحْمَدَ دَخَلَ فَوَيْلَتْ أُمُّهُ فَقَالَتْ لَأَنْصُرَ أَنْصُرَ - فَقَالَ

الرَّجُلُ أَنَا أَحْمَدُ وَأَهْلُكَ يَنْصُرُونَ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا تَكَرَّرَ أَنْصُرَ -

(۶) يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مُوَالِيٌّ عَنْ مَوْلَى شَيْئًا - وَأَنْ خَفَّتِ الْمَوَالِي مِنْ وَرَائِهِ -

ج۔ ان فقرات کے اعرابوں کو صحیح کر دو۔

(۱) هُنَّ مُسْلِمَاتٌ مَرَرَتْ بِأَحْمَدٍ - مَرَّ كَيْتٌ غُلَامٌ حِجْرٍ -

(۲) جَاءَ أَبَاهَا - مَلَیْتُ أَبِیْمَ - ذَهَبْتُ بِأَبِیْكَ -

(۳) جَاءَ الرَّجُلَانِ - مَلَیْتُ الرَّجُلَانِ - مَرَرْتُ بِكُلِّهِمَا -

(۴) يَا عَمْرٍو مَرَّتْ رَجُلًا - ثُمَّ قَالَ وَصَلَ الرَّجُلُ إِلَى دُرِّ سَبَّاحٍ -

سبق نمبر (۷) جملہ اسمیہ کا بیان

جملہ اسمیہ کے اصلی اجزاء دو ہیں۔ مبداء الیہ۔ اور مبدء۔ مبدء الیہ سے مراد اس جگہ مبتدا اور مبدء سے مراد خبر ہے۔ جملہ اسمیہ دو جزوں سے پورا ہوتا ہے۔ ان کے سرلوگوں کے کلام میں ان کے متعلق ہوگا۔

مبتدا و خبر کا بیان مبتدا وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی اور مبدء الیہ ہو۔ خبر وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی اور مبدء ہو۔ یہ دونوں ہمیشہ مرفوع ہوتے ہیں اور عامل رافع ان کا لفظ میں کوئی نہیں ہوتا۔ عامل لفظی سے ان کا خالی ہونا بمنزلہ عامل رافع کے سمجھا جاتا ہے۔ جیسے زید کا تئب (زید نو لیسندہ ہے) اس میں زید مبتدا اور کا تئب خبر دونوں مرفوع ہیں۔ عامل رافع ان کا لفظوں میں کوئی نہیں۔

نذا اور خبر کی پہچان قواعد مندرجہ ذیل کے ملحوظ رکھنے سے ہو سکتی ہے۔

- مبتدا اکثر معرف ہوتا ہے اور خبر معرفہ و ذکرہ دونوں طرح سے آتی ہے جیسے زید کا تئب
الَّذِي فِي النَّحْلِ (وہ غیر خواہی ہے) پہلی مثال میں مبتدا معرفہ اور خبر کرہ ہے دوسری
مثال میں مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہیں

- نکرہ علیٰ اعموم مبتدا نہیں ہوتا جب تک اس میں صفت یا تعقید یا کسی نوع کی خصوصیت پائی جائے جیسے وَاعْبُدْهُم مِّنْ حَيْثُ مَنَ مَّشَرَكٍ (بیشک میں آدمی مشرک سے بہتر ہے)
اَسْجَلُ فِي الدُّنْيَا اَمْرًا (اس گہرین مرد ہے یا عورت) پہلی مثال میں نکرہ صفت سے اور دوسری مثال میں تعقید سے خاص ہو کر مبتدا قرار پایا۔

خبر عموماً مفرد ہوا کرتی ہے مگر کہیں جملہ بھی آجاتی ہے۔ اس صورت میں ایک ضمیر عامل کی تعریف اور تقسیم سبق نمبر (۳) میں مذکور ہو چکی ہے۔

ظاہر معنوی کا اس میں ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف باج ہو جیسے **زید ابوعبیدہ فاسک** (زید اسکا باپ کھڑا ہے) یا **زید کی خبر** پہلی مثال میں ابوعبیدہ کی ضمیر ظاہر زید کی طرف باج ہے۔ اور دوسری مثال میں ضمیر منووی ہو کر خبر کی طرف باج ہے۔
کی طرف عائد ہے۔

۴۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اس کے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل مقدر ہونا جاتا ہے جیسے
زید کی خبر یعنی زید تقریباً عندی مل ای موجود۔

۵۔ مبتدا مقدم اور خبر مؤخر ہوا کرتی ہے مگر جب مبتدا نکرہ اور خبر ظرف ہو تو خبر کی تقدیم ہوتی ہے جیسے **فی الدار رجل**۔ علیحدہ دیکھ کر اس کے منہ فرض ہو

۶۔ کہی ایک مبتدا کی کہی خبر میں آتی ہیں جیسے **زید عالم فاضل محافل**۔

۷۔ جب قرینہ موجود ہو تو کہی مبتدا محذوف ہوتا ہے جیسے **الاهلال واللاس جگہ ہلال**

مبتدا محذوف ہو یعنی خدا کی قسم یہ بنایا جائے کہی خبر محذوف ہوتی ہے جیسے **خبر**

فاذا السبع اس جگہ واقف خبر محذوف ہو یعنی میں باہر نکلا تو ناگہان بندہ کھڑا تھا۔

سوالات

(۱)۔ مبتدا اور خبر کون امور میں باہم متفق ہوتے ہیں۔

(۲)۔ مبتدا اور خبر کا عامل / الف کون ہوتا ہے۔

(۳)۔ نکرہ کب مبتدا ہو سکتا ہے۔

(۴)۔ جب خبر علیہ ہو تو مبتدا کے ساتھ اس کا ربط کا کیا طریق ہے

(۵)۔ خبر سے پہلے کب فعل مقدر ہونا جاتا ہے۔

(۶)۔ خبر کی تقدیم حالت میں وجہ ہوتی ہے۔

سبق نمبر (۸) نواسخ جملہ کا بیان

جملہ اسمیہ بعض قسم کے افعال اور حرف بھی داخل ہوتے ہیں۔ انکو نواسخ جملہ کہتے ہیں اور یہ پانچ ہیں
(۱) افعال ناقصہ (۲) افعال متقاربہ (۳) حرف مشبہ بفعل (۴) ماوا مشابہ لمبیس (۵) لافعی

ان کے مندرالہ کو اسم اور سند کو خبر کہتے ہیں

افعال ناقصہ [یہ تیرہ فعل ہیں۔ کُن۔ صَار۔ اَصْبَحَ۔ امْسَى۔ اَضْحَى۔ قَلَّ۔ بَاتَ۔ مَاتَ۔ اَزَالَ۔ اَبْرَجَ۔ قُبِیْ۔

مَاتَ۔ اَبْرَجَ۔ مَاتَ۔ لَبِثَ۔ انکو ناقصہ اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ صرف فاعل کے لئے سو جملہ نہیں بنتے

کُن کے فاعل کی صفت بیان کر چکی ضرورت ہوتی ہے۔ فاعل کو ہم اور صفت کو خبر کہتے ہیں

تبع فعل ناقصہ اور ان کے مشتقات اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ استعمال کی صورت یہ ہے

کان اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کر نیکی واسطہ آتا ہے۔ خواہ وہ خبر منقطع ہو جیسا کہ کان

زَيْدٌ قَائِمًا (ویدیکھو) خواہ دائمی جیسے کان اللہ عَلِيمًا (خدا علم ہے)۔

مضارع مجزوم کا نون حذف کرنے میں کان کو خصوصیت ہے جبکہ ضمیر منصوب اور ساکن متوصل نہ ہو

جیسے لَوَاكُ بَعْدًا (میں کہی بدکار نہ تھی) کہ اصل میں لَوَاكُ تھا مگر لَوَاكُ اور لَوَاكُ لَوَاكُ

میں نون حذف نہ ہوگا کہ پہلی جگہ کا ضمیر منصوب ہو اور دوسری جگہ ساکن متوصل ہے۔

صار واسطے تبدیلی حالت کے آتا ہے جیسا کہ صَارَ الطَّيْنُ حَرْقًا (مٹی ٹھیکہ انگلی)۔

اصح و اوسلی واسطے تینوں فعل جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات یعنی صباح (صبح کا وقت)

سا (شام کا وقت)۔ ضحیٰ (چاشت کا وقت) میں قریب کرنے کی واسطے آتے ہیں جیسے

اَصْبَحَ زَيْدٌ قَائِمًا (صبح کے وقت کھڑا تھا)۔ باقی اس طرح

قَلَّ بِات جملہ کے مضمون کو اپنے دونوں وقتوں یعنی روز اور شب میں قریب کرنے کی واسطے

آئے ہیں جیسو کل زید صکارم (زید تمام دن زندہ وارم)۔ بابت زید کا (زید تمام رات سوتا رہا) فائدہ اور واسے پانچون فعل کہی صدر کے سنی میں آجاتے ہیں جیسو آج صبح زید غنیگا (زید دولت مند ہو گیا) اس جگہ صرف تبدیلی حالت مقصود ہے۔ وقت صبح سے کوئی تعلق نہیں۔

ما زال مایرج وافتی ما الفک یہ چاروں فعل خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں اور انہیں نافیہ ہے جو متغراق کے معنی دیتا ہے جیسو ما زال زید غنیگا (زید ہمیشہ غنی رہا) یعنی کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ زید بے غنی نہ ہو۔

ما و ام بین ما مصدر یہ ہے اور کسی کام کی تعیین وقت کیلئے آتا ہے جو اسکی خبر کے واسطے برابر ہو اور اسلئے واسطے جملہ بابت کا ہمیشہ محتاج تھا جو جیسے اوصاف یا الصلوٰۃ والآن کہ مکہ مکرمہ (حجہ کو حکم دیا کہ جنتنا میں زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں)

لیس واسطے نفی مضمون جملہ کے آتا ہے جیسو لیس زید قائم (زید کبھی نہیں) جب اسکی خبر پر بتائے وہ محصور ہوتی ہے جیسو لیس اللہ یکاف عبدک (کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی نہیں) یہ اس میں کثرت استعمال سے لیس ہو گیا اور ماضی کے سلسلہ کوئی فعل نہیں آتا۔

فائدہ کان کہی تا مہ ہوتا ہے یعنی صرف فاعل پر تمام ہو جاتا ہے اور اس وقت مثبت و حصول دیتا ہے جیسے ان کان ذو حشر (اگر وہ تنگدست نہ ہو) یہی حال صبح وغیرہ پانچون فعلوں ہے جبکہ ان سے دخول الوقت مراد ہو جیسو آج صبح زید اسی دخل فی الصبح (زید صبح کو آیا)۔

سبق نمبر (۹)

افعال متعارف یہ چار فعل ہیں عسی۔ کاد۔ کرب۔ اوشاک۔ اور اسطو قرب فاعل کے مضع کو

ہیں۔ ہم کو فاعل اور خبر کو لصب دیتے ہیں۔ انکی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ استعمال کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ عسی واسطے امید کے آتا ہے اور اسکی خبر کے ساتھ ان اکثر تہا جیسو عسی اللہ ان یتاکی (اللہ اسکی

(نزدیک ہی امید ہو کہ اسد فتح دے) فیصل جا مدح اور اس سے مہمی کے سوا کوئی صبیحہ نہیں آتا۔
 ۳۔ کا دواسطے قُرب حصول کے آتا ہے اور اسکی خبر اکثر بغیر اُن کے ہوتی ہے جیسو کا دواکیونون
 علیہ لیکنا (قرب ہے کہ لوگ اسکو چٹ جائیں)۔
 تنبیہ علمی کی خبر ہے کہی اُن حذف ہوتا ہے اور کا دکی خبر کے ساتھ کہی آجاتا ہے مگر پہلے کی خبر پر
 اُن کا لانا اور دوسرے کی خبر سے اُن کا حذف کرنا زیادہ بہتر ہے۔
 ۴۔ اُکرب و اوشاک شروع کے واسطے آتے ہیں پہلے کی خبر بغیر اُن کے اور دوسرے کی خبر سے اُن کے
 ہوتی ہے جیسے کُرب القلب یذووب (نزدیک ہو کہ دل گھل جائے) اوشاک ذیل اُن
 یأتی (نزدیک ہو کہ زید آئے)۔

قائمہ۔ طفق جبل۔ افتد۔ ہی افعال مقار بہ ہیں۔ اور صارع پُر اعل ہو کر اسلوب متحد ہی پیکار کرے
 ہیں۔ گران کی خبر پر اُن کا لانا منع ہے جیسو طفقاً لیصفان علیہما من و مرقی الحبتہ (اوم
 اور حوادونون اپنے بدن پر پشت کے پتے سینو لگے)۔ جعل رسول اللہ یمسحہ راسہ
 رسول خدا صلعم عاربن یا سرکار سولانے لگے)۔ احدثت اکتب (میں لکھنے لگا)۔

سوالات

- (۱) کائن اور صار ایک معنی میں متعل ہو سکتے ہیں یا نہیں مع وجہ کے بیان کرو۔
- (۲) مادام زید کیس کو پورا جملہ بنانے کے واسطے کس چیز کی ضرورت ہو۔
- (۳) اصبح زید قائما اور اصبح زید غنبا میں اصبیح کن کن منون میں متعل ہوا ہو۔
- (۴) علمی اور کا دواسطے استعمال میں کیا فرق ہو۔
- (۵) جعل اور اوشاک میں علیحدہ علیحدہ کیا خصوصیتیں پائی جاتی ہیں۔

سبق نمبر (۱)

حرف مشبہ بفعل [لچھ مرین۔ اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَانَ لکن۔ کَیْت لکن فعل کو اس امر میں بہت

ہے کہ ان کا آخر فعل ماضی کی طرح ماضی پر فتح ہوتا ہو اور صرفی چاروں میں ہونے میں بھی فعل کی مشابہت

ان میں پائی جاتی ہے۔ یہ حرف اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں استعمال کی صورت ہو

اِنَّ د اَنَّ واسطہ تحقیق مضمون جملہ کے آتے ہیں جیسے اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ رَحِیْمٌ

(خدا بیشک بخشنے والا اور مہربان ہو) بَلَعْنِیْ اَنْ زَبَدًا قَالِیْہِ (مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ ضرور کھڑا ہو)

کَانَ واسطہ شبہ کے جیسو کَانَ زَبَدًا اَسَدٌ (زیادہ گویا شیر ہے)

لکن واسطہ استدلال یعنی دور کرنے وہم مضمون جملہ سابق کے آتا ہے جیسو قام زیدٌ

لکن عمرٌ کج السَّک (زیادہ کھڑا عمر بیٹھا ہے)۔

کَیْت واسطہ تناسل کے آتا ہے یعنی آرزو کرنا ایک چیز کی خواہ ہو سکتی ہو جیسو کَیْت زَبَدًا قَالِیْہِ

(کاش زید کھڑا ہوتا) خواہ نہ ہو سکتی ہو جیسو کَیْت الشَّکَابِ راجعٌ رُکُشِ جوانی پہ

لعل واسطہ رجاء یعنی ممکن الحصول آرزو کے آتا ہے جیسو لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ شَائِدٌ

قائِدہ اِنَّ۔ اور اَنَّ کے استعمال میں یہ فرق ہو کہ اِنَّ (مکسوف) صدر کلام میں آتا ہے

اسم و خبر سے مگر کلام نام نہا آتا ہے جیسو اِنَّ زَبَدًا قَالِیْہِ اس جملہ اِنَّ اپنے اسم اور خبر

مگر جملہ اسمیہ ہے۔ اَنَّ (مفتوحہ) وسط کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم و خبر سے مگر

کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور ایک فعل یا اسم کا اسکے پہلو یا ضروری ہے جیسو یہ اَنَّ قَالِیْہِ

یا مفعول یا کوئی اور جزو جملہ بن سکے جیسو بلغنی اَنْ زَبَدًا اَقَامَ عُمْ وَعِلْمُ اَنْ

فاضل کا پہلی جملہ اَنْ اپنے اسم اور خبر سے مگر بَلَّغ کا فاعل اور دوسری جملہ عِلْم کا

مفعول ہے۔

فائدہ اِن (مکسورہ) کی خبر پر کہیں لام تاکید مفتوحہ آتا ہے جیسے اِن رَجُلًا لَهَا عَمَلٌ
 اور سلم کے بموجب اِن (مفتوحہ) کی خبر پر یہ لام آئے تو اس وقت اِن بھی مکسورہ ہو جاتا ہے
 جیسے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَكُنْتُمْ لَهُ (خدا تعالیٰ جانتے ہے کہ تم بیشک نے رسول ہو)
 اِن چہن حرفون کے بموجب ماہ کا ذائقے تو ان کے عمل کو زائل کر دیتا ہے
 جیسے اِنَّمَا اَلْهٰكُمُ اللّٰهُ وَ اَحَدٌ (تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے) اور اس وقت یہ حروف
 افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ جیسے اِنَّمَا قَامَ زَيْدٌ (زید ہی کھڑا ہے)۔ گَاثًا مَّسَاوِيًّ
 اِلَى الْمَوْتِ (گویا ان کو موت کی طرف دھکیلا جاتا ہے)

سبق نمبر (۱۱)

ما رَا مَشَا يَلْبِيسُ [یہ دو وزن حرف نفی اور دخول حملہ اسمیہ میں تیس فعل ناقص] کی
 مانند عمل کرتے ہیں۔ (یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا) اور شاہ پلبیس کہلاتے ہیں متحمل
 کی یہ صورت ہو

ما۔ معزہ اور تذکرہ دو وزن پر داخل ہوتا ہے جیسے مَا هَذَا بَشَرًا (یہ آدمی نہیں)۔
 مَا سَجَلَ مِنْطَلِقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں)

یہ تذکرہ پڑا ہے جیسے لَا سَجَلَ مِنْطَلِقًا (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں)

جب مکی خبر اپنے اسم سے مقدم ہو یا خبر پر الا کا لفظ آئے تو پھر آکا عمل سب باطل ہو جاتا
 ہے جیسے مَا قَاتَلَ زَيْدٌ۔ مَا حَمَلَكَ الْاَرْسُولُ

اوجیب لا کے آخر میں ت لاق ہو تو پھر لفظ حین کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے کَلَامَتِ

جَبْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت بچاؤ کا وقت نہیں) اس جگہ لات کا اسم النجین محذوف ہو

مفقور ہون ہو گا کَلَامَتِ الْحَيِّينَ حِينَ مَنَاصٍ۔

لا نفی جنس | یہ حرف واسطے نفی جنس اسم مذکر کے آتا ہے۔ اسم کو نصب بلا تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے اکثر مکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے جیسے کاغذ مکرہ جلّٰی ظرفیت۔
 کاغذ مکرہ جنس درجہ مالک۔ اگر لاکے بعد مکرہ مفرد ہو تو مہینی بفتح ہوتا ہے جیسو کا جلّٰی فی الدار
 اوجب اُس کے بعد معرفہ ہو تو لا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہے۔ اس وقت
 لا کامل کچھ نہیں ہوگا اور فاعل مرفوع جیسے کا لایک فی الدار کا علم ہو۔ اگر لاکے بعد مکرہ
 مفرد دوسرے کوہ کے ساتھ مکرہ ہو تو پھر اختیار ہے خواہ نصب بلا تنوین رہے جیسے کا لکشت
 و کاغذ مکرہ۔ جس کے دو جنس نہ شہرت کی کوئی بات کرے اور نہ گناہ گئی

خواہ رفع تنوینی جیسو کہ لا بیع فیہ مکرہ کا خلاصہ (وہ جن میں نہ خرید و نہ فروخت ہوگی اور نہ پائی جائے گی)
 سخویں نے اسی اصل پر لاحول و لا قوۃ الا بالمدین پانچ وجہیں جان کر ہی جنس
 ۱۔ لاحول و لا قوۃ (فتح ہر دو)۔ دونوں جگہ لا نفی جنس۔
 ۲۔ لاحول و لا قوۃ (رفع ہر دو)۔ دونوں جگہ لا یعنی لیس۔
 ۳۔ لاحول و لا قوۃ (فتح اول و رفع دوم) پہلا لا نفی جنس اور دوسرا یعنی لیس۔
 ۴۔ لاحول و لا قوۃ (رفع اول و فتح دوم) پہلا لا یعنی لیس اور دوسرا نفی جنس۔
 ۵۔ لاحول و لا قوۃ (فتح اول و نصب دوم) پہلا لا نفی جنس اور دوسرا زائدہ۔

سوالات

- (۱) لیت اور نعل کے استعمال میں کیا فرق ہے۔
- (۲) ان اور ان کی شناخت کا کیا قاعدہ ہے۔
- (۳) لا مشابہ لیس اور لا نفی جنس میں کس طرح تفریق ہوتی ہے۔
- (۴) ان مفرد جنس ان۔ ا۔ لا۔ نے اپنا عمل کیوں نہیں کیا۔

اَمَّا لَكُمْ اللهُ وَاحِدٌ۔ مَا سَجَدَ الْاَمْرُؤُا۔ لَا بَيْعَ فِيْهِ وَلَا خَلَّةَ

سبق نمبر (۱۲)

الف۔ ان فقر و مل میں پہلے فساد مبتدا اور خیر کو چھپا نو۔ اور پھر اے دو مین ان کا ترجمہ کرو کہ ملت رطب (سجے۔ پین۔ جھون) اپنی طرف سے سڑ پڑاؤ۔

(۱) زید کا خضر۔ زید قبائلی۔ بنو سعد قاضی

(۱۵) انتَ هندیٌّ - انتَ هندیَّةٌ - نحنُ قاضمان - نحنُ قاضمان

۴۳) الرجلون قائمان - النساء قاعدات - هم صادقون

(۴) ارض الله واستردواكم بعبادة سيد القوم خادهم

(هـ) الحَصْرُ مُفْتَحُ الدَّلِّ - القَرْضُ مُقْرَضُ الحُبَّةِ - الدَّيَانَةُ عِةُ الأَخِيَةِ -

(٦) فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ - إِنَّ الْبَيَّاءَ بِأَبْهَرٍ - عِنْدِي أَمَّا قَائِمٌ

(۷) كان الله ولم يكن معه شيء - ما الله بغافل عما تعملون - لا عليك -

ب۔ (۱) فقرات نیل میں جن لفظوں پر خط کہیں چا گیا ہے اسکو صحیح کرو۔ بلند اور غیر میں تاکید کرنا بیش

اور وحدت و جمعیت اور مرفوع کی مطابقت کا لحاظ رکھو۔

هَذَا صَاحِبُ طَلْعَةِ قَائِمَةٍ - هُم ظَالِمُ هُوَ الْمُؤْمِنُونَ فِي خِلْعَةِ عَالَمِينَ -

(۲) فقرت ذیل کا اعراب صحیح مگر کلمات کو اپنے اپنے موقع پر رکھو۔

مال عندی۔ اخوان من۔ ان قائم زندگیاں مافاشما زندگیاں۔

را، - مینب غیر مصروف - الناسا و عرف اللام - ارض مصناف هر - اسلامیون و پرتوین بنسین آملی -

(۲) جبکہ کو جبرائیل علیہ السلام اور طلحہ کی خبر قایم آئیگی۔ تاکہ تذکرہ قزاقیہ میں مطابقت رہے۔

(۳) جُم کی خبر ظالمون۔ جو کی خبر مہم آئیگی تاکہ وحدت و جمعیت میں مطابقت رہے

(۴) سخن کی خبر اہل ان کیگی۔ تاکہ مبتدا اور خبر رفع میں مطابقت ہو۔

سبق نمبر (۱۳) جملہ فعلیہ کا بیان۔

جملہ فعلیہ کے اصلی اجزاء دو ہیں۔ مسند اور مسند الیہ۔ مسند سے مراد اس جملہ فعل اور مسند الیہ سے مراد فاعل ہے۔ جملہ راصل انہیں دو جزوں سے پورا ہوتا ہے مگر کبھی فاعل کے علاوہ اور معمولات کی بھی ضرورت پڑتی ہے جو تعلقات جملہ کہلاتے ہیں۔

اصل کا بیان فعل معروف اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اس جملہ میں جو بے فعل لازم ہے اور زید اس کا فاعل جس پر رفع آیا۔ اگر فعل متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ خَالِدٌ (زید نے خالد کو مارا) اس جملہ میں ضرب فعل متعدی ہے۔ جس نے زید کو سبب فاعل ہونے کے رفع اور خالد کو بوجہ مفعول ہونے کے نصب دی۔

فاعل کا بیان فاعل وہ اسم ہے جسکی طرف فعل یا شبہ فعل مقدم کی اسناد اس طور پر ہو کہ فعل یا شبہ فعل کا قیام اس کے ساتھ سمجھا جائے جیسے قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا ہوا)۔ زَيْدٌ ضَارِبٌ ابُوہ (زید کا باپ مارنے والا ہے) پہلی مثال میں قَامَ فعل اور زید اس کا فاعل ہے جسکی طرف قَامَ کی اسناد ہے۔ اور دوسری مثال میں ضَارِبٌ شبہ فعل اور ابوہ اس کا فاعل جسکی طرف ضَارِبٌ کی نسبت کی گئی ہے۔

جب قرینہ پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے جیسو کوئی شخص کہو مَنَ ضَرَبَ فُلَانٌ فُلَانٌ (مَنَ کوئی شخص کہو) اس جگہ سے ضَرَبَ فعل محذوف ہوگا۔ کبھی یہ جو با حذف ہوتا ہو جیسے وَانِ احَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (وَانِ احَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ) استیجار آئے کہ اس جگہ اَحَدٌ کے پہلے استجار فعل محذوف ہو جب ال کو جواب نعم یا نئی سے ہو تو فعل اور فاعل دونوں نما محذوف ہوتے ہیں جیسے اَلْكَسْتُ بَرَكَةً (اَلْكَسْتُ بَرَكَةً) کے جواب میں رَوَحُنِ کہا تھا کَلَامًا۔

فعل تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں کبھی اپنے فاعل کے مطابق اور کبھی اس سے مختلف ہوتا ہے اور اسکی کئی صورتیں ہیں :-

۱۔ جب فاعل اسم ظاہر یعنی فعل کے بعد مذکور ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ واحد آئیگا اور تذکیر و تانیث بنی فعل کے مطابق ہوگا جیسے قَامَ الْمُسْلِمُونَ قَامَ الْمُسْلِمَاتُ قَامَتِ الْفَارِسِيَّةُ قَامَتِ الْفَارِسِيَّاتُ
۲۔ جب فاعل مونث حقیقی فعل کے بعد بلا فاصلہ ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ مونث آئیگا جیسے قَامَتِ الْفَارِسِيَّةُ قَامَتِ الْفَارِسِيَّاتُ
مگر جب فعل فاعل کے درمیان فاصلہ واقع ہو تو ہر اکثر فعل مونث ہوتا ہے جیسے اِذَا اَصَابَتْكَ مَصِيبَةٌ اَوْ كَرِهِي فَعَلْ نَذْرٌ جَبِيہٌ فَمَنْ جَاءَكَ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكَ۔

لیکن علم مذکور جس کے بدلت تانیث ہوا اس کے واسطے ہمیشہ فعل مذکر لانا چاہئے جیسے جَاءَ طَلْحَةُ۔

۳۔ جب فاعل مونث غیر حقیقی یا جمع کسر ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث دونوں طرح جائز ہے جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ و طلع الشمس۔ قَامَتِ الرِّجَالُ و قام الرجال۔ تَرَانِیْمٌ جَدِيدَةٌ و تَرَانِیْمٌ جَدِيدَةٌ
تتبعیہ۔ اگر فاعل فعل کے بعد مذکور نہ ہو بلکہ ضمیر فاعل ہو جو فاعل سبق الذکر کی طرف راجع ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ مونث ہوگا خواہ فاعل مونث حقیقی یا غیر حقیقی ہو جیسے اُخْتُكَ قَامَتِ وَ الشَّمْسُ طَلَعَتْ
مگر جب فاعل جمع کسر اسطے مذکور ہو تو فعل کے ہو تو فعل مونث یا جمع مذکر دونوں طرح آسکتا ہے جیسے الرِّجَالُ قَامَتِ یا قَامُوا اور جب فاعل جمع کسر اسطے مذکر (غیر ذوی العقول) یا مونث کے ہو تو فعل کا مونث یا جمع مونث لانا جائز ہے جیسے اَلَا یَا مَ ذَهَبْتَ یا ذَهَبْنَ۔ اَلنِّسَاءُ قَامَتِ یا قَامْنَ۔

نائب عمل کا بیان یہ فعل مجہول میں قائم مقام فاعل کے ہوتا ہے اور فعل مجہول اسکی طرف نسبت کیا جاتا ہے اسکو مفعول عالم لیسیم فاعلہ کہتے ہیں (یعنی ایسا مفعول کہ اس کے فاعل کا نام نہیں رکھا گیا)
فعل مجہول اسکو رفع دیتا ہے جیسے ضَرْبٌ کَبِیْدٌ (زید مارا گیا) تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں اسکا حال مثل فاعل کے ہوتا ہے۔

سبق نمبر (۱۴) متعلقات جملہ کا بیان

کبھی جملہ میں اصلی اجزا (مسند اور مندا لیہ) کے سوا اور جزین بھی آجاتی ہیں جو جملہ کا اصلی مکرن نہیں ہوتے بلکہ اس کے زوائد محققہ اور متعلقات شمار ہوتی ہیں۔ انکو متعلقات جملہ کہتے ہیں اور یہ آٹھ ہیں مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول لہ مفعول معہ۔ حال۔ تلمیذ جار مجرور۔ ان کا بیان علیحدہ علیحدہ حسب ذیل ہے۔

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضربت متکبرا (میں نے دیکھ لیا) اس جملہ میں بڑا مفعول بہ ہے۔ کبھی یہ فعل کے پہلے ہی آجاتا ہے جبکہ اس سے صرر مقصود ہو جیسو اللہ اعبدکم (ہیں خدا کی ہی پرستش کرتا ہوں) مفعول بہ کے اور احکام بعد میں مذکور ہوں گے۔

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اس کام معنی ہو جیسے ضربت متکبرا (میں نے مار ماری) مفعول میں طرح سے استعمال ہوتا ہے (۱) تاکیدی کیلئے جیسو اوپر کی مثال میں مذکور ہوا (۲) بیان نوع کے واسطے جیسو جلست القادی (دین قادی کی نشست بیٹھا) (۳) بیان عدد کے واسطے جیسو جلست جلست (میں ایک نشست بیٹھا)

کبھی مفعول لفظ میں فعل منار ہوتا ہے اور معنی میں موافق جیسے قعدت جلوسنا کہ سہین قعود اور جلوس کے الفاظ جدا گانہ ہیں اور معنی دونوں کے بیٹھنا۔

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے پہلے فعل محذوف ہوتا ہے جیسے باہر سے آنے والے کے واسطے کہیں خیر مقدم کہ اس پر سے قیادت محذوف ہے۔ یا جیسے کہ دعا کے موقع پر کہتے ہیں سحیا اور مراد یہ ہوتی ہے سحاک اللہ سحاک (مذاقہ احمی ہو گا کہ ہے)۔

مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فعل واقع ہو۔ اس اسم کو ظرف بھی کہتے ہیں اور اسکی دو معنی ہیں۔

ایک طرف زمان حسین دنت کے معنی ہوں جیسے حُمْتُ یوم الحجۃ یعنی جمعہ کے دن (فرموا)
 اس میں یوم طرف زمان ہے دوسری طرف مکان حسین جگہ کے معنی ہوں جیسے قُتِلَ خُلفاءُ
 زمین تیرے پیچھے کھڑا ہوا) اس میں خلف طرف مکان ہے۔

طرف زمان کہی مخدود ہوتی ہے یعنی جبکہ متعدین ہو جیسے یوم (دن) کیل رات)
 شمس (ہینا) کہی ہم (غیر محدود) جبکہ متعین نہ ہو جیسے دُھُر (زمانہ) حِلَقِ (وقت) اور یہ دونوں
 فی کے تقدّم ہوئے نصب ہوتی ہیں جیسے مسافرتُ شہر اَوْ قُفْتُ کَھَل اِی فی شہر و دہرہ ہی
 حال طرف مکان غیر محدود کا ہے حسین جہات ستہ فوق (اوپر) سخت (نیچے) یابین (نچر)
 شمال (بائیں) خلف (پچھے) قُدام (اگے) داخل ہیں جیسے قَامَ زیدُ خُلفًا و وَقَفَ
 بکرا یحییٰ زید لکن طرف مکان غیر محدود میں فی کا ذکر کا ذکر کرنا ضروری ہے جیسے جلستُ
 فی الدار و فی المستوق و فی المسجد کہ اس جگہ جلستُ الدار وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ باب
 وند کے بعد یلفاظ بطبع و سماعت کلام کے منصوب معلّٰی ہوتے ہیں جیسے دَحَلْتُ الدارَ و لمسجتُ
 مفعول وہ اسم ہے جس کے واسطے فعل واقع ہو جیسے ضَرَبْتُ تَاوِیْبًا (غیر لکھو) و بکرا یحییٰ
 اس جگہ تَاوِیْبًا مفعول ہے جسکی وجہ سے فعل ضرب واقع ہوا ایسا ہی حَارِبْتُ شِجَاعًا دین سب
 شجاعت کو لڑا) یہ مفعول بہ تقدیر لام جب کے منصوب ہوتا ہے اور لام صرف اُس وقت حذف کیا جاتا
 ہے جبکہ مفعول ہے اور اسکے عامل کا فاعل مقدم اور نیز یہ دونوں زمانے میں باہم قرین ہوں۔
 پس ذَهَبْتُ إِلَیْهِ السَّمْنَ (میں اسکے پاس گئی لینے کیو ہٹو گیا) میں لام حذف نہ ہوگا۔
 مفعول وہ اسم ہے جو بعد واؤ (بسنی مع) واسطے صاحب فاعل مفعول کے آئے جیسے
 حَاءَ البرِّ و الطیالسةَ (جاڑا چادرون کے ساتھ آیا) اس جگہ طیالستہ مفعول مع ہوا ایسا
 کھانک و زید ادرہم (تو بکرا یحییٰ سمیت ایک ہم کافی ہے)۔

سبق نمبر (۱۵)

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت کو بیان کرے جیسے جَاءَ زَيْدٌ الْكَبِيرُ (زید آیا اس حال میں کہ سوار تھا) اس جگہ زَاكِبٌ نے زید کی ہیئت فاعلیت کو بیان کیا۔ ضَرْبُ ثَبْتٍ (زید کا مستند و دائرہ) نے زید کو مارا اور مالیکہ نے ہاروا تھا) اس جگہ مُشَدِّدٌ نے زید کی حالت مفعولی کو بیان کیا۔ لَقِيتُ زَيْدًا لَمْ يَكُنْ فِي رِيْسٍ زَبِيْدٍ سے ملا جس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے اس جگہ رَاكِبِيْنٌ نے دونوں کو حال ہے فاعل اور مفعول کو دونوں حال (صاحب حال کہتے ہیں حال پیشہ نکرہ اور دو الحال اکثر معارفہ ہوتا ہے لیکن جو الحال نکرہ ہر دو حال کو مقدم لاتے ہیں جیسے جَاءَ فِي الْكَبْكَبِ رَجُلٌ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا)۔ کبھی حال جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور اس وقت واداد ضمیر یا صرف واؤ کا ہونا اس میں ضروری ہے۔ جیسے كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَكَانَتْ تُسَمِّسُ كَأْسِي۔ يَكُنْتُ يَتْلُو آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالْطَّيْنِ۔ جب حال جملہ فعلیہ ہو اس میں فعل مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کافی ہوتی ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ لِسَبْعِي (زید دوڑتا ہوا آیا)۔ فعل ماضی ہو تو اس پر حرف قد کا انا ضروری ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ قَدْ خَرَجَ غَلَامُهُ۔

تمیز تمیز ایک اسم نکرہ ہے کچھ اسم شے کے بعد اس کے اہام اور پوشیدگی کو دور کرے جیسے جَاءَ زَيْدٌ لِسَبْعِي (زید آدھے نسبت کے بزرگ ہو)۔ بَحْرٌ كَأَلَا حَقَّ عِيُونَا (ہم نے زمین کو از دور دیکھ کر شبنم کے جاری کیا)۔ ان مثالوں میں نِسْبًا اور عِيُونًا تمیز ہیں۔

فائدہ تمیز صرف فعلوں کا محمول نہیں بلکہ اسم عام کا محمول ہی ہوتی ہے کبھی یہ ضروری مقدار سے آتی ہے جیسے عِشْرُونَ رَجُلًا (بیس آدمی) فقیرانِ بَنِي اَرْكَبُونَ (پوچھنے والے) (آہ سیرِ بَرْدِ زَيْتُون)۔ اور کبھی یہ فرد وغیرہ مقدار سے جیسے خَاخِرُ قُرَيْشٍ (مگر اکثر اس کو مجرور باضافت پر ہوتا ہے جیسے خَاخِرُ قُرَيْشٍ (شکیلوں کو)

اسم عام اس اسم کو کہتے ہیں جو چار چیزوں یعنی تمیز، یافون، ثمنیہ یا فون، جمع یا اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تاجڑا۔
 ملاحظہ فرمائیے کہ اصطلاح میں مقدار سے مراد چار چیزیں ہیں۔ عدد۔ پیمانہ۔ وزن۔ مساحت فقط

سبق نمبر (۶) اول

مجموعات مجرورہ اسم ہے جس کو اسطرح حرف جر کے زیر آئے۔ اگر حرف جر لفظ میں ظاہر ہو تو اسکو جاحجہ در کہتے ہیں جیسے فی الدار۔ فی جار الدار مجرور۔ اگر لفظ میں ظاہر نہ ہو تو اسکو مضاف مضاف الیہ جیسے کتاب ذیل کتاب مضاف۔ زیر مضاف الیہ گو مضاف کے بدلہ لام حرف جر چھپا ہوا ہے کہ مضاف الیہ کو زیر دیتا ہے۔

حرف جر کی حرکت میں کبھی تغیر نہیں ہوتا مگر مضاف کی حرکت عامل کے فتح سے ہلاتی آتی ہے کبھی اسکو رفع الیہ کہی نصب اور کبھی جر۔ مثلاً ذیل میں مضاف کی تینوں حرکتوں پر غور کرو۔
 ذہب صاحب الکرم (صاحب شکر)۔ اس جگہ صاحب مضاف اور فاعل ہے اس اسطرح اسکو رفع آیا
 قرأ خالد کتاب اللہ (خالد نے خدا کی کتاب پڑھی) اس جگہ کتاب مضاف اور مفعول ہے اس اسطرح اسکو نصب آیا۔
 من رت بولال ارشدید (میں رشید کے بیٹے کے ساتھ گیا) اس جگہ ولید مضاف اور مجرور ہے اسکو جر آیا
 مضاف کے واسطے یہ شرط ہے کہ آل تعریف سے خالی ہو اور اضافت کی وقت میں دونوں متشابه
 دونوں جمع اس کو گرجائے جیسے خرچ غلاما زید (زید کے دو غلام نکلتے) غلاما اہل میں غلامان ہوتا۔
 یا جاء مسلمہ ص (مصر کے مسلمان آئے) مسلمہ اہل میں ملوں تھا۔

اضافہ کی قسمیں ہیں (۱) معنوی جو اسم فاعل اور مفعول کے سوا کوئی اور صغیر مضاف ہو یہ اضافت تقدیر
 حرف جر کی طرح سے آتی ہے کبھی تقدیر تن سے جبکہ مضاف جنس مضاف الیہ ہو جیسو خاتم فضۃ یعنی
 یعنی خاتم من فضۃ کہی تقدیر تن سے جبکہ مضاف الیہ طرف ہو جیسو صخرۃ البعیم یعنی صخرہ فی البعیم۔ اور کبھی
 تقدیر لام سے جبکہ اوپر کی دونوں صورتیں یہوں جیسو کتاب زید یعنی کتاب زید۔ اس اضافت کا ثبوت
 یہ ہے کہ ہر مکہ معرفہ کی طرف مضاف ہونا تعریف حاصل کرتا ہو اور مکہ کی طرف مضاف ہو تو تخصیص مگر لفظ شغل غیر
 اسوا اور شہ بن تعریف یا تخصیص نہیں ہوتی جیسے من رت برجل غیر زید۔

(۲) لفظی جو صفت کہ صیغہ اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو جس طرح ضاربٌ ذیہد اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے یعنی تمیز و غیرہ گرا جاتے ہیں تعریف یا تخصیص حاصل نہیں ہوتی اس واسطے کہ الیہ السلام یہی آجاتا ہے جیسو الضارب الیہ الجمل

قائدہ۔ موصوف صفت کی طرف راہ وجود نامی معنی صفتی / معنی نہیں سکتا کیونکہ ترکیب تصبیغی اور ترکیب اضافی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ جو ایک دوسرے کی جگہ متعل نہیں ہو سکتیں مسجد الجامع جانب الغربی صلوٰۃ الاولیٰ بقلة المحققین جو موصوف صفت کی طرف مضاف ہو تو یہاں ہر ایک لفظ محذوف مانا گیا ہے یعنی الیہ الفاظ اصل میں تھے مسجد الوقت الجامع جانب المکان الغربی صلوة الساعۃ الاولیٰ بقلة الحجة المحققہ۔ پس اس صورت میں ایضافت موصوف کی صفت کی طرف دہی ہوئی۔ ایسا ہی جرد قطیفہ (چادر کہنہ) اخلاق ثیاب (لبہ بجا کہنہ) کہ اصل میں قطیفہ جرد اور ثیاب اخلاق تھا گویا صفت کو موصوف پر مقدم کر کے مضاف کیا ہے۔ اس جگہ جرد اور اخلاق صفت نہیں بلکہ مطلق اسم ہیں اور قطیفہ و ثیاب ان کی تمیز جو واسطہ رفع ابہا کم ایضافت کے طور پر گئے ہیں پس یہ ایضافت تمیز کی طرف ہوئی نہ صفت کی ایضافت موصوف کی طرف

جب ایک اسم دوسرے اسم کا ہم معنی یا دونوں کا صدق ایک ہو تو ان میں بھی ایضافت جائز نہیں کیونکہ اس ایضافت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا مثل لیسیت و اسد (شیر منع و حبس (روکنا) انسان و اطلق۔ پس لیسیت اسد یا اسد لیسیت کہنا بیفائدہ ہوگا۔ یہی حال باقی الفاظ کا ہے۔

سبق نمبر (۱۸)

الف (۱) فعل معروف کیا عمل کرتا ہے۔

(۲) فعل اور فاعل کے درمیان کن امور میں مطابقت ضروری ہے۔

(۳) متعلقات جملہ کا اعراب سب جگہ یکساں آتا ہے یا کسی جگہ مختلف بھی ہوتا ہے۔

(۴) دو الحال کیا اہم ہوتا ہے اور وہ کس چیز کا حال بیان کرتا ہے۔

(۵) جار مجرور اور مضارع صفا الیہ میں کیا فرق ہے۔

ب۔ ان فقرات میں جملہ کے اصلی اجزاء اور نیز متعلقات کی شناخت کرو۔ اور ہر کردین

ان کا ترجمہ کرو اور جہاں فعل مذکر کا فاعل مؤنث یا واحد ث کا فاعل جمع آیا ہو اس کی وجہ ظاہر کرو

(۱) أَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا سَمِعَ الصَّبِيُّ كَلَامًا شَرِبَ بَكْرٌ كُوزَ مَاءٍ۔

(۲) قُتِلَ الْإِنْسَانُ لَا يُغْلِقُ الْبَابَ فُتِحَتِ السَّمَاءُ۔

(۳) جَاءَ أَحْمَدٌ فَيَسُفُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُتَمِيقَاتُ قَامَتِ الْحِجَالُ

(۴) خَرَجْتُ خَافَةَ الشَّرِّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حَسِبَكَ وَالضَّحَاكَ سَنَيْفٌ مُحَمَّدًا

(۵) ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا أَنَا الْكُفْرُ مِنْكَ مَا كَا وَأَعَزُّ نَفَرًا أَخِي بَرٌّ الْبَلَاءِ

(۶) إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ خَلَقْتُ نِيَّاءِي لَهَبٍ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

(۷) ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا فِي دَاخِلِهِ ضَرْبًا شَدِيدًا أَمَا كَا لَا مِيرَ تَادِيًا

ج (۱) جن لفظوں پر خط پہنچا گیا ہے انکو تذکرہ نمائش اور وحدت جمعیت اور غیر خط سے خط پہنچا

تَامَ زَيْنَبُ الْمُسْلِمُونَ قَامَا يَقْرَوْنَ الطَّالِبُونَ الْوَلَدُ الْحَرُّ تَقْدَى بَابًا الْغَرَّةُ

(۲) فقرات ذیل کے اعراب صحیح یا ناکر کلمات کی ترتیب ٹھیک کرو۔

تحت الشجر قیام زیدک۔ جلس استلجہ بکرم کفایک و درہم زیدک۔ جاعنی حیل زیدک۔

۲۔ جب یہی مضاف یا شبہ مضاف یا مکمل غیر معین ہو تو پہر منصوب ہوتا ہے جیسے یا اهل الكتاب یا اهل
جبارک یا زجاج یا خذ بیدی۔ اگر معرف بالذام ہو تو لفظ ایہا اور تہا حرف ندا اور منادی کے مبالغے آتے
ہیں جیسو یا ایہا النبیؐ مگر لفظ اسراف علیہ مستثنیٰ ہو مان یا اللہ کہتے ہیں یا ایہا المنین کہتے۔
۳۔ جو منادی مثل غلامی کے یا کسی شکم کی طرف مضاف ہو میں یا غلامی۔ یا غلامی یا غلام یا غلام
چاروں طرح پڑھنا درست ہو یا بی اور یا ایتی کی کہی ت سے بدکر یا اکت ویا اکت سے ہی پڑھی جاتی ہو
۴۔ کہی منادی کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں جیسے یا حار یا حار بن اور یا عت یا عت بن
اور اسکو ترخیم کہتے ہیں۔ کہی حرف ندا کا حاف ہوتا ہے جیسے یوسف یوسف کنعانی ہذا یعنی یا یوسف
ایسا ہی السلام علیک ایہا النبیؐ کہی حرف ا کے عوض لفظ اللہ کے بعد شد زیادہ کرتے ہیں
جیسے اللہم

۵۔ جب کسی کو حرف یا یا واکے ساتھ پکار کر روئیں تو اسکو مندوب کہتے ہیں۔ یہ ہر امر میں مثل منادی
کے ہوتا ہے جیسو یا زید یاہ (یا زید) یا مصیبتاہ (دو مصیبت) یا مندوب کے سوا خاص ہو اور یا منادی
اور مندوب دونوں میں مشترک ہے

۱۔ ضما علی شرط تفسیر [وہ اسم جنس کا عامل صاحب (فعل) بہ شرط تفسیر مضمون مقدم ہو اس اسم کے بعد فعل آئے
وہ اپنے مابعد میں عمل کرنے سے اسی میں الجھا رہتا ہے اور قبل میں کچھ عمل نہیں کرتا جیسے زید اصرمتہ
اس فقرہ میں زید اسم منصوب مابعد اس کے فعل اصرمتہ ہی جو اپنے عمل میں الجھ رہا ہو اور اس سے زید میں عمل
نہیں کرتا بلکہ میں عمل کرنے کے واسطے ایک فعل مقدم ٹھہرایا جائیگا جیسے اصرمتہ زید اصرمتہ۔ مگر میں
اگر فعل لازم آتا ہے اس واسطے فعل کو مقدم اور مضمون کیا۔ قرآن مجید میں آیا ہے وَالْقَمَرُ قَدَرًا مَّا مَدَّ
یعنی قَدَرًا الْقَمَرُ قَدَرًا مَدَّ۔ ایسے اسم کے پہلے اگر آوا کے سو کوئی حرف شرط کا مثل لو۔ ان۔ می۔ ایہا حیثما
کے آوے یا کوئی حرف تحفیض کا ہو تو اس اسم کو ضرور نصب آئیگی۔

سبق نمبر (۲۰)

مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو الّا یا اس جیسے الفاظ کے ساتھ ما قبل کے حکم سے خارج کر دینا چاہیے
 جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا) حسین زید مستثنیٰ ہے جو قوم میں
 داخل تھا مگر الّا کے ساتھ اس سے الگ ہوا اور آنے کا حکم جو قوم پر جاری تھا اس سے مستثنیٰ ہو گیا۔
 پس قوم مستثنیٰ نہ ہے یعنی وہ جس سے کوئی چیز الگ کی گئی۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک متصل جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو جیسے اوپر کی مثال میں
 زید قوم کی جنس سے تھا۔ دوم منقطع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا
 میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا) ہمیں ہمارا مستثنیٰ ہے جو قوم کی جنس سے نہیں۔

مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مگر مستثنیٰ متصل جب ال کے بعد آئے اور کلام مثبت ہو تو
 (یعنی نفی اور نہی اور استفہام انکاری نہیں نہ ہو) تو منصوب ہوگا جیسے وفشروا منہ اقلیدوا۔ اور اگر
 کلام غیر مثبت ہو تو اس کے اعراب کی دو صورتیں ہیں جس صورت میں مستثنیٰ منہ مذکور اور متصل ہو تو اس کو
 منصوب طے پڑتا ہے مستثنیٰ منہ کے موافق اعراب دنیا دونوں جائز ہیں جیسے ولم یکن شہداً الا انفسهم
 اس جگہ شہدائے کے لحاظ سے الا انفسهم بھی طے پڑ سکتے ہیں جس صورت میں مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو یہ مستثنیٰ کا
 اعراب عامل کے موافق ہوگا جیسے کایہلک الا الفاسق۔ کافقوا الا الحق پہلی مثال میں مستثنیٰ منہ
 محذوف ہو جو فاعل واقع ہوا ہے اس واسطے الا الفاسق مفعول ہوگا۔ دوسری مثال سو نشیداً مستثنیٰ منہ
 محذوف ہو جو مفعول واقع ہوا ہے اس واسطے الا الحق منصوب ہوگا۔ اس قسم کے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفعول
 کہتے ہیں۔

اگر مستثنیٰ لفظ غلام و عدا کے بعد آئے تو اکثر منصوب ہوتا ہے جیسے الا کل شیءٍ ما خلا
 الله باطل۔ اور اگر لفظ غیر اور رسوا کے بعد آئے تو ہمیشہ مجرور ہوگا جیسے غیر المخطوب علیہم

سبق نمبر (۲۱)

میزانِ اسما و عدد اسما و اعداد کی تمیز تین طرح سے آئی ہے۔

۱۔ ثلثتہ سے عشرتہ تک مجرور اور مجرور عن خواہ عدد مذکر موباموث جیسے تسبیح کیا لیث ثمانینۃ ایتکام رسات رتین اور اٹھ دن)۔

۲۔ احد عشر سے تسع و تسعون تک منصوب اور مفرد جیسے رایت احد عشر کو کبا رتہ کیا ہر دیکھے)۔ قال نفسہ منہ اثنتا عشرۃ علیک راہین سو بارہ چپے پھوٹے)۔

۳۔ مائتۃ الف اور ان کے تثنیہ و جمع کی مجرور و مفرد جیسے عندي مائتۃ درہم۔ ما تاتوب و ما تفس۔ الف بقیر الفاعبد و الف حمار

قائدہ۔ تمیز اعداد کے متعلق یہ دو بین یا در کہنی کافی ہیں

میزانِ عدد بر سہ جہت دان رستہ تا وہ ہمہ جمع و کمور

نودۃ تا صد ہمہ منصوب و مفرد ز صد بر تر ہمہ مفرد و مجرور

تثنیہ۔ واحد و ثمان فیہ عدد کے متعلق ہوتے ہیں اور انہیں مذکر کی طرح عدد مذکر اور موباموث کی طرح عدد موباموث آتا ہے جیسے الہکم الواحد۔ هو الذی خلقکم من نفس احدۃ ثلثتہ سے عشرتہ تک مذکر ت سو اور موباموث جمعیت کے آہو جیسے ثلثتہ رجال و ثلثت نسائے اسکو بعد احد عشر اور اثنا عشر کی مذکور و تمانیت موافق قیاس کے ہوتی ہے جیسے احد عشر رجلاً و احد عشر امراً مگر تیرہ سے ننانو تک پہر خلاف قیاس جیسے ثلثتہ عشر مذکر کے واسطے اور ثلثت عشرۃ مؤنث کے واسطے اس ترکیب میں مذکر کے لئے عشر اور موباموث کے لئے عشرتہ کا استعمال قائم رہیگا۔

عقود یعنی دکان میں مذکر اور موباموث دونوں برابر ہوتے ہیں جیسے عشرون رجلاً و عشرون امراً اور عقود کے ساتھ جب تک لی لکائی جائے تو واو عاطفہ پڑائی جاتی ہے جیسے احد عشر رجلاً و احد عشر امراً

قائدہ کہی کہ وہ کی صفت میں جلا واقع ہوئی اور اس جلی میں ضمیر مرقی ہو جو موصوف کی طرف پہر کرتی ہو جیسے
مورث برجل ابدی عالم موصوف اور صفت دونوں اسم ظاہر ہو تو ہین ضمیر موصوف ہو سکتی ہو اور نہ صفت

سبق نمبر (۲۳)

عطف جیسے جاء زيد وعمر ہین جو عطف علیہ اور عمر موصوف ہو جب ضمیر مرفوع متصل عطف کیا جائے
تو پہلے ضمیر متصل ہو سکتی تا کہیدانی چاہی جیسے ضربت انا و زید اس جگہ انا ضمیر متصل ہو جو حرف عطف
سے پہلے کہید کیلئے آیا۔ مگر جب یح میں فاصلہ ہو جاو تو پہلے اس کہید کا ترک کرنا ہی جائز ہو جیسے ما انشركنا
ولا اباؤنا۔ اور جب ضمیر محرور پر عطف کریں تو جاکا اعادہ واجب ہوتا ہو جیسے من ذبک و بزیلہ
زید ضمیر محرور (بک) پر موصوف ہو۔ اس واسطے ت جارہ کا اعادہ کر کے زید کہہا۔ موصوف ہمیشہ موصوف علیہ کے
حکم میں ہوتا ہے ایک عال کے دو معمولوں پر عطف کرنا بالانفاق جائز ہے جیسے ضرب زید عمر
وعمر خالد البتہ مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اس وقت جائز ہوگا۔ جب کہ
محرور مرفوع پر مقدم ہو۔ جیسے فی الدار زید والحجر عمر

تاکید اکی قسین ہین۔ ایک لفظی جبین لفظ مکرر ہو جیسے کلا اذا دکت الارض دکتا دکتا جوی
معنوی جو لفظ نفس عین۔ کلا۔ کل۔ اور اجمع میں سے کسی کے ساتھ آئے انہیں نفس اور عین واحد
ثمنیہ جمع کے واسطے استعمال ہوتے ہین۔ مطابقت ضمیر تینوں میں شرط ہے اور مطابقت صیغہ صرف واحد
و جمع میں اور ثمنیہ کے واسطے جمع کا صیغہ آئے گا ہمیں قاصر زید لنفسہ۔ قاصر زید ان انفسہما قاصر زید
انفسہم۔ قامت ہذا لنفسہا۔ قامت الہذات انفسہما قامت الہذات انفسہن کہیں کیفیت عین
کے استعمال کی ہو کلا ثمنیہ نہ کر اور کلا ثمنیہ و ث کیلئے طوائف ہو جو جلاء اجلہ کلا ہما جاء کلا مرقا کلتا
کل اور اجمع دونوں اور جمع کیلئے استعمال ہین۔ کل مطابقت ضمیر سے تا کہید قریب ہو اور اجمع لفظ صیغہ جمع ہو جو انفسہ
کلا و جاء الفقم کلا صم شین العبد اجمع و جاء الناس اجمع انکم۔ اجمع و اجمع تہی کیلئے طوائف ہو

کل کے معنی دیوہین مگر تیز نیون اجمع کتنے ہوتے ہیں جتنا کہ اجمع نہ آجائی نہیں ہو کوئی نہیں آتا جیسے
جاء الناس اجمعون اکتعون۔ اب تعون۔ ابصعون۔

سبق نمبر (۲۴)

بدل جیسے جاء زيد اخوك (تیرا بھائی زید آیا) انہیں بدل نہ اور اخو کا بدل ہر کسی چار میں ہیں
(۱) بدل کل جن میں بدل اور بدل نہ کا مدلول ایک ہے جیسا کہ اھذا الصخر المستقیم جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
(۲) بدل البعض کہ بدل نہ کا جو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے الناس حج البیت کر رہے ہیں اھذا الصخر المستقیم جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
(۳) بدل اثنال کہ بدل نہ سے علاقہ رکھتا ہے جیسا کہ لیسئلوک عن اللہ عزوجل کے قبیل فیہ من الشجر الخ
(۴) بدل غلطہ سبقت لسانی سے کوئی بات نہ ہوگی جیسا کہ جاء رجل حاراً رأی آباءہن نہیں گناہ
قائدہ بدل مبدل نہ کہی دون خوف ہونے میں جیسا کہ جاء زيد اخوك کہی دون کر جیسا کہ جاء فی رجل غدا
لاک۔ اور جب بدل نہ کہ مبدل نہ معروف ہو تو پھر اس کا لغت لانا ضروری ہے جیسے لنسفعاً بالناصیۃ
ناصیۃ کا ذبہ کاس گہرہ و ملنا صیہ بدل نہ کہ اور کا ذبہ و صوف ہے

بدل کل میں بدل کی مطابقت تذکیر تانیث اور صیغہ میں بدل نہ سے لازم ہے۔ بدل البعض
اور بدل اثنال میں صرف ضمیر کی مطابقت اور وہ ہی تذکیر تانیث اور واحد وثنیہ وجمع میں کر لیتے ہیں
اور بدل غلطہ میں سوائے اتحاد اعراب کے اور کچھ شرط نہیں۔

عطف بیان وہ ہم جو صفت کے سوا اپنے متبوع کی صداقت کر رہے جیسے جاء فی زید ابو عبد اللہ۔
جعل اللہ الکعبۃ البیت لھن اہل بیتہن ابوعبدالہ اور دوسری میں البیت الحرام عطف بیان ہے
کہی اس پر تخصیص مقصود ہوتی ہے جیسا کہ کفادۃ طعام مسکین کہی توضیح یا تخصیص مقصود نہیں ہوتی بلکہ
انزالہ ہم ملاحظہ فرمائیے جیسے اُمّنا یرب العالمین ربہ منہی وھل دن فرعون کے ساحرون نے
ربہ منہی وھل دن کا لفظ اس واسطے طر کیا کہ فرعون ہی غولے ربہ بتیب کرتا تھا۔

سبق نمبر (۳۵)

الف (۱) مرفوعات میں کون کون جزیں شمار ہوتی ہیں۔

(۲) جن اسم کا اعراب نصب کے سوا اور بھی آتا ہے انکی تفصیل بیان کرو۔

(۳) مستثنیٰ کن معزولین میں منصوب ہوتا ہے۔

(۴) کرن اعدا کی تمیز مجروراتی ہے۔

(۵) صفت کتنی باتوں میں ہر صوف کے مطابق ہوتی ہے

ب ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کہینا گیا ہے ان کے اعراب کی وجہ بیان کرو۔

(۱) یا اِجِبَالاً اَوْ بِیْ مَعْلَہ۔ یا حَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ

(۲) مَا فَعَلُوْہُ اِلَّا قَلِیْلٌ مِنْہُمْ کَا عَاصِمِ الْیَوْمِ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ حَسِمَ

(۳) اِنَّا کُلُّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ۔ وِیْرَکَ فَلَکَر۔

(۴) عَلَیْہِمَا تِسْعَ عَشْرَ اَنْ اَخِیْ لَہُ تِسْعَ وَتِسْعُوْنَ نَجْجَہ

(۵) اِنِّیْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ مِنْ ہٰذِہِ الْقَرْیَۃِ الْفٰلِآءِ اٰہِلُہَا

(۶) وَجَآءُ رِبِّکَ وَالْمَلٰکِ صَفًّا صَفًّا۔ لَا غَیْبَ لَہُمْ اِجْعَلِیْنِ

(۷) یَا اٰدَمُ اَسْكُنْ اِنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ۔ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِم۔

ج (۱) جن لفظوں پر خط کہینا گیا ہے انکو معیج کرو۔ یا الزیدۃ۔ ما جاءنی احد زیداً۔

مرأتی احد عشر امراة۔ الرجل فیاض محبوب ذهب و زید۔

(۲) فقرت ذیل کا تسلسل درست، نامر ان کے اعراب درست کرو۔

یا عبد اللہ۔ جاء فی ذیک الاحارہ سلمت احد عشر رجل۔

جاء الناس کلہم۔ هذا رجل متمم

سبق نمبر (۴۶) اسمائے مبنیہ کا بیان

اسم مبنیٰ کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) اسماء اشارہ (۲) موصولات (۳) اسماء الاعمال (۴) الاسماء
(۵) مرکبات التمجیسی (۶) کنایات (۷) ظرف۔ اسم مبنی کا آخر فعال کے مختلف ہونے سے متغیر نہیں ہوتا اور اسکی
حرکات کو ضمیر فتحہ کسرہ او سکون کو نقصا کہتے ہیں اسکی تفصیل سبق (۴۵) میں مذکور ہو چکی ہے۔

مضمرات اسمیہ کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع منصوب اور مجرور۔ ضمیر مرفوع فاعل یا مبتدا کے متعلق ہوتا ہے جو
جیسے **هَذَا الْعَقُودُ**۔ ہو مبتدا **عَقُودُ** ضمیر منصوب مفعول یا اسم ان کے موقع پر جیسے **اِيَاكَ** بعد **تَعْبُدُ**۔ **تَعْبُدُ**
بافعال۔ **اِيَاكَ** مفعول ضمیر مجرور محل مجرور یا مضاف الیہ کے موقع پر۔ ضمائر کا مفصل بیان کتاب **الاصناف** میں مذکور ہے۔
۲۔ جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ یا اسم تفصیل میں سے متعلق ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع
منفصل مطابق مبتدا کے لاتے ہیں اور اسکو فصل کہتے ہیں جو گویا خبر اور صفت کے بیچ میں فاصلہ ہے۔
جیسے **اولئک هم المفلحون**۔ **زید** کا افضل من **عمیر**۔

۳۔ جملہ کے پہلی کبھی ایک ضمیر غائب با مرجع آیا کرتی ہے۔ جب مذکور ہو تو اسکو ضمیر الشان اور جب مؤنث ہو
تو اسکو ضمیر القصد کہتے ہیں یہ ہم ہوتی ہے اور جہاں بعد اسکی تفسیر کرتا ہے جیسے **هو زید قائمکم**
کان زید قائمکم۔ اٹھا ہند قائم کردہ

اسماء الاشارہ ۱۔ اسم اشارہ کیواسطے پانچ لفظ مقرر ہیں؛ **ذا**۔ **ذان**۔ **تا**۔ **تان**۔ **او**۔ **لا**۔
کبھی **ها** حرف تنبیہ **ان** لفظوں کے پہلے اور کبھی **کاف** خطاب **ان** لفظوں کے پیچھے آتا ہے
اور ان کی تفصیل کتاب **الصرف** میں مذکور ہو چکی ہے۔ جب اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسکو **شائر** کہتے ہیں۔
اسم اشارہ ترکیب کلام میں موصوف ہوتا ہے اور اشار الیہ اسکی صفت **حیون** **لاک**
الکتاب **لاریب** **فیہ**۔ کبھی اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے اور اشار الیہ خبر جیسے **هذه جہنم**
التي کنتون۔

۳۔ جب مخاطب کا افراد ثنیہ و جمع اور تذکیر و تانیث ظاہر کر فی مقصود ہو تو اس کے واسطے خطاب کے پانچ حرف مقرر ہیں ک۔ کھا۔ کو۔ ک۔ کنج اور چھ صیغوں میں متعل ہوتے ہیں کیونکہ کھا ثنیہ مذکر اور موصوفہ دونوں میں مشترک ہے۔ مثالوں پر غور کرو۔

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ - ذَٰلِكُمَا أَمَّا حَلَاسِي رَبِّي - ذَٰلِكُمَا اللَّهُ رَبُّكُمْ
كَذَٰلِكَ اللَّهُ يُفَلِّقُ

اسی طرح باقی صیغے ہیں جیسے تِلْكَ تِلْكَ ذَانِكَ ذَانِكَ تَانِكَا تَانِكَا اُولَٰئِكَ اُولَٰئِكَ

موصولات ۱۔ ام موصول کیواسطے یہ لفظ مقرر ہیں اَلَّذِي - اَلَّذَيْنِ - اَلَّتِي - اَلَّتَيْنِ اَلَّذِي

اور انکی تفصیل کتاب الصرف میں مذکور ہو چکی ہے۔ ام موصول تنہا بغیر صلہ اور عائد کے جملہ کی پوری جزو نہیں ہو سکتا صلہ اسکا جملہ خبریہ ہو تاکہ اور عائد ایک ضمیر جو موصول کی طرف سے لگنا ملے اَلَّذِي یُؤَسِّسُ - امین الذی موصول یؤسس فعل ضمیر راجع بطرف موصول اسکی فاعل فعل مع فاعل کے جملہ مکر صلہ ہے۔ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ اَلَّتِي تَجَادِلُكَ - امین اتی تجادلک جملہ صلہ ہے ضمیر عائد جب مفعول ہو تو اس کا حذف بھی جائز ہے جیسے قَامَ اَلَّذِي ضَرَبْتُ اسے ضربتے

۲۔ مَنْ - مَا - اَيُّ بِمَعْنَى الَّذِي - اَيُّ بِمَعْنَى اَلَّتِي - ذَا بَعْدَ مَا بِمَعْنَى اَلَّذِي اَم فاعل اور ام مفعول بمعنی الذی یسبب موصول کے معنوں میں آتے ہیں مَنْ اَكْثَرُ ذَوِی الْعُقُولِ کیواسطے متعل متناہی جیسے اَللّٰهُ یَلْبِطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ اَكْثَرُ اَكْثَرُ ذَوِی الْعُقُولِ کیواسطے اَنْتَ وَمَا تَعْبُدُونَ خَصْبٌ

۳۔ مَنْ - مَا - اَيُّ موصول کے علاوہ تنہا خبریہ شرطیہ - موصوفہ بھی ہو سکتے ہیں ان مثالوں پر غور کرو۔

مَنْ هَذَا	مَنْ یَعْمَلُ سَوَاءً یَجْزِیْهِ	لَقَدْ بَدَا خُضْرًا عَلٰی مَنْ غَیْرُنَا
مَا عِنْدَكَ	مَا انْصَنَعَ اصْنَعْ	اَضْرِبْهُ ضَرْبًا مَا
اِیْضًا لَخُوكَ	اَيُّ مَا تَدْعُوْا فَاِنَّ الْاَسْمَاءَ الْحُسْنٰی	يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ

انہیں سوا متناہیہ جیسے حرف جر داخل ہوتا ہے اگرچہ اسکی جگہ جیسے عم تیسلاؤن (عنما بیتساء لون)

الاصول

وہ اسم جن سے کسی جانور یا بیجان چیز کی آواز کی حکایت کی جائے جیسے غنای غاف کوٹے کی آواز کی نقل - فتح فتح وہ آواز جس سے اونٹ کو پھلتے ہیں اُح اُح وہ آواز جو کھانٹے وقت آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔

مرکبات استعرازی

وہ دو کلمے جو مرکب ہو کر ایک اسم بن گئے ہوں اور ان دونوں میں کچھ نسبت اضافی یا سنادی نہ ہو اور اسکی تین صدتین ہیں۔ (۱) اگر دوسری جز و حرف ہو تو دونوں جزو ہنی بر فتح ہوتے ہیں جیسے احد عشر سے تسع عشر ترک سوائے اثنا عشر کے کہ وہ معرب ہو۔ (۲) اگر دوسری جزو قائم صوت ہو تو پہلی جزو ہنی بر فتح اور دوسری جزو ہنی بر کسر ہوگی جیسے سبب و تید جو تیب اوئیو سے مرکب ہے (۳) اگر دوسری جزو قائم صوت نہ ہو تو پہلی جزو ہنی بر فتح ہوگی اور دوسری جزو معرب باعراب غیر منصرف جیسے یعلدک کہ مرکب ہو بعل زام بت (اور بک زام پائے شہر) سے۔

کنایات

وہ اسم میں جو مبہم چیز کی تعبیر کے واسطے آئیں۔ یہ چار لفظ ہیں گم و کذا - کنایہ عدد مبہم سے اور کیت و ذیت کنایہ بات مبہم سے ہوتا ہے۔ کم کے واسطے صدر کلام ضروری ہے اگر استفہامیہ ہو تو اسکی تمیز منسوب مفرد ہوگی جیسے کہ درہما عندک (تیری پاس تعداد ہم) اگر خبریہ ہو تو اسکی تمیز مجرور و مفرد ہوگی جیسے کہ دینار عندی (تیرے پاس ہے) ہم ہیں)۔ یا مجرور مجموع جیسے کہ جبل لقیۃ - میں جا رہا ہوں کی تمیز پراتا ہے جیسے کہ میں سر جبل ضربت و کہ میں ملک فی السموات - جب قرینہ پایا جائے تو کہ کی تمیز حذف ہی ہوتی ہے جیسے کہ مالک (کم و نیار مالک) - کہ ضربت (کم ضربت ضربت)۔ کذا ہمیشہ مکرراتا ہے اس کے واسطے صدر کلام کی ضرورت نہیں اور اسکی تمیز منسوب مفرد اتی ہے جیسے قبضت کذا و کذا درہما (میں نے تیرے درہم لئے)۔

سبق نمبر (۳۸)

ظرف مبنیۃ بعض انہیں سے ضمہ پر بعض فتح پر اور بعض سکون پر مبنی ہیں۔

۱۔ اسمائے جہات ستہ مثل قبل۔ بعد۔ تحت۔ فوق۔ فدام۔ خلف۔ مبنی برضم ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ مخذوف اور زل میں مقصود ہو جیسے سُنَّةَ آلِیْ قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلِ اِیْ مِنْ قَبْلِ الزَّمانِ۔ پس زل الزمان قبل کا مضاف الیہ تھا جو اس جگہ سے مخذوف ہو۔ ان طرف مقطوع الاضافت کو نحو یون کی اصطلاح میں غایات کہتے ہیں۔

قائدہ۔ اسمائے جہات ستہ کا حذف مضاف الیہ ماعیٰ پر قیامی نہیں۔ اس واسطے لفظ میں شمال کہ انکی قطع اضافت سموع نہیں ظرف مبنیہ کے شمار سے خارج ہیں۔

۲۔ حیث۔ ظرف مکان مبنی برضمہ اور لازم الاضافت ہو اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتی ہے جیسے
اَجْلِسْ حَيْثُ رَیْدُ جَالِسٌ فَحَرَّ حَيْثُ قَامَ زَیْدٌ

۳۔ اذا استقبال کے واسطے آتا ہے اگرچہ مبنی پر داخل ہو اور اس میں شرط کے معنی ہوتے ہیں جیسے
اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ کَیْہِ اِسْوَا تَمْرَازَہِیْ مراد جوتا ہے جیسے وَاِذَا قَبِلَ کُھَرُ لَا تَقْسُدُوا فِیْ اَھْلِہِمْ
قَالُوا اِنَّمَا تَحْزَنُ مُصْطَلِحُونَ یعنی نہاد اہل ہم وعاد تہم اتمرہ۔ کہہ بی غا جاتے کے معنی دیتا ہے اور اس وقت اس کے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے جیسے وَخَرَجْتُ فَاِذَا السَّبْعُ مُاقِفٌ

۴۔ اِذَا۔ مبنی کے واسطے آتا ہے اگرچہ مضاف پر داخل ہو۔ اس کے بعد کہی جملہ ہمید ہوتا ہے جیسے وَاِذَا کَرَا
اِذَا اَمَرْتُ قَلْبِیْ اَوْ کَیْہِ جَانِعِیْہِ جیسے وَاِذَا یَرْفَعُ اِبْرٰہِیْمُ الْقَاعَ مِنْ اَلْبَیْتِ کہہ بی جاتے کے
معنی میں جیکہ مبنی و بینا کے جواب میں واقع ہو جیسے بَیْنَا اَنَا جَالِسٌ اَقْبَلَ زَیْدٌ

۵۔ اِیْنِ وَاِیْنِ دونوں طرف مکان کی واسطے آتے ہیں خواہ آفرما جیسے اِیْنِ الْمَفْتَ اِیْنِ اَلْکِ هَذَا خَوَہِ طَرِکِ
وَطَرِیْقِ اِیْنِ جَالِسٌ اِیْنِ تَکُنْ اَلْکُنْ۔ لکن اِیْنِ کہی کیف کے معنی میں جیسے اِیْنِ کُنْ وَلَوْ لَمْ تَسْتَسْمِعْ نِشْرَ

۶۔ منیٰ زبان کی واسطہ اور کبھی تنہا بہرہ تو ہر جیسے منیٰ تساہر اور کبھی شرمیہ جیسے منیٰ نغمہ آفر۔

۷۔ آیاں کہ منیٰ نغمہ زبان کی واسطہ اور کبھی تنہا بہرہ جیسے آیاں کیوم الدین۔

۸۔ فائدہ۔ آیاں زمانہ مستقبل سے خاص ہو اور عظیمہ کی واسطہ استعمال ہوتا ہے مگر منیٰ عام ہے۔

۹۔ کیف منیٰ برقعہ اور تنہا حال کی واسطہ آتا ہے جیسے کیف آنت۔

۱۰۔ مُذَّ و مُذَّکُ کبھی یہ دونوں اول مدت کے معنی دیتے ہیں اور اس صورت میں ان کے بعد مفعول مفعول

آتا ہے جیسے مَا أَتَيْتُهُ مُذَّ (اَوْ) مُذَّکُومَ الْجَعَةِ اور کبھی تمام مدت کے معنی اور اس صورت میں

ان کے بعد مقصود بالعدد ہوتا ہے خواہ مفعول ہو یا متنبیہ یا جمع جیسے مَا أَتَيْتُ مُذَّ (اَوْ) مُذَّکُومًا

يَوْمَانِ - ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

۱۱۔ فائدہ۔ جہر و نحوئی مُذَّ اور مُذَّکُ کو ترکیب میں مبتدا اور اس کے مابین خبر کہتے ہیں۔

۱۲۔ لَدَى وَلَدْتُ یہ دونوں عند کے معنی دیتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لَدَيَّ اور ان کا استعمال

عند کے مقابلہ میں خاص ہو کیونکہ چیز کی موجودگی ان میں شرط ہو اور عند میں شرط نہیں پس

اَلْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ ہر حالت میں کہہ سکتے ہیں خواہ مال زید کے سامنے موجود ہو یا اس کے گھر میں رکھا ہو

ہو مگر اَلْمَالُ لَدَى زَيْدٍ صرف اس وقت کہیں گے جبکہ مال زید کے سامنے موجود ہو۔

۱۳۔ قَطْعُ منیٰ برقم واسطہ استغراق زمانہ منیٰ منفی کے آتا ہے جیسے مَا رَأَيْتُكَ قَطْعًا۔

۱۴۔ عَوْنُ منیٰ برقم واسطہ استغراق زمانہ مستقبل منفی کے آتا ہے جیسے لَا أُعْطِيكَ عَوْنًا۔ یہ لفظ سب

قطع اضافت کے منیٰ پر ہوتا ہے مثل اسما سے بہا ت سہ۔

۱۵۔ فائدہ طرف غیر منیٰ کو جب جملہ یا او کی ظرف اضافت کریں تو وہ منیٰ برقعہ ہو جاتی ہیں جیسے

هَذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ۔ کیونکہ كَيْفَ لِنَأْسُلَ النَّاسَ لَنُشَدَّ تَأْنِيسًا اس جگہ یوم نہ اصل میں تھا

یوم اَوْ کَانَ کذا۔ اسی طرح الفاظ مثل غیر جبکہ یا اَنْ یا اِنَّ کے پہلے آہیں۔

سبق نمبر (۳۹)

الف (۱) اسم سے مبنیہ کی حرکات کے کیا نام ہیں۔

(۲) فیغیر فیصل کا استعمال کس جگہ ہوتا ہے۔

(۳) اسم اشارہ و خطاب کی واسطے کتنی حروف ہیں اور کتنے صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں۔

(۴) اسم موصول کے جزو تام بننے کی واسطے کتنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے

(۵) اسماء الافعال اور فعل کے معنی میں کچھ فرق ہے یا نہیں۔

(۶) مرکب امتزاجی کی دوسری جوڑی برکسر کس صورت میں ہوتی ہے۔

(۷) کذا کے استعمال کی واسطہ کتنی شرطیں ہیں

(۸) نئی اور آیین کے افعال میں کیا فرق ہے۔

(۹) لہی کی جگہ عند کب مستعمل ہو سکتا ہے

(۱۰) قط اور عوض کس کس جگہ مستعمل ہوتے ہیں۔

ب۔ ان فقرات کا اردو میں ترجمہ کرو اور بن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے انکا احتمال بیان کرو

(۱) قل هو الله احد۔ انھا ذریب قائمہ

(۲) تلك الرسل۔ ذالك الكتاب

(۳) انا الذي سمعني اُمي حيدرہ۔ ثم المنزع عن كل شيعه اليهم شد على الرحمن عتيا۔

(۴) غلقت الابواب قالت هتيت لك يقال العبد يوم القيمة انذكر يوم كذا كذا۔

(۵) اذا خرج الذين كفروا فاني اذبح في الغار اذ يقبل لصاحب لا تحزن

ج۔ فقرات متدرجہ ذیل کو صحیح کرو۔ انھند قاعدہ۔ ہند کتاب۔ جاء التي ضررتہ۔

عليك الفرق۔ هذا سيؤوبہ عندك کہ دم۔ ايان تسافر۔ لا آملہ قط

سبق نمبر (۳۰)

معروف و نکرہ [اہم کی تدبیریں ہیں۔ ایک معروف دوسری نکرہ۔ ہر کلمہ خواہ معروف ہو یا نکرہ اصل وضع کے لحاظ سے
اسکی چار صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) یہ کہ وضع ہی خاص ہو اور موضوع نہ ہی خاص جیسے سقراط کہ یہ ایک خاص انسان کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

(۲) یہ کہ وضع عام ہو اور موضوع نہ خاص جیسے آنا کہ واسطی زید تکم اور دیگر ہر کلمہ کے خاص ہے۔

(۳) یہ کہ وضع عام ہو اور موضوع نہ ہی عام جیسے انسان کہ ہر جان ناطق پر بولا جاسکتا ہے

پس اقسام قسم اول میں صفت و مہمات قسم دوم میں اور نکات قسم سوم میں داخل ہوں گے۔

(۴) یہ کہ وضع خاص ہو اور موضوع نہ عام۔ مگر ایسا کوئی کلمہ نہیں

معروف نکرہ کا بیان اور اور نسخے تثنیہ و جمع کے قاعدہ کو کتاب الصرف میں مذکور ہو چکے ہیں۔

منوٹ سماعی [منوٹ سماعی میں لفظ کوئی علامت تائید کی نہیں ہوتی اور نہ اس میں زمرہ ہونے کی

قابلیت پائی جاتی ہے۔ پھر بعض لفظیہ ہیں کہ وہ ہمیشہ منوٹ مستقل ہوتے ہیں اور بعض ایسے

کہ انکی تذکیر و تانیث اختیاری ہوتی ہے۔ ہر واسطے تائید سماعی کی پہچان ایک سخت وقت طلب

کام ہے اور عربی زبان میں اس پر متقل کہتا ہیں تحریر پر چکی ہیں۔ شیخ ابن ماجہ نے منوٹات سماعی کے

مشہور الفاظ ایک قصیدہ میں منضبط کئے ہیں جنہیں سے ساٹھ لفظ اسکے نزدیک واجب التائید

اور سترہ جائزہ تائید ہیں تفصیل انکی یہ ہے۔

(۱) - اعضاء انسانی کے متعلق علیکن (انکھ) اذن (دکان) حد (خارہ) کدھ (دبان)

کف (کندہ) عضد (بندو) ید (داتہ) کف (دہریلی) و رک (رسو) فخذ (ران)۔

ساق (پٹلی) ریحل (پاؤں) قدم (معروف) عقب (پٹری)

سین (دوات) کبد (جگر) کوش (اوجھ) است (مقعد) اصبع (انگلی)۔

منوٹ سماعی واجب التائید

(۲) حیوانوں کے نام - عَقَب (دھچھو) نَعْلَب (لوٹری) - اَمِیْب (دھگوش) - اَفْی (اُٹھنا) -

فَرَس (گھڑی) - عَنَس بَوْت (دکری) -

(۳) قدرتی اشیاء - اَرْض (زمین) - یَرِیْح (برسات) - نَار (آگ) - لُطْی (شند) - مِلْج (لک) - ذَهَب (نڈا) -

صَوْب (شند) - عَیْن (دینویع) - حَمْفَہ (شمس) - صَوْب (مہین) - شَمَل (ایان) -

(۴) مصنوعی اشیاء - دَاسِر (گھر) - دَلُو (ٹول) - عَطْی (لاٹھی) - فُلْک (کشتی) - خَمْلَع (رگو) -

فَاس (تیر) - قَوَس (تکان) - مَنجَنیق (مشہور) - خَمْس (شراب) - مِلِر (کونان) - دِرْع (دھ) -

فَرَش (بچونا) - کَاس (پہلا) - مَوْنِی (استرو) - سِلَوْبِل (اوار) -

(۵) وزن کے نام - حَمْلَفَہ - سَعِیر - جَحِیم - سَقَر -

(۶) متفرقات - کَفْش (جال) - غُل (مصیبت) - قودوس (باغ) - عَرَض (میلان شعر) -

حَوْب (لڑائی) - صَبِیر (بھو) -

عَقْ (رگون) - قَنَّا (گڈھی) - لَسَان (زبان) - دَم (بچپان) - بَلِیت (گھر) - قَدِیر (بٹنڈا) -

سِلْم (ممع) - صِلَح (بہتری) - حَال (وقت) - ضَلْجی (چاشت) - مِیْسَاک (مٹ) - سَمَا (آسمان) -

ثَرْنِی (خاک نناک) - طَرِیق (سبیل) - سَکَلِین (چھری) - سَرطَان (رکیڑ) -

تَیْنِیجِی سہلی قسم کی مومنات کی طرف جب کوئی نعل یا اسم نہ لکھا جاوے گا تو کوئی ضمیر لکھی طرف جامع ہوتو اس عالم یا ضمیر کا

موت لازماً جبے تا ہو جس پر مآئدہ مائی نفس یا بی ارض ہو تو مومنات قسم موم کی اسادیتیں کیرائیت کو کی

اضنیاری ہو جسے ضاق سبیلی - اِن یَرِوَا سبیلی الرشدا لیتندہ سبیلہ -

فائدہ عرب کے لوگ بعض اوقات کسی نکر لفظ کو اس کے معنی موت لفظ پر حل کر کے موت کا مہینہ لاتے ہیں چپٹ پنچہ

ابو عربن العلانوی سے منقول ہو کہ اس نے عین کے ایک شخص کو جب یہ کہتا ہو تو سنا فلاں لُغوب کہ انتہ کتا فی فاحقہا

تو کہہ کہ انت موت کا صیغہ فاعل کتا کہ ہے اور تم نے کیوں استعمال کیا ہے کہا کتاب یعنی صحیفہ موت ہے -

تثنیہ مومنات مائی ارضہ ان ایشیاء

تثنیہ مومنات مائی ارضہ ان ایشیاء

سبق نمبر (۳۱)

تذکیر و تانیث کے متعلق فقرواچکاتین

ان فقرون اور کہا نیون کا اردوین ترجمہ کرو اور نو ثبات سہمی و قیاسی کو پہچانو۔

۱) (و۱) - اِنصَلَّتِ السَّفِينَةُ إِلَى الْخَبْزَةِ

۲) (و۲) - اَنْظُرْ إِلَى الدَّجَاجَةِ كَيْفَ تَجْمَعُ فِرْعَوْنَ تَحْتَ اجْفَتِهَا

۳) (و۳) - لَمَّا اَلْقَى مُوسَى عَصَاهُ فَاَذَاهِيَ حَيْثُ تَسْعَى

۴) (و۴) - عِنْدَ احْتِكَائِ الْاَحْجَارِ تَطْهَرُ النَّارُ

۵) (و۵) - اَوْحَيْنَا إِلَى اَمْرِ مَوْسَى اَنْ اَضْعِيْهِ فَاِذَا اخْفَتَ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْوَيْسَمِ

ب - صَبِيٌّ مَرَّةً كَانَ تَصِيْدُ الْحِرَادِ فَظَلَّ عَقْرًا فَظَنَّ اَنَّهَا جَرَادَةٌ كَبِيرَةٌ - فَدَبَّهَ لِيَا حُذَّهَا ثُمَّ تَبَعَهَا فَقَالَتْ الْعُصْبُ لَهُ لَوْ اَنْكَ قَبَضْتَنِيْ فِي يَدِكَ فَخَلَّيْتُكَ عَنْ صِيْدِ الْحِرَادِ

ج - الْبَطْنُ وَالرَّجْلَانِ فَخَاصِمَا فِيمَا بَيْنَهُمَا اَيُّهُمَا يَحْمِلُ الْجِسْمَ فَقَالَتْ الرَّجْلَانِ لَنْ يَبْقُوْنَا نَحْمِلُ الْجِسْمَ وَقَالَ الْجَوْفَانِ اِلَّا اَعَزَّ مِنْ الطَّعَامِ شَيْئًا فَلَا كُنْمَا تَسْتَطِيعَانِ عَلَى الْمَشْيِ فَضَلَا عَنْ اَنْ تَحْمِلَا شَيْئًا

د - سَلْحَفَةٌ وَارْتَبَ مَرَّةً تَسَابَقَتَا فِي الْعُدُو وَوَجَلَتَا الْحَدَّ بَيْنَهُمَا الْجَبَلُ لَتَنَاقَا بِيْهِ - فَاَمَّا الْاَرْتَبُ فَلَا جِلْدَ لَهَا وَخِفَّةٌ وَاسْرَعَتَا تَوَانَتْ فِي الطَّرِيقِ وَنَامَتْ - وَامَّا السَّلْحَفَةُ فَلَا جِلْدَ ثَقُلَ طَبِيعَتُهَا لَمْ تَكُنْ تَسْتَقِيْزُ وَلَا تَتَوَقَّعُ فِي الْخَرَى فَوَصَلَتْ إِلَى الْجَبَلِ - فَعِنْدَمَا اسْتَيْقَضَتْ الْاَرْتَبُ مِنْ نَوْمِهَا وَجَدَتْ السَّلْحَفَةَ قَدْ سَبَقَتْ فَذَمَّتْ حَيْثُ لَا تَسْقَعُهَا الْمَدَامَةُ

سبق نمبر (۳۱) اسما سے عالمہ مشبہ بفعل

یہ پانچ اسم ہیں۔ مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل اور پانچوں فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔ بیان النکاح ثبت ہے۔

مصدر اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ اور اکثر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے
اتججیتی قیامہ زید (زید کے کپڑے ہونے نے مجھ کو تعجب میں ڈالا) اس جگہ قیام مصدر لازم اپنے
فاعل زید کی طرف مضاف ہے اور زید اگرچہ مضاف الیہ ہونے کے لحاظ سے مجرور ہے مگر
حقیقت میں محل رفع میں سمجھا جاتا ہے کیونکہ وہ مصدر کا فاعل ہے۔

عجبت من ذی القعدة الثوب (میں حیران ہوا وہ جو بی کے کپڑا کوٹنے سے) اس جگہ نصاً
(فاعل) لفظ مجرور اور محلاً مفعول ہے۔

عجبت من ضرب اللص الجلد (میں حیران ہوا جلد کے چور کو مارنے سے)۔
اس جگہ نصاً (مفعول) لفظ مجرور اور محلاً منصوب ہے۔

اسم فاعل یہ اسم اپنے فعل معروف کی مانند عمل کرتا ہے جیسے ذاہب غلامنا (ہمارا
غلام جانے والا ہے)۔ الضارب زید عمرگا (زید عمر کو مارنے والا ہے)۔ یہ اسم

اکثر اوقات اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے کامل الوجہ صناعتی
اسم مفعول یہ اسم اپنے فعل مجہول کی مانند عمل کرتا ہے یعنی اس اسم کو جو قائم مقام اسکے فاعل کا ہونے دیتا

ہے جیسے المضرب زید (زید مارا گیا ہے)۔ یہ اسم اکثر باضافت مستعمل ہوتا ہے جیسے مقطوع
اکلف (کئی ناک کٹی ہوئی ہڈی نکٹا)۔

۱۔ یہ کہ حال یا استقبال کے معنی ہوں

۴۔ یہ کہبتند: ذوالحال۔ موصوف: ہم موصول (یعنی الذی) بہ ہمزہ انقہام حرف نفی میں کسی ایک کے سچچہ آئین۔ اشتراک فیل پر غور کرو۔

فائدہ۔ جب ہم فاعل نکرہ اور ماضی کے معنی میں سوچو مقصود ہر وہ تو اس کا مضاف لانا ضروری ہے جیسے زید ضارب عمر و امس اور جب معرف باللام ہو تو ہر امین تمام زمانے برابر جو ہیں جیسے زید بن الحناہ اب ابویہ عمر الانان او غدا او امس۔

سبق نمبر (۳۳)

صفت مشبہ یہ صفت اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتی ہے جیسے ذیل حسن و جمہ اور اس کے عمل کی طرح صرف یہ شرط کہ مبتدا زوال حال موصوف نکرہ استفہام حرف نفی میں سے کسی کے چھوڑے۔ اس کا صیغہ کہی معرف باللام ہوتا ہے کہی غیر معرف باللام اور ہر صورت میں اس کا معمول مضاف ہوگا یا معرف باللام یا ان دونوں سے خالی۔ یہ چھ تین ہوں میں کن ان میں سے ہر ایک کا معمول باعتبار فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ ہونے کے یا مفعول ہوگا یا منصوب یا مجرور پس اس لحاظ سے صفت کی اہم اور تسمین ہوں میں انکی مفصل کیفیت نقشہ مندرجہ ذیل میں دیکھو۔

صفت مشبہ	تسمی معمول	حالت نفی	حالت نفی	حالت نفی
جبکہ معمول مضاف ہو	حسن و جمہ ۱	حسن و جمہ ۲	حسن و جمہ ۳	حسن و جمہ ۴
جبکہ معمول معرف باللام ہو	حسن الوجہ ۱	حسن الوجہ ۲	حسن الوجہ ۳	حسن الوجہ ۴
جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	حسن وجہ ۱	حسن وجہ ۲	حسن وجہ ۳	حسن وجہ ۴
جبکہ معمول مضاف ہو	الحسن و الجمہ ۱	الحسن و الجمہ ۲	الحسن و الجمہ ۳	الحسن و الجمہ ۴
جبکہ معمول معرف باللام ہو	الحسن الوجہ ۱	الحسن الوجہ ۲	الحسن الوجہ ۳	الحسن الوجہ ۴
جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	الحسن وجہ ۱	الحسن وجہ ۲	الحسن وجہ ۳	الحسن وجہ ۴

قائد جب صفت کا معمول مفعول ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت اس کا معمول اس کا فاعل ہوتا ہے پس صفت کا صیغہ اس صورت میں ہمیشہ اعداد کا خواہ معمول اور ہو یا تثنیہ جامع اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو صفت میں ضمیر ہوگی جو موصوف کی طرف راجع اور اسکی فاعل ہو ضمیر تکریر تانیث اور تثنیہ و جمع میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ پس نو صیغے جن میں ایک ضمیر ہے احسن کہلاتے ہیں اور نو جن میں دو ضمیر ہیں حسن اور چار صیغے جبکہ کوئی ضمیر نہیں قبیحہ۔ ان کے علاوہ ایک مختلف اور دو مجتمع ہیں نقشہ میں احسن کی طرح قبیح کی طرح مختلف کی طرح اور مجتمع کی طرح لکھا گیا ہے۔

سبق نمبر ۳۲

اسم تفضیل یہ اسم اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہو اور اسکا استعمال تین طرح سے ہوتا ہو

۱۔ من سے جیسے زیدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمر سے بہتر ہے)۔ اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے جیسو زیدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو وَ هَذَا اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

۲۔ اَل سے جیسے زیدٌ اَلْاَفْضَلُ (زید بہتر ہے)۔ اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت اپنی موصوف کے ساتھ صیغہ میں لازم ہے جیسے زیدٌ اَلْاَفْضَلُ وَ هَذَا اَلْفُضْلٰی

۳۔ اضافت سے جیسے زیدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت موصوف سے اعتباری ہے جیسے زیدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ وَ هَذَا اَفْضَلُ النِّسَاءِ لیکن زیدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ وَ هَذَا فَضْلُ النِّسَاءِ۔

متنبیہ اسم تفضیل کا استعمال مذکورہ بالا صورتوں کے سوا جائز نہیں اگر مفضل علیہ معلوم اور معین ہو اور اس وقت حذف جائز نہ ہو جیسے اللہ اکبر یعنی اکبر کل شیء یا اکبر من کل شیء۔ اور مجملہ تین صورتوں کے دو کا جمع کرنا بھی ناجائز ہے جیسے زیدٌ اَلْاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

فائدہ تینوں صورتوں میں اسم تفضیل کا فعل ضمیر مرقی ہو اور اسم تفضیل اسم ضمیر میں عمل کرتا ہو اس میں نظم نہیں کرتا اگر ایسی صورت ہو کہ اسم تفضیل باعتبار لفظ کے صفت کسی چیز کی ہو اور باعتبار معنی کے صفت ایسی چیز کی کہ پہلی شے اور اسکو غیر میں مشترک ہو اور یہ اسم تفضیل منفی ہو جیسے مَلَأْتُ سِجْلًا اَحْسَنَ فِي عَيْنَيْهِ الْاَكْهَلُ مَنْهُ فِي عَيْنِ زَيْدٍ (زید کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اسکی آنکھ میں سرمہ بہا ہوا ہو) سرمہ سے جو زید کی آنکھ میں ہو اس مثال میں اسم تفضیل باعتبار لفظ کے رجاء کی صفت ہو اور حقیقت میں کحل کی جو باعتبار خیر عمل کے مفضل اور باعتبار خیرم دیکھ کے مفضل علیہ ہو پس اگرچہ اس نے ہر جگہ کحل اسم مظهر میں عمل کیا یہ فقرہ یوں ہی کہا جاسکتا ہے مَا سَلَّيْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِي عَيْنِ الْاَكْهَلِ مِنْ عَيْنِ زَيْدٍ۔

سبق نمبر (۳۵)

الف (۱) جب مصدر مضاف ہو تو حالت فاعلیت میں اُس پر کیا اعراب آئیگا۔

(۲) اَمّ فاعل اور اَمّ مفعول کے عامل ہونیکے واسطے کیا شرط ہو۔

(۳) صفت مشبہ کے کون کون سے صیغے حسن ہیں اور انجو حسن کہلانیکے کیا وجہ ہو۔

(۴) جب اسم تفضیل میں مستعمل ہو تو وحدت جمعیت کی کیا صورت ہوگی۔

(۵) جب اَمّ فاعل معرف باللام ہو تو اس کو کونسا زمانہ مفہوم ہوگا۔

ب۔ فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ میں اسمائے مشبہ بفعول نے عمل کیا ہو انکو ظاہر کرو۔

(۱) الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

(۲) خَيْرُ الْأُمَمِ أَوْسَا طُهَا - أَشَدُّ تَنكِيدًا

(۳) دَفَعَ اللَّهُ النَّاسَ - وَالْمَقْبِي الصَّلَاقِ

(۴) إِنَّ الْمَقْبِي حَسَنَةً أَشْوَارَ - جَاءَ لَهُمْ بِالْبَاقِي حَيٍّ أَحْسَنُ

(۵) قَالَ السَّمَاءُ قَدْ أَجْجَبَنِي هُجُومُ السَّمَاءِ فِي الدَّجَلَةِ وَلَدَلَنِي بَلْعُ السَّمَاءِ الشَّصَّ

(۶) الطَّرِيقُ مِنْدَرٌ سَبَّةٌ جَادَتْهُ وَالسَّبِيلُ مَدَسٌ إِنْجِلَادٌ -

(۷) النَّصِيَادُ وَالشَّبَكَةُ مَقْطُوعَةٌ أَمْرَاسُهُ الْيَوْمَ أَوْغَدَا

ج۔ فقرات ذیل کو صحیح کرو اور ہر ایک درستی کی وجہ بیان کرو۔

(۱) زَيْدٌ الْأَفْضَلُ مِنْ عَمْرِو - الزَّيْدُ إِنْ أَخْضَلَنَ مِنْ عَمْرِو

(۲) زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهٌ - زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهَهُ

(۳) قَاسِمٌ زَيْدٌ الْآنَ أَوْغَدَا - هَذَا أَبُو الْآنَ أَوْغَدَا

(۴) عَجِبْتُ قَبْلًا زَيْدٍ - عَجِبْتُ زَيْدًا ضَرْبَ عَمَلٍ

سبق نمبر (۳۶) فعل کا بیان

فعل کی تقسیم فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) مہنی (۲) مضارع (۳) امر انہیں سے مہنی مہنی پر فتح ہوتا ہے امر مہنی پر جزم اور مضارع معرب۔ مضارع کے معنی لغت میں مشابہ کے ہیں اور وہ باتوں میں اسم کے مشابہ ہے

اول تعدا و حروف اور موانعت حرکات و سکات میں جیسے یضرب و ضاربکے
دوم زمانہ حال اور استقبال کی مشارکت میں جیسو اسم فاعل میں پائی جاتی ہے
یہ فعل سن اور سوف کے لئے سے استقبال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسو سیکھو و سوف
یضرب۔ اور لام مفتوحہ کے آئیے حال کے معنی دیتا ہے جیسے اِنی لیحزن نجی
مضارع کا اعراب مضارع کے تین اعراب ہیں رفع۔ نصب و جزم اس اعراب کے لحاظ سے مضارع کے
صیغے چار حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں

۱۔ مفرد صبح کے پنج صیغے سو اک واحد مونث فحاط کے انکار نے ضمیر نصب فتح ہوا و جزم سکون ہوتا ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
یَفْعَلُ تَفْعَلُ	لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلُ	لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلُ

۲۔ مفرد ناقص راوی و یائی جیسے یَدْعُو و یَدْعُو ان کا رفع تقدیر ضمیر سے نصب فتح سے اور

جزم حذف لام سے ہوتا ہے اشد ذیل کو دیکھو

حالت رفعی۔ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ۔ ہو میری

حالت نصبی۔ لَنْ نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِهِ اِلَهًا۔ ہو کہیں کے۔

حالت جزمی۔ كَاَنْ لَمْ يَدْعُنَا اِلٰى فِرْعَوْنَهُ۔ ہو کہ میرے۔

۳۔ مفعول ناقص الفی جیسے یَرْضَعُ وَ یَحْشُشُ اسکا رفع تقدیر ضمہ کو نصب تقدیر فتحہ کو اور جزم حذف لام سے ہوتا ہے جیسے کی مرضی لِعِبَادِهِ اَلْکُفْرَ لَمْ تَرْضَعْنِ عَنْکَ لَمْ یَحْشُشِ اَللّٰہُ
۴۔ صحیح اور ناقص کے چار تثنیے اور دو صیغے جمع مذکر ثانی مخاطب اور ایک صیغہ واحد ثانی مخاطب ان سب کا رفع اثبات نون کو نصب وجزم اُسکے حذف سے ہوتا ہے اور امثلہ ذیل کو دیکھو۔

تثنیہ	حالت رسمی	حالت نصبی	حالت جزمی
تثنیہ	یَفْعَلَانِ - یَدْعُوَانِ - یَرْضِیَانِ	لِیَفْعَلَا لِنِ یَدْعُوَا لِنِ یَرْضِیَا	لِیَفْعَلَا لِمِیَدْعُوَا لِمِیَرْضِیَا
جمع	یَفْعَلُونَ - یَدْعُونَ - یَرْضَوْنَ	لِیَفْعَلُوا لِنِ یَدْعُوا لِنِ یَرْضُوا	لِیَفْعَلُوا لِمِیَدْعُوا لِمِیَرْضُوا
حالت جزمی	لِیَفْعَلِیْ لِنِ تَدْعِیْ لِنِ تَرْضِیْ	لِیَفْعَلِیْ لِنِ تَدْعِیْ لِنِ تَرْضِیْ	لِیَفْعَلِیْ لِمِیَدْعِیْ لِمِیَرْضِیْ

جمع مونث غائب اور مخاطب کے دو صیغے نون ضمیر کے ساتھ متصل موصیے مثنیٰ برسکون ہوتا ہیں اور نصب جزم کے داخل ہونے سے یہیں کچھ تغیر نہیں ہوتا۔

سبق نمبر (۳۷)

مضارع کی حالت اعرابی عوال کے لحاظ سے مضارع کی تین صورتیں ہیں مرفوع - منصوب اور مجزوم۔
مرفوع - مضارع کا عامل رفع معنوی ہے یعنی یہ کمال عامل نصب اور جزم سے فعال ہے جو جیسے یضرب
منصوب - مضارع کے عامل نصب پانچ ہیں

۱۔ اَنْ یہ حرف مضارع کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے جیسے اَحَبُّ اَنْ تَقُومَ اِی احب قیامک

۲۔ کَنْ یہ حرف مضارع کو نفی کا کید مستقبل کے معنی میں کرتا ہے جیسے لَنْ اَفْعَلَ

۳۔ کَیْ یہ حرف اسطر تعیل و سببیت کو آتا ہے یعنی اُسکا ما بعد تاقبل کا سبب ہوتا ہے جیسے اَسْمَا کَیْ
کَیْ اَدْخَلَ الْجَنَّةَ

۴۔ اِذَنْ یہ حرف اسطر جواب اور جزم کے مضارع مستقبل کے ساتھ آتا ہے جیسے اِذَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ

۵۔ اَنْ مُقَدَّرہ اور یہ چھ مقام پر آتا ہے

(۱) بعدِ حَتَّ جیسے سِرَتْ حَتَّى اَدْخَلَ الْبَلَدَ

(۲) بعدِ لامِ کئے جیسے سِرَتْ لَدْخَلَ الْمَدِينَةَ

(۳) بعدِ لامِ جی جیسے مَا كَانَ لِلَّهِ لِيُعَذِّبَهُمْ

فائدہ - یہ تینوں حرفت عبارہ بین چونکہ فعل پر ان کا داخل ہونا ممتنع تھا اسلئے ان مصدریہ کے مقدر

(۴) بعدِ اُس ف کے جو امر کے صحیح آئے جیسے زُرْنِي فَآكِرِي مَكَت - یہ نہی کے بعد جیسے

لَا تَطْغَوَانِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي - یا استفہام کے بعد جیسے اَيْنَ بَيْتِكَ فَانْزِلْ

یا نفی کے بعد جیسے مَا تَأْتِيْنَا فَنَعْدُوْنَا - یا نہی کے بعد جیسے كَيْتَ لِي مَا كَا فَافْهَقْهُ -

یا عرض کے بعد جیسے لَا تَنْزِلْ بِنَا فَمَصِيبٌ خَيْرًا

(۵) بعدِ اُس اؤ کے جو امر منع مذکورہ بالا کے صحیح آئے جیسے اَسْلَمْ وَتَسْلَمْ وَغَيْرُہ -

فائدہ - ف اور واو کے بعد اَنْ مقدر ہونے کی یہ وجہ ہے کہ یہ دونوں حرف عطف ہیں

اور تامل انکا جملہ انشاء ہے۔ اور عطف چاہئے کہ جملہ انشاء پر منع ہے اسلئے اسلئے ان کے بعد

کو اَنْ مصدریہ کے مقدر کرنے سے منع دیکھا پہر منفرد کا مفرد پر عطف ڈالا۔

(۶) بعدِ اُس اؤ کے جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو جیسے لَا تَمْنُكْ اَوْ تَعْطِيْنِي حَتَّى

تَنْبِيْہ - جو اَنْ شتمات ضم کے بعد واقع ہو مصلح کو نصب نہیں دیتا بلکہ وہ مخففہ اَنْ شتم

سے ہوتا ہے جیسے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَنْ ضَلَّ - اور جو اَنْ ظن کے بعد اے

اسکی دو حالتیں ہیں اگر مصدر یہ ہے تو نصب دیکھا جیسے خَشِيْتُ اَنْ تَرْجِعَ - اور اگر اَنْ

شتم سے مخففہ ہے تو رفع جیسے ظَنَنْتُ اَنْ سَيَقُوْمُ -

- جملہ انشاء نہی کی طرح کی خواہش ہائی جیسا (عزوب) جملہ خبریہ کی طرح کی خبر ہائی جیسا (مصر) دیکھو نمونہ ۱

سبق نمبر (۳۸)

محذوم۔ مضارع کے عامل جزم پانچ حرف ہیں

- ۱۔ لم یہ حرف مضارع کو انہی منفی کے سنی ہیں کہ دیتا ہے جیسو لولیلو ولولیلو ای ما ولد ولا ولد
- ۲۔ لما یہ حرف مثل لم کے عمل کرتا ہے جیسے لما یضرب ای ما ضرب فرن دونوں میں اس قدر ہے کہ لما کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو مستغرق ہوتی ہے پس لما یضرب کے معنی ہوں گے کہ مضارب نے کبھی کسی زمانہ میں ازمنہ گذشتہ میں سو نہیں مارا۔

- ۳۔ لام امر یہ صرف مضارع پر فعل ہو کر معنی طلب فعل کے پیدا کرتا ہے جیسو لیضرب زید
- جیسا لام کے پہلو و آیات آخر تو ساکن ہوتا ہے جیسے فلیضربوا فلیدوا فلیکوا فلیکوا فلیکوا فلیکوا۔
- ۴۔ لائے نہی یہ حرف مضارع پر فعل ہو کر معنی ترک فعل کے پیدا کرتا ہے جیسو لا یضرب زید
- ۵۔ ان شرطیہ یہ حرف دو فعلوں پر آتا ہے جن میں سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے جیسے ان تضرب اضرب پہلے کو فعل شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ یہ حرف ہمیشہ مستقبل کے معنی دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے ان ضربت ضربت اور اس جگہ جزم تقدیری ہوگی کیونکہ ماضی نہیں ہے اور اسکو اعراب نہیں آسکتا

قائدہ۔ ان شرطیہ کے معنی میں مندرجہ ذیل نو کلمے مستعمل ہوتے ہیں مہما اذما حیثما این متی ماضی۔ ای۔ ائی۔ ائی اور انکو کلم الحجازات یعنی کلمات شرط و جزا کہتے ہیں جیسے مہما اذما تنابہ من آیۃ لتخبرنا ہا۔ اذما دخلت علی الرسول فقل لحقاً حیثما اتقصدا قصد۔ اینما تکنوا بدسککم الموت متی اتضع العامة تعرفونی۔ ما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ من یعمل سوءاً یجزر بہ۔ آیا ما تدعوا فلما لاسماء الحسنی۔ انی تکن اکنج۔

تنبیہ۔ جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع میں جنم
 بیج ہو گا جیسے اِنْ تَصْرَفْ اَصْرَفْ۔ اِنْ تَصْرَفْنِیْ ضَرَبْتُکَ اور اگر جزا مضارع ہو
 تو جزم اور رفع دونوں جائز ہیں جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ اَلَمْ تَرَ اَوْ اَلَمْ تَرَ
 جب جزا فعل ماضی بغیر قد کے ہو تو اس کے پہلے ف کا لانا جائز نہیں جیسے اِنْ حَضَرْتَ
 حَضَرْتُ۔ مگر جب جزا فعل مضارع مثبت یا منفی ہو تو ف کا لانا اور نہ لانا دونوں
 جائز ہیں جیسے اِنْ یَکُنْ مِنْکُمْ اَلْفٌ یَغْلِبُوا اَلْفَیْنِ مِنْ عَادٍ فِیْنَتْ فَحَرَّ اللّٰهُ مِنْہُ۔
 اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو ف کا لانا واجب ہو جیسے اِنْ یَسْرِقْ فَتَقْطَرْ مِنْہُ
 مِنْ فِکْلِ۔ مَنْ یَبْتَغِ غَیْلًا سَلَامٌ دِیْنًا فَلَنْ یَقْبَلَ مِنْہُ۔

کبھی اِذَا جملہ اسمیہ کے ساتھ ف کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اِنْ تُصِیْبْهُ مَوَاسِیْتُ
 بِمَا فَدَمَتْ اَیْدِیْہِمَا اِذَاھُمْ یَقْنَطُوْنَ اِیْہُمْ یَقْنَطُوْنَ

سبق نمبر (۳۹)

فعل کی تقسیم بطی علی فعل علی العموم عامل قیاسی ہوتا ہے جو فاعل کو فاعل اور مفعول کو نصب
 دیتا ہے مگر بعض فعل ماضی ہیں اور اپنی خصوصیات کے باعث اس کے سوا عمل کرتے ہیں اور یہ
 پانچ ہیں (۱) افعال ناقضہ (۲) افعال مقابہ (۳) افعال قلوب (۴) افعال مرجح دوم (۵) فعل تعجب
 ان میں سے پہلے دو فعلوں کا بیان نوسخ جملہ اسمیہ کے تحت آچکا ہے۔ باقی تینوں کا
 بیان اس جگہ لکھا جاتا ہے۔

یہ عموماً کی پہلی تقسیم باعتبار لفظی اور معنوی کے صفحہ میں مذکور ہو چکی ہے۔ پہلے لفظی کی دو قسمیں ہیں۔
 ایک قیاسی جس کے لئے مضابطہ کلیہ مقرر ہے اور ہر فرد کا اس پر قیاس ہو سکتا ہے۔ دوسری سماعی جبکہ مدار سماع
 یعنی عرب کے محاورات سنو پر ہے اور کوئی قاعدہ کلیہ اس کی بنا پر مقرر نہیں۔

افعال قلوب | یہ اسات فعل ہیں۔ حَسِبَ ظَنُّی۔ خَالَ شَاکِ۔ سَطَرَ عِلْمَ رَافِی۔ وَجَدَ یَقِینَ کے واسطے اور دُخِمَ شَاکِ یَقِینَ دونوں میں مشترک ہے۔ ان کو افعال قلوب سے واسطہ کہتے ہیں کہ ان کا تعلق دل سے ہے اور ہاتھ پاؤں کو ان کے صدور میں کہیں داخل نہیں ہوتا اور چونکہ ان میں شاک و یقین کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اس واسطے ان کو افعال شاک و یقین کہی گئیں ہیں۔
 فِعْلٌ مُبْتَدِئٌ خَبَرٌ پڑتے ہیں اور دونوں کو بوجہ مفعولیت کے نصب تہ تیہ ہیں جلیب حبیبہ
 اِجْعَلْ حَیْرًا۔ فَلَنْتَ زَیْدًا عَالِمًا۔ خَلَّتْ لِدَا رِخَالِیَّةٍ۔ عَلِمَتْ زَیْدًا اَمِیْنًا۔
 رَایَ اللّٰہُ الْکَبِیْرُ کُلَّ شَیْءٍ۔ وَجَدَکَ عَائِلًا۔ زَعَمْتُ اللّٰہُ غَفُوًا۔ زَعَمْتُ الشَّیْطَانُ شُکُوْرًا۔

متنبیہ۔ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر کرنا واجب ہو تا ہے کیونکہ یہ دونوں مفعول بمنزلہ ایک مفعول ہکے ہوتے ہیں۔ مگر جب ظن بمعنی اَہَمُّ و علم بمعنی عَرَفَ و رای بمعنی ابصر و وجد بمعنی اصاب کے ہو تو صرف ایک مفعول کو نصب آجیگا اور اُس وقت یہ فعل افعال قلوب سے نہ ہوں گے جیسو فَلَنْتَ زَیْدًا (ای اہتمتہ)۔ عَلِمَتْ کَبْرًا (ای عرفت شخصہ) وغیرہ۔

اور جب فعل مبتدا خبر کے بیچ میں آئیں یا دونوں سے مونث ہوں تو اس وقت انکا عمل زائل ہو جاتا ہے جیسو زَیْدٌ ظَنَنْتَ قَائِمٌ زَیْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتَ۔ ایسا ہی جب جہزہ استفہام یا نفی یا لام ابتدا کے پہلے واقع ہوں تو اُس وقت ہی عمل باطل ہوتا ہے۔

قَائِمٌ صَیْرٌ۔ اِتَّخَذَ جَلَّ خَلْقٌ۔ تَرَکَ اَفْعَالٌ تَصْبِیْہٌ کیلئے ہیں یعنی وہ فعل ایک چیز کو اُس کے اصلی حال سے پہر اُن میں یہ بھی دو اسموں پر آئے ہیں اور دونوں کو نصب تہ تیہ ہیں جیسو مِیْرَتُ الطَّیْنِ خَزَنًا اِتَّخَذَ اللّٰہُ اَبْدَہُمْ خَلِیْلًا جَعَلَ الْاَرْضَ فِرَاشًا خَلَقَ اللّٰہُ الْاِنْسَانَ هَلُوًا۔ تَرَکَہُ حَیْرًا۔

سبق نمبر (۴۰)

افعال مع ذم یہ چار فعل ہیں نَعِمَ - جَبَدَا - يَبْسُ - سَاءَ - پہلے فعل مع اور نو صیغ کے واسطے آتے ہیں اور آخری دو نون ہجو اور ذم کے واسطے۔ ان میں سے نَعِمَ - يَبْسُ اور سَاءَ کا فاعل اکثر ضم ذم اللام ہوتا ہے یا وہ آہم جو ذم اللام کی طرف مضاف ہو اور اس کے بعد ایک اثر اسم مرفوع ہوتا ہے جکی توصیف یا ہجو مقصود ہوتی ہے اور اسکو مخصوص بالملح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں جیسے نَعِمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ - نَعِمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ - يَبْسُ الرَّجُلُ بَكْرٌ - يَبْسُ غُلَامُ الرَّجُلِ مَكْرٌ اور یہی حال سَاءَ کا ہے کہی نَعِمَ کے ساتھ مآ آتا ہجو شے کے معنی میں ہوتا ہے جیسے فَنِعْمًا هِيَ اے نعم شے ہی

جَبَدَا امر کے حَبَ فعل ماضی اور ذم اسم اشارہ ہے جو اس حَبَ کا فاعل ہوا اور اسکے بعد مخصوص بالملح آتا ہے جیسے جَبَدَا زَيْدٌ

قائدہ - ترکیب میں مخصوص بالملح یا بالذم مبتدا موقوف ہوتا ہے اور فعل مع ذم کی ترکیب موقوفہ - اور بعض کے نزدیک مخصوص خبر مبتدا محذوف کی ہجو ایک ضمیر مفصل ہوتی ہے اس صورت میں نَعِمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ کی تقدیر ہوگی نَعِمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ

اور جب قرینہ پایا جائے تو مخصوص محذوف ہوتا ہجو جیسے نَعِمَ الْعَبْدُ اے ایوب -

افعال تعجب فعل تعجب کے دو صیغے ہیں (۱) مَا أَفْعَلَهُ (۲) أَفْعَلَهُ اور یہ دو نون واسطے ہیں تعجب کے آتے ہیں جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا اے اسی شے اَحْسَنَ زَيْدًا - أَحْسَنَ بَدَا اے اسی اَحْسَنَ زَيْدًا پہلے فعل میں مَا مبتدا ہے اور احسن کا فاعل ہوا اور زید مفعول ہے - دوسرے فعل میں اَحْسَنَ صیغہ امر ماضی یعنی اور زید مجرب و فاعل فعل جکے پہلے بَ جارہ زائد ہے -

قائدہ - یہ عینے صرف ان فعلوں کے ہیں جن کو فعل التفضیل بنا لیا جائے اگر لگائی ضروریہ یا ماضی ہو اگر ماضی نہ ہو تو لفظ اشتداس فعل کے مصدر پر لگا دیا جائے جس سے فعل تعجب صیغہ اشتداس لگے اور اشتداس لگنے پر

سبق نمبر (۴۱)

جلد کی تقسیم جملہ کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ جملہ اسمیہ جسکی پہلی جزو اسم ہو جیسے زید قائم

۲۔ جملہ فعلیہ جسکی پہلی جزو فعل ہو جیسے قائم زید

(حرف چوک نہ سمجھتا ہے اور نہ مستند الیہ اس واسطے یا زید۔ ان زید کا قائم میں حرف کا کچھ نہ ٹخانہ ہوگا۔ کیونکہ پہلا قائم مقام ادعو کے ہو پس فعلیہ ہوا اور دوسرا جملہ اسمیہ)

۳۔ جملہ ظرفیہ جسکی پہلی جزو ظرف اور اسکا آخر اسم مفعول ہو جیسے عندی مال

۴۔ جملہ شرطیہ جسکے پہلے حرف شرط اور دو جملوں سے مرکب ہو۔ جملہ اول کو شرط کہتے ہیں اور جملہ ثانی کو

جزایہ دونوں جملے خواہ فعلیہ ہوں یا جو ان تکرمی اکس مک یا ایک فعلیہ اور دوسرا اسمیہ جیسے

ان تضرعنا فاننا ضارک

قائدہ۔ اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ حقیقت جملہ کی دو قسمیں ہیں ایک اسمیہ دوم فعلیہ۔ کیونکہ طرفہ ایک

طرح سے جملہ فعلیہ اور بقول بعض جملہ اسمیہ ہے۔ اور شرط طبع دو جملہ فعلیہ

یا ایک فعلیہ اور اسمیہ سے ملکر بنتا ہے

جلد خبریہ و انشائیہ مغہوم کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ خبریہ جسکے کہنے والے کو جہول یا سچا کہہ سکیں جیسے جاء احمد۔

۲۔ انشائیہ جسکے کہنے والے کی طرف جہول یا سچ کی نسبت نہ ہو مگر جیسے اضرب۔

پس جن جملوں میں کسی قسم کی خبر مائی جاوے جملہ خبریہ ہے اور جن میں کس طرح کی خواہش پائی جاوے جملہ انشائیہ۔ جملہ انشائیہ

میں امر۔ یا نہی۔ یا استعظام۔ یا تمنی۔ یا رجبی۔ یا عقود۔ یا ایداء۔ یا عرض۔ یا قسم۔ یا تعجب میں کو کسی چیز کا ہونا ضروری ہے

بغیر اسکے جملہ انشائیہ میں ہو سکتا جملہ انشائیہ ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اور جملہ خبریہ ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ۔

سوالات

الف (۱)۔ مضارع کن لامودین اسم سے شائبہ ہے۔

(۲)۔ جو ان مشتقات علم کے بعد آئے وہ مضارع پر کیا اثر کرتا ہے۔

(۳)۔ کلمہ الحوادث کی تفصیل بیان کرو اور بتلاؤ کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں۔

(۴)۔ ان شرطیہ کے بعد حالت میں ف کا لانا واجب ہے۔

(۵)۔ افعال قلوب میں سے کون کون فعل اور کون کون متعدی ہوئے ہیں۔

ب (۱)۔ ما کان اللہ لیطالعکم علی الغیب میں مضارع کا ماصب کون ہو

(۲)۔ من وجد خیرا فلیحمد اللہ میں لام پر سببہ کیوں ہو

(۳)۔ ولقد علمنا الذین اعتدوا منکم فی السبت میں علم کا دو اس فعل کیوں نہیں آیا

(۴)۔ والارض فرشناھا فقم الماھدون میں نعم کا مخصوص بالملح کون ہو

(۵)۔ احسن بزید میں احسن کیا کلمہ ہے اور اس کا فاعل کون ہو۔

ج۔ فقرات ذیل میں جن غلطوں پر خط کہنی چاہیے ہے ان کی کیفیت عمل بیان کرو۔

(۱)۔ ذرہم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا بیہم الذی یوعدون

(۲)۔ لا تقفروا علی اللہ کذبا فیسختکم بعذاب۔

(۳)۔ ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یضاعف لکم۔

(۴)۔ الدنیا والآخرۃ ضرتان ان ارضیت احدیہما اسخطت الاخری۔

(۵)۔ آلہ ترک الذین اتوا نصیباً من الکتاب یدعون الی کتاب اللہ لیکرمہم۔

(۶)۔ بیس الاسم الفسوق بعد الایمان نعم اجر العالمین۔

(۷)۔ ما اصبر ہم علی النار اسمع بھم وابصر۔ فانظروا ذاتری۔ انی ارا فی اعصر خمر۔

سبق نمبر (۴۲)

مندرجہ ذیل کہانیوں کا ترجمہ کرو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات و توالیع کو پہچان کر ان کے اعراب بیان کرو اور جو اسمائے مبنی ہیں ان کو علیحدہ علیحدہ مع قسم کے لکھو۔

(۱) قِيلَ إِنَّ بَعْضَ الْأَدْبَاءِ مَرَدَاتٍ يَوْمَ مِنْ أَهْلِيَاءِ عَلَى الْخَوِيِّ يَدْرُسُ فِي دَارِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ صَبِي يَقْرَأُ فِي الْخَوِيِّ فَوَقَفَ يَأْذُنًا بِالسَّمْعِ قَرَأَ الصَّبِيُّ - فسمعه يقول يا سيدي اذ اقلت خرج الناس الا زيدا وقيل لي لا يسيب لم يخرج زيد فما اقول فقال الشيخ قل انه مشتغل بضرب عمر قال الصبي احسنت - فاذا اقلت ما القوم الاحمار وقيل لي لا يسيب عليه له نعم الحمار فما اقول - فقال الشيخ قل انه مشتغل باكل العلف قال الصبي احسنت فاذا اقلت جاء الامير الجيوش وقيل لي ما الذي جاء به الامير جيشه فما اقول - قال الشيخ قل انهم جاءوا بكم هذا الشيخ لضرب في عصره الصبي نادى يا امته عمل اذكروني عاخي اغث اخاك يا ابنت الوحا الوحا هيا قومي الجبل الجبل فان الشيخ قد جن ولذا امر بضرب ثم وثق اربابا ففعلوا لاديب منهما ومضى الشيخ -

(۲) - قيل ان الكسائي كان جالسا ذات يوم في ارضه اذ سمع قائلا يقول - اعلموا ايها الناس ان حماري هذا الذي انالكم عليه هو الكسائي الخوي فليعلم الحاضر الغائب - فامتلاء الكسائي غيظا حين سمع كلامه خرج من الدار مسرعا لينظر من الذي جعله حمارا فاذا هو رجل طويل القامة عظيم الهامة فذا منه وقال له ايها الشيخ علمنا ان الكسائي انه ادعي فكيف صار حمارا ناهقا - قال نعم اني دعوت رب البارحة ان يسبح حماري الخوي وعمره ومضرب زيد فانه السبب في ذلك وكنت مضطجعا على فراشي ثم اني اتولت من على السريلا غلقت باب الدار فوجدت هذا الحمار في الداهية فعملت ان الله قد استجاب عني وجعله كما ترى - ففعلت الكسائي ورجع الى منزله وهو يحكي قل من كلامه الدال على غباوته وجملته -

حروف کا بیان

حروف کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف عالمہ (۲) حروف غیر عالمہ۔ ان دونوں کا بیان
قسم و کتاب الصرف میں مختصر انداز میں ہو چکا ہے اس کے بعد بشرح کلمات کے ساتھ یہ ترتیب آجی
نکھایا جاتا ہے

حرف ہمزہ

ہمزہ (۱) نداء قریب کے واسطے جیسے آفاطرمہلاً بعض هذا للتدلل یعنی اے فاطمہ۔
(۲) استفہام کے واسطے جیسے ازیذ قاشم (۳) مسوات کے واسطے جیسے سوا
علیکم ااذرتکم املہم تئذ مرهم کایا یتون یہ ہمزہ مصدر کی جگہ آتا ہے پس
الذرتهم کے معنی چون گئے سو انہیں مار ہم۔

اِجَلْ حرف جواب ہے اور تصدیق کلام شکم کے واسطے آتا ہے۔

اِوْ وَاوْ۔ ان دونوں حروف کا بیان ظروف بندی میں مرقع ہو چکا ہے۔

اِوْنْ وَاوْمَا۔ ان دونوں کا بیان اعراب مضارع میں مذکور ہو چکا ہے۔

اَلْ حرف تکرار ہے اور چار معنوں میں متعل ہوتا ہے۔

اِ، جنسی جیسے اَلرَّجُلُ اَفْضَلُ مِنَ الْاُنْثَى۔

اِ، عہد خارجی جیسا کہ دخول شکم اور مخاطب کو معلوم ہو جیسے جاء الامیہ

(۲) غمہ منی جو شکم کے ذہن میں آئے اور غیر معین مراد ہو جیسے اخاف ان یاکله الذئب

(۳) استغراقی جو تمام افراد کو شامل ہو جیسے اَلْاُنْسَانُ حَيَّانٌ

اَلْ۔ موصولہ بھی ہوتا ہے جیکہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو جیسو الضارب

والمضروب اور کبھی زائدہ جیسے اَلزَّائِدُ۔

الَا (۱) تنبیہ کے واسطے جیسے اَلَا نَحْمُكُمْ السُّفَهَاءُ (۲) تو نیک والکار کیو اسطو جیسے
الَا زَيْدٌ قَاتِلٌ (۳) تمہی کے واسطے جیسے اَلَا نَزِلَ عِنْدِي (۴) عرض یعنی کسی چیز
کا نرمی ہو، مثلاً جیسے اَلَا تُحِبُّونَ اَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ۔

اَلَا حرف تھنیض ہے جیسے اَلَا تَصَلُّی

اَلَا (۱) استننا کے واسطے جیسے مشربو امندہ الاقلیل (۲) صفت بنی غیر جیسے
وكان فيهما الهة الا الله لغدا (۳) براے عطف مبرور ثلا یکن للناس
عليكم حجة الا الذين ظلموا منهم اے ولا الذين ظلموا۔

الی (۱) واسطے انتہاے غایت کے خواہ زمانی ہو جیسے ثم اتموا الصيام الى الليل خواہ مکانی
جیسے استر بعدہ لیلہ من المسجد الحرام الى المسجد الاقصیٰ۔ (۲) یعنی میت جیسے
لَا تَأْكُلُوا اَمْوَالَهُمْ اِلَى اَمْوَالِهِمْ (۳) بنی عنہ جیسے امرہ سبیل الی الشباب و ذکرہ۔
اشہی الی من الحقیق السلسل۔

اَمْ۔ (۱) اتصال یکساں کے بعد اس کے قبل سے مربوط ہو اور تفرقہ متغیر ہام کے پہلے آئے جیسے اَزِيدُ
عندک امر عرف (۲) مقطوعہ جو اس کے خلاف ہو جیسے اَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاء۔

اَما بمعنی اَلَا کے آنا ہو اور اکثر اس کے تکریم ہوتی ہو جیسے اما والله لو تجدین رجدي۔

اَما حرف تفریق و تکریم آتا ہے اور فق اس کے جواب میں لازم ہوتی ہو جیسے ثم نعم شقی وسعید فاما
الذين شقق في النار واما الذين سعد وافق الجنة اور اس صورت میں اما ہمیشہ مکرر آتا ہے
مگر کبھی شروع کلام کے واسطے آتا ہے اور تفسیر و تہنید ہوتی جیسے اما بعد اور اس وقت اما مکرر
نہیں ہوتا۔

اِما (۱) تنجیر کے واسطے جیسے امان نغذب واما ان تتخذ فيهم حسنا (۲) تفصیل کے واسطے جیسے انا هدينا السبيل اما شاكر لو اما كفورا (۳) شک کے واسطے جیسے جاعفی اما زید واما عمر۔

اِنْ (۱) شرطیہ جیسے ان يَتَّبِعُوا ايعض لهم (۲) نافیہ جیسے ان الكافرون الا في غرور (۳) مخففہ اِنْ مشقہ جیسے اِنْ كل لما جميع لدينا مخضرون
اَنْ (۱) حرف ناصب فعل مضارع جیسے اَلَّذِينَ اٰمَنُوا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ
لِذِكْرِ اللّٰهِ (۲) حرف مصد جیسے فما كان جواب قومہ الا اَنْ قالوا (۱) تو لهم (۳) حرف زائدہ جیسے لما اَنْ جاء البشير (۲) ضمیر مخاطبہ جیسے اَنْت انتما اور یدہ میہ ہے۔

اِنَّ وَاَنَّ - یہ دونوں حرف مشبہ بفعل ہیں اور ان کابیان جملہ اسمیہ کے تحت میں آچکا ہے
اَوْ (۱) تنجیر کے واسطے آتا ہے جیسے تزوج زینب او اختہا (۲) شک کے واسطے جیسے
لَبِئْسَ اٰيٰوِمًا وَاَوْْبَعَضَ يَوْمٌ۔

جب ایک چیز کا عطف دوسری چیز پر آوے کیا جاوے تو مسطور علیہ کے صدر میں آا آسکتا ہے جیسے جَاءَ فِي اِمَّا زَيْدٌ اَوْ عَمْرٌ۔ اور صرف جَاءَ فِي زَيْدٌ اَوْ عَمْرٌ کہنا غلط ہے۔
اِئِي - حرف جواب ہو اور تصدیق کلام منکلم کے واسطے آتا ہو اور اس کے بعد کلمہ ضروری جیسے اِئِي وَاَللّٰهِ۔
اے (۱) حرف ندا جیسے اِئِي زَيْدٌ (۲) حرف تفسیر جیسے عندی عجب لای ذہب۔
اِیّا - حرف ندا ہے جیسے اِیّا منازل سلمیٰ فایئن سلماء۔

حرف ب

ب (۱) اِصْااق یعنی اتصال کے واسطے جیسے مردتٌ بزید۔ بہ داء (۲) ابتداء کے واسطے جیسے کتبت بالقلم (۳) سببیت کی طرح جیسے اِنکُم ظلمتم انفسکم یا تحاکم

الْعَجَلِ (۳) مصاحبت کے واسطے جیسے خرج زید بعشیرۃ (۵) مقابلہ و مبارکہ کیونکہ
جیسے بعثت الغرس بمائۃ وبنکیر (۶) تعدیہ کے واسطے جیسے ذَکَبْتُ یزید (۷) نظریت
کے واسطے جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ (۸) یعنی مَن جیسے عَیْنَا کَثَرْتُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ
(۹) قسم کے واسطے جیسے باللہ کافعلین کذا۔ (۱۰) زائد قیاسی جو نفی یا استہنام کی خبر میں
آئے جیسے مَا زِدْتُ بَقَاءَہُمْ۔ لیس زید بقاءِہم۔ ہل زید بقاءِہم۔ زائد سماعی جیسے
کُنْیَ بِاللّٰہِ شَہِیدًا (کنی اللہ)۔ النقی مبدل (زیدہ)
بل حرف عطف ہر پہلی چیز سے اعراض اور دوسری چیز کے انبات کے واسطے آتا ہے جیسے
جاءنی زید بل عمر وینی بل جاءنی عمر و۔

بلی۔ حرف جواب ہے اور نفی استہنام کے واسطے خاص جو جیو کَلْتُ یَنْکِحُکُمْ قَالَ لَوْ اِیْلَہُ۔
بئید۔ (۱) اُم اور اُن کی طرف اُس کا مضاف ہونا لازم ہے جیسے خیر الاخرین السابقین
بئید اُنہم اوتوا الکتاب من قبلنا یہ تحریر کے معنی دیتا ہے اور ہمیشہ استثنائے منقطع میں واقع
ہوتا ہے (۲) حرف یعنی مَن اجل جیسے اَنَا اَفْصَحُ مَن نَطَقَ بِالْقَادِیْدِ اَفْی مَن قَدِشِ
حرف ت

ت۔ (۱) قسم کے واسطے اور لفظ اللہ سے مختص ہے جیسے تاللہ۔ (۲) خطاب کے واسطے
آخر اسرار میں جیسے اَنْتَ وَاَنْتَ (۳) ضمیر آخر افعال میں جیسے ضربت
(۴) علامت تانیث جیسے ضربت

حرف ث

ث۔ تین چیزوں کا خواست گزار ہے۔ اکثر اک حکم مطوف علیہ میں۔ ترتیب اور جہلت جیسے
جاءنی زید ثی ثی عمر و۔

حرف ج

جیر۔ حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے آتا ہے

حرف ح

حاشا۔ (۱) حرف استنشا اور اس صورت میں تثنیہ کو جزو تیار ہے جیسو جاء فی القوم
حاشا زید (۲) فعل جامد اس وقت نصب دیتا ہے اور اس کا فاعل ضمیر ستر ہوتی ہے جیسو
جاء فی القوم حاشا زید (۳) بجئے تفعیل اس وقت ہم ہوتا ہے اور بحذف لٹ آتا ہے
جیسو حاشا لله ما علمنا علیہ من سوء

حتی (۱) انتہائے نایت جیسے غمت البأرحہ حتی الصبأح۔ سرت البلد حتی السوق
(۲) بمعنی مع جیسے قدم الحاج حتی المشاة۔ مات الناس حتی الانبیاء۔

(۳) بمعنی کئے اور مرتبہ خلعت کو بر تقدیر ان نصب دیتا ہے جیسے اسلمت حتی ادخل الجند

حرف خ

خلا۔ (۱) حرف استنشا ہے اور تثنیہ کو نصب دیتا ہے جیسے جاء فی القوم خلا زید (۲) فعل
اور اس وقت نصب دیتا ہے جیسے قاموا خلا زید

حرف ر

رب۔ یہ حرف جر ہے ہمیشہ ضمہ کلام میں آتا ہے اور مجرور اس کا اکثر کمرہ موصوفہ ہوتا ہے
اور اس پر متعلق فعل یا معنی مذکور اور تثنیہ و تفعیل دونوں معنی میں آتا ہے جیسے رب رجل کریم
لقیتہ۔ اور یہی فعل حذف ہوتا ہے جیسے رب رجل کریم ای لقیتہ۔ جب اس کا فاعل
لاحق ہو تو جملہ پر داخل ہوتا ہے جیسے رب ما یود الذین کفروا۔

رب کی ب مشدود اور مخفف دونوں طرح سے آتی ہے۔

حرف س

س۔ مضارع پڑتا ہے اور اسکو مستقبل قریب کے معنی میں خاص کر دیتا ہے جیسے فسیکفیکم اللہ سوف۔ مضارع پڑا ہے اور اسکو مستقبل بعید کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے سوف یغنیکم اللہ۔ اور اس پر لازم تاکید بھی آتا ہے جیسے ولکشف یعطیک سرک فترضی۔

حرف ع

ع۔ حرف استثناء ہے اور متنی کو نصب دیتا ہے جیسے جاء فی القوم عدا زیدنا علی۔ (۱) استعلاء کے واسطے جیسے علی الفلک ٹمھوں (۲) ضرر کر کے واسطے جیسے علیہ ما انکسبت (۳) شرط کے واسطے جیسے صفحہ عن زلاتک الماضیہ علی ان فصلہ اعمالک الا نیتہ۔ (۴) تعلیل کے واسطے ولکنکیر واللہ علی ما ھذا لکم (۵) بمعنی لکن جیسے فلان جحیمی علی اللہ لایبأس من رحمتہ اللہ۔ (۶) بمعنی فی جیسے دخل المدینۃ علی حین غفلۃ (۷) بمعنی من جیسے ویل للمطففین الذین اذا اکتا لوالعۃ الناس سینوفون۔ اور جب پہلے مرے آوے تو اسوقت علی اسم ہوتا ہے جیسے نزلت من علی الفرس۔

عن (۱) تنجیز کے واسطے جیسے مرہبۃ السہم عن القوس اخذت العالم عنہ (۲) تعلیل کے واسطے جیسے ما یطق عن الھو (۳) بدل کے واسطے جیسے وانقوا یمالا تجزی نفس عن نفس شیئاً (۴) بمعنی من جیسے ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ جب پہلے مرے آئے تو اسوقت عن اسم ہوتا ہے جیسے جلس زید من عن یدینی۔

عوض۔ حرف استغراق مستقبل منفی کی طرح بعضے اہل کے جیسے کا اضربہ عوض۔

حرف ف

ف۔ (۱) واسطے ترتیب کے جیسے جاء زید فعمرو وجبکہ زید کے بعد عمر آیا ہو یا واسطے تعقیب کے

جیسے تزوج الرشید فولد له (حبکہ نکاح اور ولادت میں صرف مدت محل ہو)۔ (۲) واسطے
سببیت کے جیسے انزل من السماء ماءً آفاخرج به من الثمرات رزقا لکم۔

فائدہ۔ بعض نحوویں کے نزدیک ق جارہ بھی جیسے مثلاً جبلہ قد طرقت و موضع
مگر حق یہ ہے کہ اس جگہ رب حرف جر محذوف ہے۔

فی۔ (۱) ظرفیت جیسے للماء فی البکون (۲) بمعنی علی جیسے وَكَأَصْلَبْتَ كُمْ فِي جُدُوعِ
انخل (۳) مصاحبت جیسو فخرج علی قومہ فی زینتہ (۴) مقائسہ جیسے فما متاعُ الحیوة
الدنیا فی الآخرۃ الاقلیل۔

حرف ق

قد (۱) اسم بمعنی کفی یا حسب جیسو قد نید آدر ہم۔ قدنی در ہم

(۲) حرف تحقیق جب ہنی کے پہلے آئے جیسے قد افصح من زکھا

(۳) حرف تعلیل جب مضارع کے پہلے آئے جیسو قد یصدق اکذوب

(۴) حرف تقریب ہنی بطرف حال جیسے قد قام

قط (۱) صرف واسطے استغراق ہنی منفی کے جیسے ما فعلتہ قط (۲) اسم فعل بمعنی آئینہ

اور اس وقت ط ساکن ہوتی ہے اور اکثر ق شروع میں آتی ہے جیسے قام زید فقط

حرف ک

کے (۱) حرف تشبیہ جیسے زید کا لہند (۲) حرف خطاب جیسے ذلک وایاک (۳) تثنیہ

مضمون جملہ دیگر جیسے اجعل لنا ایہا کمالہم (۴) زائد جیسو لیس کمالہم

ک ہمت و مضمون میں آتے (۱) مراد لفظ مثل جیسے یحکم عن کالبرد النہم تحت غضاضہ

الافہ الشہم (۲) اسم ضمیر منصوب و مجرور جیسے ماود عاک سربک۔

کے (۱) مختصر کیف کا جیسے کی تختون الی سلام وما نثرث۔ (۲) بمنزل للام تعلیل جبکہ استقہامیہ سے ملے جیسے یرتجی الفی کیا ایفرو منفع۔ (۳) بمنزل ان مصدر یہ جیسے لکھلا کاسوا۔
کلا۔ حرف روع وزجر کا ہے جیسے کلا توف تعلمون۔

کلا و کلمات۔ یہ دونوں لفظوں میں مفرا اور معنی میں تشبیہ ہیں اور ہمیشہ مضاف متعل جو تے ہیں جیسے کلا الوجہا میں و کلا الجنات میں و کلاھا۔

کان حرف تشبیہ ہے جیسے کان زید اسکا۔
کیف اس کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

حرف

ل۔ انکی تین قسمیں ہیں (۱) عال جر (۲) عال جزم (۳) غیر عال
لام جارہ جب م ظاہر پرکے کو مسور ہوتا ہے مگر مستثنا پر مفتوح جیسے لزیل۔ یا لآمیر لزیل
اور جب اسم ضم پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے مگر واحد مکمل میں مسور جیسے لئا۔ اکو۔ لہم۔ لی۔
اور لام جارہ کوئی معنوں میں متعل ہوتا ہے۔

(۱) اختصاص کی واسطے جیسے الحمد للہ (۲) تعدیل کے واسطے جیسے ضربت زید اللہ اذیب
(۳) تاریخ یعنی ہیشہ کی شب کی تعیین کے واسطے جیسے مات زید لثلث بقیں من شہر رمضان
(۴) انشاء تعجب کے واسطے جیسے للہ دیرک (۵) عاقبت یعنی انجام کار کی جرائی غاہہ کر نیک واسطے
جیسے لئذا انعمت و ابین الخراب (۶) حصول منفعت کے واسطے جیسے لہا ما کسبت
لام جازمہ زلام امر فعل مضارع کو جزم دینا ہے اور معنی طلب کے پیدا کرتا ہے جیسے لیضرب۔

لام غیر جازمہ کی کئی قسمیں ہیں (۱) لام ابتداء جو مضمون جملہ کی تاکید کے واسطے آتا ہے جیسے لا تم اشد
عہدہ (۲) لام زمانہ جیسے لا انتم لیا کون الطعام (۳) جواب لوقہ و کوہ قسم جیسے لوقہ لوالعد

لَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ لَفْسَدَتِ الْأَرْضُ - تَاللّٰهُ لَقَدْ أَثَرَكِ اللَّهُ عَلَيْنَا
 لا۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) لا سے نافیہ (۲) لا سے نفی۔ (۳) لا سے زائدہ۔

لا سے نافیہ کسی نفی جنس کے واسطے آتا ہے جیسو کا مرید فبیہ او کہی بیس کے معنی دیتا ہے جی
 لا رجل قائم۔ لا سے بنی مضارع کے پہلے آتا ہے جیسے لا یضررب۔ لا سے زائدہ تاکید کلام کے
 واسطے آتا ہے جیسے لثلاثۃ یعلمواہل الکتاب

لعل حرف ہوا کم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لعل الساعۃ تقرب
 لکن۔ حرف استدراک ہوا کم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے ما هذا ساکننا لکھ متحرک
 لکن۔ (۱) مخففہ مشقلہ سے اور اس وقت کچھ عمل نہیں کرتا جیسے لکن کا ولایم الظالمون۔
 (۲) حرف استدراک اور اسکے پہلے نفی یا نہی کا ہونا لازم ہے جیسے ما جاء فی زید لکن عمرو۔
 لا یفیم زید لکن عمرو

لکم۔ مضارع کو جزم دیتا ہے جیسے لما یضررب (۲) مجھے عین واؤ۔ اس وقت خاص
 ہنی پڑتا ہے اور دو جملوں کا ہونا اسکے واسطے ضروری ہے جیسے لما جاء زید اکرمتہ
 (۳) حرف استثناء جیسے ان کل نفس لما علیہا حافظ۔

لکن۔ مضارع کو نصب دیتا ہے جیسے لکن یضررب۔
 لکو۔ (۱) حرف شرط و جملوں پر آتا ہے اور بسبب نفی جملہ اول کے نفی جملہ ثانی پر دلالت کرتا ہے
 جیسے لو کان فیہا اللہ لفسدتا۔ (۲) حرف متنی جیسے لکن لئلا کثرۃ۔
 لولا (۱) حرف شرط و جملوں پر آتا ہے اور بسبب وجود اول کے انتفاء ثانی پر دلالت کرتا
 ہے۔ جیسے لو لا علی لہلک عمرو (۲) حرف تخصیص جیسو کہ لکن تغیر وزن اللہ۔

لو کہ۔ یعنی لڑاکے ہے جیسے کہ مَا نَلَيْتَنَا بِالْمَلِكَةِ
کِیَتْ۔ حرف تمنی ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اور اکثر امور متنع پر آتا ہے جیسے
 يَا كَيْتُ كُنْتُ نَزَا بَا۔

حرف م

ما۔ اسمی کا بیان اسم موصول میں ہو چکا ہے حرفی کا استعمال کئی طریق سے ہوتا ہے۔
 (۱) نافیہ جیسے مَا هَذَا بَشَرًا (۲) کافہ جیسے اِنَّمَا إِلَهُ الْكَوْكَبَاتِ وَاحِدٌ (۳) بمعنی ما و اسم ہے
 اقوم ما جلس لامبیر

قائدہ۔ یٰنَا و ظالما میں جو آتا ہے اسکی کئی صورتیں ہیں۔ ظالما میں ما مصدر یہ ہو جیسے
 ظالما انتظر تک (اے ظال انتظاری تک)۔ سیما میں بعض کے نزدیک تاء زائدہ ہے
 اور اس صورت میں اسکا مابعد مجرور ہوتا ہے جیسے جاء القوم لاستیما اخیک (الشیخ)
 (اخیک)۔ اور بعض کے نزدیک موصولہ بمعنی الذی اس صورت میں اسکا مابعد رفع ہوگا
 جیسے جاء القوم لاستیما اخوک (اے لاشل الذی ہو اخوک) سیما پر اکثر لا اور کبھی ولا بھی آتا
 ہے اور یہ لازائدہ ہوتا ہے اور اسکے معنی ہیں خصوصاً۔

مذرومئذ (۱) حرف جار جبکہ ان کا مابعد مجرور ہو اور یٰنَا یا فِی یا مَن والی کے معنی دیتے ہیں
 جیسے ما ساریتہ مذنیوم الخمیس (اے من یوم الخمیس) ما ساریتہ مذنیوم منا (اے
 فی ہالیوم)۔ ما ساریتہ مذنیوم ایام (اے من ثلثتہ یا لی ثلثتہ ایام)۔

(۲) مبتدا جبکہ ان کا مابعد اسم رفع ہو جیسے مذنیوم الخمیس۔

(۳) ظرف جبکہ کثیر مضاف ہوں جیسے ما زال مذ عقدت یداہ اذرۃ و ما زالت
 ابغی المال مذ انا یا فاع۔

مِنْ (۱) ابتدائیہ جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفة (۲) تمیضیہ جیسے قطعت
من الاثمار (۳) بیانیہ جیسے فاجتنبوا الرجس من الاخوان (۴) سببیہ جیسے
لاستطيع الحركة من الضعف (۵) بدل جیسے ارضيتوا بحیوة الدنیا من الاخرة۔
(۶) فصل جو دو متضاد چیزوں پر آوے جیسے واللہ یعلم المفسد من المصلح

حرف نون

ن - ۱۔ ہا افعال چار طرح سے ہے ۔ تاکید۔ تنوین۔ جمع۔ وقایہ۔

۱۔ نون تاکید اسکی دو قسم ہیں ۔ ایک تَعْدِیہ دوسری خَصْفِیہ اور یہ دونوں فعل سے مختص ہیں جیسے
لِيَسْجُنَنَّ وَلِيَكُونَنَّ مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ۔

۲۔ نون تنوین جو ساکن ہوا اور کلمہ کے آخر حرف میں حرکت کے بعد بغیر تاکید کے آئے اور اسکی پہلچ میں

(۱) تنوین تکمیل جو اسم مرکب کے آخر میں واسطہ اظہار اسکے منصرف ہونیکے آئے جیسے زَيْدٌ وَضَامٌ

(۲) تنوین تکمیل جو بعض اسموں کے آخر میں اُن کے معروف و نکرہ کی تفریق کے واسطہ آئے اور یہ

اسماءوالافعال میں عامی ہے جیسے صَلَہٌ یعنی اسکت سکوناً کافی وقت۔ بخلاف صدہ بلاتنوین

جبکہ معنی ہیں اسکت السکوت الآن۔ (۳) تنوین عوض جو مضاف کے عوض میں آئے جیسے

فَضَلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ (۴) تنوین مقابلہ جو جمع مثنوی سالم کے تخریج آئے جیسے مسلمات

یہ چاروں قسمیں اسم سے مختص ہیں۔ (۵) تنوین ترنم جو اخبار میں واسطہ تخمین صوت اور ترنم کے

آئے جیسے اَقْلَى اللّٰوْمِ عَاذِلٌ وَالْعِثَابِ : وَقَوْلِي اِنْ اَصْبَحْتُ لَقَدْ اَصَابَنِ :

عِثَابِ اصل میں عتاب اور اصاب اصاب ہے اور عاذل اصل میں عاڈل تھا حرف تہ کو حذف

کر کے منادی کو مترنم کیا چونکہ اس تنوین سے محض حصول ترنم مقصود ہے اس واسطے اسکا استعمال

کلمہ کی کسی قسم سے مختص نہیں بلکہ فعل اور اسم معروف باللام پر ہی آجاتی ہے۔

(۳) - نون جمع مزوت جیسے یدھبن۔

(۴) - نون و تعایہ جو یا کے حکم کے پہلے آئے جیسے ضربنی۔

نعم۔ حرف جواب ہے، جو واسطے تصدیق کلام حکم کے مستعمل ہوتا ہے۔

حرف واو

واو۔ (۱) عاطفہ جیسے فَأَجْبَدُهُ وَأَحْكَبَ السَّفِينَةَ (۲) - حالیہ جیسے جاء زید والشمس

طالعة (۳) - ناصب مفعول مع جیسے جاء البرد والطیالسة (۴) - قسمیہ جیسے واللہ۔

(۵) - بمعنی اوقت تقسیم میں جیسے ہی سم وفعل وحرف۔

وا۔ (۱) - حرف مذاتخص ندبہ سے جیسے وازید (۲) - اسم فعل بمعنی عجب وایو ابی انت و

وَفُوكَ لَا تَشَبَّ

حرف ہ

ہ۔ (۱) - ضمیر غائب مقام جبر اور نصب میں جیسے قال له صاحبه (۲) - حرف غیبت ایاک میں

(۳) - ملے سکتے جو آخر کلمہ میں واسطے بیان حرکت کے آئے جیسے ماہیۃ

ہ۔ (۱) - اسم فعل بمعنی خذ (۲) - ضمیر مزوت مقام نصب وجر میں جیسے قالہم ہانجی کھاؤ کتقوہا

(۳) - حرف تنبیہ جو اسم شدہ پر آئے جیسے ہذا (۴) - ای کے بعد مذکور معرفہ میں جیسا یا ایہا الذی جبل۔

ہلک۔ (۱) - حرف استفہام جیسے هل تسافر (۲) - بمعنی ہرگز نہیں جیسے هل اتی علی الانسان۔

حرف ی

ی۔ ضمیر اصد مزوت حاصر ہے جیسے تَفْعَلَانِ وَافْعَلِی۔

یا۔ ندا کے بعد کیو سطح حروف ندایں سے یہ کثیر الاستعمال ہوا ونبخلہ حروف ندا کے اسکے سوا اور کوئی

حرف حذف نہیں ہوتا۔ لفظ اصد و مستغاث وایہا وایتما کی ندا اس سے خاص ہے۔

جاوینی ایچ جواب دو	ماذا قلت رخنے کیا کہا	اراق شیئا رخنے کچھ نہیں کہا
نکلم بصوات عال راویچ آواز سے بات کرو	صوتی واطجلا (میری آواز دہست یہی ہے)	
کیف کرطی	هلا تسع رخنہ نہیں سننے	انت لسان رخنہ نہیں بڑھو
اترید تقبل هذه الهدية رخنہ قبول کر گئے	شكر لك يا سيدي (آپ کا شکریہ ہے)	
آتش مستعد رخنہ تیار ہو	نعم رجنی لا رخنہ	الماذا (کیون)

ابتدائی شروع کر	تقدم (پہلے جاؤ)	اکمل (پورا کرو)
هل لا تضيق لصعبه رخنہ مشکل	لاهي سهلة جدا (نہیں بہت آسان ہے)	
دار الجبس رخنہ بنو	ما وجدته (میں کو نہیں ملا)	اقرب الي (میرے پاس)
اسرف جبرأت رخنہ اپنا چوتھو متار دو	ليس معي مبلدة (میرے پاس نہیں)	
ساستفیدہ از عدد من عدد یعنی دو یا چارے ایک دست سے دیا ہوں		
هل خلصت رخنہ نکم کر دی	او شکت الى انتی رخنہ تم کر نیکی تریب میں	

مؤعلیه لا کو پر جاؤ	هو غائب (وہ چور نہیں)	مقال لکھذا رخنہ کو کس کہا
شخص ما (کسی شخص کے)	العرف رخنہ جانتے ہو	انقم کرنا تم سچ ہو
سنة تنتقل الى البيت الجديد رخنہ گھر گئے جاگے	في نحو خمسة عشر يوما (تقریباً دو ہفتہ میں)	
ارنى صواك (میرے بھائی صوا کی یاد)	اصنعها (وہ مجھے بتا رہی)	املا الكلباء (گھاس پر دو)
احولك كسرھا (تہارے بھائی نے ٹوڑا)	هو خلیت جدا (وہ بہت شری ہے)	
اغسل وجهك (اپنا منہ دھو)	امسح يدك (اپنے ہاتھ دھو)	

اس سلی الخادم (لوگ گھر پر بیٹھو)	ماذا تعوذ یا سیدی (آپ کیا چاہتے ہیں)
اضواء القندیل (پل جلاؤ)	اطفی الشمع (دی گلا کرو)
لست اريد (میں نہیں چاہتا)	اليس برنيطتك (اپنی ٹپلی بنو)
لا متعرق (دریت کرو)	لا تزعزل زما (راضی ہو)
انا الان وصلت (میں ابھی آیا ہوں)	صدقنی (میرے یقین کرو)
اطن هكذا (میں ایسا ہی خیال کرتا ہوں)	الاولف ان تاخذہ (بہتر ہے کہ تم سے لے لو)
كيف تسوقك (تم سے کیا کہتے ہیں)	هذام ليس منہ (اس سے کہتے ہیں)
کو مطلب بذك (تم اس کا کیا لوگے)	عشرین روفیہ (سیر پے)
امریک شیا رخیما (میں اس کو دیکھتا ہوں)	هذاخل جدا (بہت گرانے والی)
عندك عشر روفیہ (تمہارے پاس دس روپے ہیں)	هل ذاك فقط (یہی سب ہے)
دعنی وحدی (مجھ کیلچھ دو)	ماذا صائر (کیا معاملہ ہے)
أقدر من صبا (میں بڑھاپے میں)	أعمل معرافظی (میرا بانی ہو گا)
هل صیعت شیا (میں نے کوئی چیز کہی ہے)	كتاب ما ناقص (کتاب میں کچھ کم ہے)
ما الفائدة فلیش (میں کو کیا فائدہ ہے)	المیں نہ فائدہ اس کو کہتا ہوں نہیں)
یا سرع ما یکن (جہاں تک جہاں تک ہو)	دفعوا حدة (کیا لڑائی)
ان شاء الله (اگر خدا نے چاہا)	دباؤس (کچھ مضائقہ نہیں)
ناد ابن عمك (اپنے چچے سے ملو)	أرفع ملأ سلك (پاس سڑاؤ بچاؤ)
أمل شغلا (اپنا کام پورا کرو)	أنتظر فی (میں انتظار کرو)
أطرد الكلب (گتے کو نکالو)	علق الصورة (تصویر لٹکاؤ)

السلام علیکم	وعلیکم السلام	السلام علیکم	وعلیکم السلام
کیف حالک	بنائۃ الاشرار	آپ کا مزاج کیسا ہے	بہت اچھا ہے
کیف صحتک	انی فی غائۃ ما یموت	آپ کی طبیعت کیسی ہے	طرح فیرت ہے
انی سعید بربواک	ما اجزل لطفک	میں آپ کو مکمل خوش ہوا	آپ کی بڑی مہربانی
انی شنتقت فی الحقیقۃ	انی منونک لک جدًا	میں آپ کی ملاقات کا	میں آپ کا فکر گزار ہوں -
ملشاهدتک		مشتاق تھا	
کیف حال العائلۃ	الحمد لله بصحة جیدۃ	آپ کے کنبہ کا کیا حال ہے -	خدا کا شکر ہے بخت پرین
صارفی زمان طویل	کان غائبًا فی الجبل	بہت دن ہو گئے آپ کے	وہ قریب ایک برس سے پہاڑ
ما ملات حضرة والاکم	مدۃ سنۃ قریبًا	والد بزرگوار کو نہیں گیا	پر تھے -
اجتہد بان تانی	انی ما غنتم اول فویۃ	ہمارے گھر پر ہے تو	میں ب سے پہلے موقع پر
لتظرنانی البیت	لزیارتمک	کی کوشش کرو	آپ کو ملے آؤں گا
یجب علی اکون ان	انا لا احب ان اعتقیکم	میں چاہتا ہوں کہ اب	میں ہی آپ کو بہت تکلیف
استرخص منکم	زمناطوک	آپ سے اجازت لوں	دیبا نہیں چاہتا -
استودعکم الله	خدا حافظ		

کیف مزاجکم الیوم	بخیر علی الاشار لکم	آج آپ کی طبیعت کیسی ہے	طرح فیرت ہے میں آپ کا شکر گزار ہوں
هل انتم مبسوطین	الحمد لله علی کل حال	آپ اچھی طرح ہیں	خدا کا شکر ہے -
کیف حال جنابک لک	صحۃ لیسیت جیدۃ	آپ کے والد بزرگوار کا کیا حال ہے	انکی طبیعت ٹھیک نہیں ہیں میں

ماذا ایوجہ	معہ شہ قوی	آؤ کیا تکلیف ہے۔	الٹو سخت رسوم ہے
الیس حسن الان	صحۃ علی النقلبۃ	کیا انکی طبیعت اچھی نہیں	انکی صحت تزلزل میں ہے
احیاءنا وبعاً فی عنقرب		مجھے امید ہے کہ وہ جلد صحت پائیں گے۔	
هل حضرة والدنا	صحۃ فی حالة جیدۃ	کیا آپ کی والدہ کی طبیعت	انکی صحت نہایت عمدہ ہے
مبسوطۃ	جدّاً۔	اچھی ہے	
یظہر انک مستضعف	کان معی سعال	تم بہت کمزور معلوم	مجھے سخت کھانسی
کثیرا	شدید	ہوتے ہو۔	لگ رہی ہے
معجی خفیہ	اتقی لکم سرعت الشفا	مجھے خفیہ تپ ہے	میری آواز دھڑکاپ کو بلند ہو
معوج قلب	اللہ یشفیک	میرے دل میں درد ہوتا ہے	اللہ آپ کو شفا بخشے
کیف حال جاکرم	معہ اعاسئل	اپنے لڑکے کی کیا حالت ہے۔	اسکو ساکھ دے رہا ہے

الی ابن انت ذاہب	انا ذاہب لبیتنا	تم کہاں جاتے ہو	میں اپنی گھر جاتا ہوں
قال من هنا	انا متوجہ لبیتکم	اوپر سے آؤ	میں آپ کی گھر جانے کو تھا
من این انت انت	انا انت من السوق	تم کہاں ہو آتے ہو	میں بازار سے آ رہا ہوں
این کنت	کنت فی المدرسہ	تم کہاں تھے	میں مدرسہ میں تھا
لما ین ترید ان	امریلان اذهب	تم کہاں جانا چاہتے ہو	میں ہوا خواہی کو جانا چاہتا ہوں۔
تذهب	الوشم الهواء		
یر علی الیوم بعد الظہر	افسنا نظرک لحدیثنا	آج سیر کو میرے پاس آؤ	میں چہرہ بگمے تک تمہارا
وسنذهب سویۃ	السادستہ	ہم دونوں ملکر ملین گے	انتظار رکھ دوں گا۔

من أين يجب ان اتوجه { اذهب من هناك
نکی اصل الی المینا

هل هذا هو الصحيح الطريق لانت في غير
الطريق الصحيح

هل الخواجة يوسف هنا الان خرج
الی ابي ذھب لا اعلم

كم مضى من الزمان وانت هنا اذا الان وصلت
متى نزلت المدينة اول امس

متى يعرج { بيا جرح يوم الثلاثاء انقا
نظرته في اسبوع الماضي

كم هي الساعة { الساعة ثلثة

كم هي الساعة عندك { الساعة خمسة وثلاث
وعشرون دقيقة

هل ساعتك ماشية حسنا هي ماشية في غاية ما يكون

اظن بانك مسبق كثيرا { ان ساعتی توخر دائما
خمس دقائق

اظن ان لك مكتوباً في بيت البوسطة

هل حضر التلغراف الساعة ستة مساء

جاء لبيتك عند الساعة عشرة صباحاً

مجھے کس راستہ سے { اس راستہ چلو
چلنا چاہیے تاکہ بندہ گھر پر پہنچ جائے

کیا یہ ٹھیک راستہ ہے - نہیں تم غلط راستہ پر ہو۔

خواجہ یوسف شاہ گھر میں ہیں - ابھی باہر نکلے ہیں
اکدم نکلے گئے ہیں - مجھے معلوم نہیں۔

تم کب اس جگہ ہو - میں ابھی آیا ہوں
تم اس شہر میں کب آؤ ہو - پرسوں۔

وہ کب آئے گا - ممکن ہے کہ وہ آئندہ شنبہ پہنچ جائے
تھے اس سوچی سمجھی ہو گیا ہے - شے ہفت روزہ مشتبہ میں دیکھا تھا

کیا سچا ہے - تین بجے ہیں

تمہاری گھڑی میں کیا وقتا - پانچ پندرہ منٹ گزرے ہیں

تمہاری گھڑی ٹھیک چلتی ہے - بہت عمدگی سے چل رہی ہے

میرے گھڑی ہمیشہ پانچ منٹ
میں خالی کرتا ہوں کہ تیرے { پیچھے ہوتی ہے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ تمہارا ایک خط لکھا نہ میں ہے

وہ شام کے چھ بجے تاغیر لایا تھا -

وہ اپنے گھر صبح کے دن بچا تھا -

مجھ کس راستہ سے
چلنا چاہئے، کہ بندہ گھر پر پہنچ جائے
اس راستہ چلو

کیا یہ ٹھیک راستہ ہے۔ - نہیں تم غلط راستہ پر ہو۔

خواجہ یوسف شاہ گہر میں ہیں۔ ابھی باہر نکلے ہیں
کہہ رہے تھے ہیں۔ - مجھے معلوم نہیں۔

تم کب اس جگہ ہو۔ - میں ابھی آیا ہوں
تم اس شہر میں کب آؤ ہو۔ - پرسوں۔

وہ کب آئے گا۔ - ممکن ہے کہ وہ آئندہ شہر پہنچ جائے
میں نے اس کو پہلی ہی دیکھا ہے۔ - میں ہفت گزشتہ میں دیکھا تھا
کیا بجا ہے۔ - تین بجے ہیں

تہذیب گہری میں کیا وقت ہے۔ - پانچ پندرہ گزشتہ میں ہیں
وہ گزشتہ دیکھ

تمہاری گہری ٹھیک چلی ہے۔ - ہمت عذری سے چل ہی ہے
میرے گہری ہمیشہ پانچ
میں خیال کرتا ہوں کہ تیرے
پیچھے ہوتی ہے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ تمہارا ایک خط لکھا نہ میں ہو

وہ شام کے چھ بجے تاخیر لایا تھا۔

وہ اپنے گھر صبح کے دن بچا تھا۔

من این عجیب ان توجہ
نہی اصل الی المینا
اذهب من هناك

ہل هذا هو الصیحہ الطریق لانت فی غیر
الطریق الصیحہ

ہل الخواجه یوسف هنا
الی ابن ذہب لا اعلم

کہ مضی من الزمان وانت هنا انا الان وصلت
متی نزلت المدینة اول امس

متی یعود
ہل لیتہ قبلہ
برآجیح یوم الثلاثاء انفا
نظرہ فی الاسبوع الماضی

کوہی الساعة
الساعة ثلثہ

کوہی الساعة عندك
الساعة خمسة وثلاث
وعشرون دقیقه

هل ساعتك ماشیہ حسنہا
انظن بانك مسبق كثيرا
ان ساعتی تو خرد اما
خمس دقائق

انظن ان لك مکتوب بافی بیت البوسطة

هل حضر التلغراف الساعة ستة مساء

جاء لیتہ عند الساعة عشرة صباحا

مجھ کس راستہ سے
چلنا چاہئے تاکہ بندہ گاہ پہنچ جائے
اس راستہ چلو

کیا یہ ٹھیک راستہ ہے۔ نہیں تم غلط راستہ پر ہو۔

خواجہ یوسف شاہ گہر میں ہیں۔ ابھی باہر نکلے ہیں
کہہ رہے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں۔

تم کہتے اس جگہ ہو۔ میں ابھی آیا ہوں
تم اس شہر میں کب آؤ ہو۔ پرسوں۔

وہ کب آئے گا۔ ممکن ہے کہ وہ آئندہ شنبہ پہنچ جائے
تو اس کو پہلی ہی دیکھا ہے۔ یہ ہفت گزشتہ میں دیکھا تھا
کیا سچا ہے۔ تین بجے ہیں

تمہاری گہری میں کیا وقت۔ پانچ پندرہ گزشتہ میں ہیں

تمہاری گہری ٹھیک چلتی ہے۔ بہت عمدگی سے چل رہی ہے
میری گہری ہمیشہ پانچ
میں خیال کرتا ہوں کہ تمہارا ایک خط لکھا نہ میں ہے
وہ شام کے چھ بجے تاخیر لایا تھا۔
وہ اپنے گہر صبح کے دن بچا لیا تھا۔

من این يجب ان توجه
لکی اصل فی المینا
اذهب من هناك

ہاں ہاں الصبیحہ الطریق لانت فی غیر
الطریق الصبیحہ

ہاں الخواجه یوسف ہاں اکان خرج
الی این ذہب لا اعلم

کم فی من الزمن وانت ہاں انا الان وصلت
مقی نزلت المدینۃ اول امس

متی یعرج
ہاں لایتہ قبلہ
کم فی الساعۃ
بواجر حرم التشاء الثقا
نظرۃ فی السبع المساء
الساعۃ ثلثہ

کم فی الساعۃ عندک
الساعۃ خمسہ وثلاث
وعشرون دقیقہ

ہاں ساعتک ماشیہ حسنہا ہی ماشیہ فی غایتہ ما یکن
اظن بانک مسبق کثیرا
ان ساعتی تو خرد اما
خمس دقائق

اظن ان لك مکتوبانی بیت البوسطۃ
ہو حضر التلغراف الساعۃ ستۃ مساء
جاء لیتہ عند الساعۃ عشرۃ صباحا

اکوہمک	عمر خمس عشر سنة	تمہاری کیا عمر ہے	میری عمر پندرہ برس کی ہو
ولاخیک الاکبر	عمرک	تمہارے بڑے بھائی	اکی عمر صرف بیس برس اور
من العمر	سنة ونصف	کی کیا عمر ہے	چہرہ بیسے مکی ہے
ظننت انہ العزیز	لوزیل غیر بالغ	میں کی عمر بہت زیادہ سمجھتا تھا	وہ ابھی نابالغ ہے
سبعة	اثنی عشر سنین وعشرین سنة	میری بھانجی کی عمر کوئی بائیس برس کی ہوگی	وہ عمر میں تیسے بہت زیادہ نہیں
لمیست متقدمة	کثیرا فی العمر		

حلالت جائع	نم افی جائع جدا	کیا تم بھوکے ہو	ہاں میں بہت بھوکا ہوں
ماذا تريد ان تاکل	اولئ شئ اقدان حصل علیہ	تم کیا کھانا چاہتے ہو	جو چیز سب سے پہلے ملے
دال وقعدی معنا		آؤ اور ہمارے ساتھ کھاؤ	
انست عطشنا	لمی افی ظمان	کیا تم بھین پانی نہیں	ہاں میں پیاسا ہوں
ماذا تريد تشرب	اسکے کاس ماء	تم کیا پینا چاہتے ہو	میرے واسطے پانی کا ایک گلاس ہو

ما غصت عینی البكرة	ما غصت عینی البكرة	اگل ساری رات میری آنکھیں نہیں لگیں۔	
ما غصت عینی البكرة	ما غصت عینی البكرة	تم مجھ سے مل کے جو بستر پر جاتے ہو	
ما غصت عینی البكرة	ما غصت عینی البكرة	میرا معمول گیارہ بجے سونے کا ہے	
ما غصت عینی البكرة	ما غصت عینی البكرة	آپ تم سے سوئے میں یہی گہری نیند کبھی نہیں سویا	
ما غصت عینی البكرة	ما غصت عینی البكرة	تم نے شام کہاں بسر کی	میں اپنے گہریں تھا۔

صبح کا اٹھنا تمہیں مفید ہے
اتق رستی تمہاری عادت کے خلاف ہو

النہوض باکر افیدک
لیس من علاحتک ان تنکاسلھکذا

زیب کہا نا تیار ہے

هل انشاء حاضر یا ذینب

ان حضور اپنی میز پر رکھا ہے

نعم یا سیدی وہا ہوقرصار علم المائتہ

آپ جادل پسند کرتے ہیں تھوڑے سے دیدو۔

الحب لمر یا سیدی۔ اعطینی قلیلا

آپ تھوڑی سی پیسہ بھی چاہی اور اولین گے

اترید قلیلا من السماء المشرق الباطلہ

ان اگر آپ کی مرضی ہیں بکری کا گوشت پسند کرتا ہوں۔

نعم اذا حسن عندک لانی صاحب لم النشاء

یہ روٹی نہایت عمدہ ہے

ہذہ مرغیف حسنہ

میرے واسطے تھوڑے پانی کا ٹکٹ گلاس بہر دو۔

اسکب لی کاس ماء بارد

مہرانی سے چائے کا یہ پیالہ لیجئے

تفضل خذ فجان الشای ہذا

آپ تھوڑا سا دودھ ہی انکے ساتھ لیں گے

اترید مع قلیلا من الحلب

اس میں ٹھاس کافی ہو۔

هل فیہ سکر کفائہ





اشتہار کتب مؤلفہ و مرتبہ حافظ عبد الرحمن صاحب

۱۔ کتاب الصرف۔ اس کتاب میں عربی صرف کے مسائل زمانہ حال کے طریقہ تعلیم کے موافق سمجھے گئے ہیں۔ مضامین کو سبقوں میں تقسیم کر کے لُن کا ایک سلسلہ مقرر کیا ہے اور ہر سبق کے ساتھ امثلہ مشقی اور سوالات امتحانی درج ہوئے ہیں۔ میزان الصرف سے لیکر شافیہ تک کی ضروری مسئلہ ایسا کم ہو گا جو اس میں درج نہ ہوا ہو۔ ترتیب کی خوبی اور طرز بیان کی عمدگی کے باعث یہ کتاب سال گزشتہ سے کچھ جماعتِ اہل علم لاہور کے مدرسہ انگریزی اور عربی مدرسہ حمیتہ میں داخل درس ہو گئی ہے۔ قیمت فی جلد

۲۔ کتاب النحو۔ اس کتاب میں عربی نحو کے اکثر مسائل نحو میرے لیکر ہدایۃ النحو تک اور کافیہ اور فواید صمدیہ کے خاص غرض سے مع تشریحات زاید ایک نصاب تہیب کے ساتھ درج ہیں۔ سبقوں کی تقسیم اور امثلہ مشقی کا التزام کتاب الصرف کے موافق رکھا گیا ہے۔ خاتمے میں ایک ضمیمہ تجارتی غرض سے کا شامل کیا گیا ہے جس سے جو عربی زبان کے لکھنے میں بہت کچھ اعانت تصور ہے۔ یہ کتاب بھی انجمن حمایتِ اسلام کے دونوں دوسوں میں داخل درس ہے۔ قیمت فی جلد ۵۰

۳۔ التصدیق۔ اس کتاب میں حضرت ابو بکر صدیق کی زندگی کے حالات نامیہ بخوبی طور پر ابتداً ابتدائے وفات تک درج کئے گئے ہیں۔ مزید جامعیت۔ قبولِ اسلام۔ ہجرت۔ غزوات۔ عہد خلافت کے صحابہ اور فوجی و ملکی انتظام کو سلسلے وار علحدہ علحدہ بابوں میں لکھا ہے۔ مسائل متنازعہ و غیر متنازعہ غلط کہانوں کے لئے میں

نہایت وسیع انجیلی ظاہر کی ہے جس کو شیعہ اور سنی دونوں فریق بلا تکلف پڑھ سکتے ہیں۔ چند مواقع پر بنظر امتیاط احادیث اور کتب تاریخ کی عربی عبارتیں مع ترجمہ لکھی ہیں اور جب موقع نہیں کہیں آزادانہ رائے بھی دی ہے۔ تاریخی مقامات کا پتہ لگانے کے واسطے آخر میں عربی معیشت شامل کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۶۰

۴۔ المرتضیٰ۔ اس کتاب میں حضرت علی مرتضیٰ کے حالات زندگی انہی رعایتوں کے ساتھ لکھے گئے ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق کی سوانح عمری میں مد نظر تھے اور اس میں تاریخ خلافت کے علاوہ مامات پر بہت مددگی سے تقریر کی ہے۔ غلطے پرانی روایت الہام کے قیام کو آیات قرآنی اور احادیث سے سمجھا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۶۰

نوٹ ۱۔ کتب نمبر ۱ و ۲ مقامات ذیل سے بذریعہ ویلیو پیس مل سکتی ہیں
 ادریس .. پرنٹرز مطبع روز بازار + کلاہوٹ .. دفتر انجمن حمایتِ اسلام
 نوٹ ۲۔ کتب نمبر ۳ و ۴ پرنٹرز مطبع روز بازار امرتسر سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہیں